

صلوات

# شجرہ ملعونہ

سید آل تقی



الولايت پبلیکیشنز سندھ

jabir.abbas@yahoo.com  
www.ziaraat.com  
Sabeer-e-Sakina

www.ziaraat.com  
jabir.abbas@yahoo.com  
Sabeel-e-Sakina

www.ziaraat.com  
jabir.abbas@yahoo.com  
Sabeel-e-Sakina

سماطی

# شجرہ ملعونہ

سید آل نقی



الولايت پبلیکیشنز سندھ

جملہ حقوق نجت ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ----- شجرہ ملعونہ

مصنف ----- سید آل نقی

کمپوزنگ ----- حسن امین

طبع اول ----- اگست ۲۰۰۸ء

تعداد ----- ۲۰۰۰

قیمت ----- ۵۰ روپے

## فہرست

۱۱	-----	مقدمہ
۱۵	-----	فضائل اہل بیت پیغمبر
۱۵	-----	۱۔ آیت تطہیر
۱۸	-----	۲۔ آیت مباهله
۱۹	-----	۳۔ آیت ولایت
۲۰	-----	۴۔ آیت انفاق
۲۱	-----	۵۔ آیت مودہ

## اہل بیت علیہم السلام حضرت پیغمبرؐ کی زگاہ میں ----- ۲۳

۱۔ حدیث تقلیل ۲۵

۲۔ حدیث منزالت ۲۶

۳۔ حضرت پیغمبرؐ کے بھائی ہونے پر روایات ۲۷

۴۔ حب و بعض اہل بیت ۲۹

۵۔ ولایت اہل بیت ۳۰

۶۔ مناقب اہل بیت ۳۱

**شجرہ ملعونہ** ۳۹

روایات شان نزول ۴۰

ابو سفیان صخر بن حرب القرشی ۵۲

معاویہ بن ابو سفیان ۵۳

حضرت پیغمبرؐ کی زبان پر معاویہ کا ذکر ۵۸

حضرت علیؑ کی زبان پر معاویہ کا ذکر ۶۵

حضرت عائشہ کی معاویہ کے بارے میں رائے ۶۸

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا صفين میں خطاب ۶۹

۶۹	قیس کا خط معاویہ کے نام
۷۱	حافظ ابن کثیر کی بنو امیہ کی بادشاہت کے بارے میں رائے
۷۱	معاویہ کے پوتے معاویہ بن یزید بن معاویہ کا بیان
۷۲	عبداللہ بن عمر کی معاویہ کے بارے میں رائے
۷۳	معاویہ کے کارنامے
۷۴	گورنزوں کو کھلی چھوٹ
۷۷	سر کاٹ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا
۷۷	قتل عمار یاسر
۷۸	قتل مالک اشتر
۷۹	قتل عمرو بن حمّون
۷۹	قتل محمد بن افی بکر
۸۰	قتل نعمان بن بشیر
۸۱	قتل مصعب بن زبیر
۸۱	قتل عبد اللہ بن زبیر
۸۲	شهادت امام حسن
۸۶	کچھ جعدہ بنت اشعث کندی کے بارے میں

۸۸	امام حسن کی تدفین
۸۹	مروان بن حکم کے بارے میں
۹۱	کچھ عمر و عاص کے بارے میں
۹۲	معاویہ علماء اعلام کی نظر میں
۹۳	معاویہ کی ایجاد کردہ بد عتیقیں
۹۴	۱۔ ارث
۹۵	۲۔ دیت کا مسئلہ
۹۶	۳۔ خاندان رسالت پر سب و شتم
۹۷	۴۔ مال غنیمت کی تقسیم
۹۸	۵۔ زیاد بن سمیہ کا استحراق
۹۹	۶۔ معاویہ سود خور تھا
۱۰۱	۷۔ عیدین کی نماز میں اذان
۱۰۲	۸۔ معاویہ کا بدھ کے روز نماز جمعہ پڑھانا
۱۰۳	۹۔ دو بھنوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا
۱۰۴	۱۰۔ نماز میں تکبیر کو ترک کرنا
۱۰۵	۱۱۔ ترک تلبیہ

۱۰۵-----	نماز عیدین میں خطبہ کو مقدم کرنا
۱۰۵-----	پیٹھ کر خطبہ دینا
۱۰۶-----	یزید کے لیئے بیعت لینا
۱۱۳-----	معاویہ کی موت اور یزید کا تخت نشین ہونا
۱۱۸-----	واقعہ کربلا
۱۱۹-----	مدینہ پر حملہ
۱۲۲-----	مکہ مکرہ پر حملہ
۱۲۵-----	قتل امام حسین یزید کی رضایت سے ہوا
۱۲۸-----	لعنت کی سنت اور یزید یوں کا دفاع
۱۳۱-----	پہلا جواب
۱۳۳-----	دوسر اجواب
۱۳۳-----	تیسرا جواب
۱۳۴-----	چوتھا جواب
۱۳۶-----	پانچواں جواب
۱۳۷-----	چھٹا جواب

## ساتواں جواب

### حدیث قسطنطینیہ اور اس کا جواب

### یزید کے بارے میں اعلام العلماء کی رائے

- ۱۔ عمر بن عبد العزیز
- ۲۔ امام ذہبی
- ۳۔ حافظ ابن حجر
- ۴۔ علامہ جلال الدین سیوطی
- ۵۔ علامہ حافظ ابن کثیر
- ۶۔ الکیا البراسی
- ۷۔ شہاب الدین آلوسی
- ۸۔ امام ابن جوزی
- ۹۔ منذر بن زیر بہ نقل حافظ ابن کثیر
- ۱۰۔ ابوالا علی مودودی

### فهرست آیات

### فهرست روایات

### فهرست منانع

### فهرست رجال

## سُجْرَةُ طِبَّةٍ لَوْرٌ سُجْرَةُ مَلْعُونٍ

قرآن مجید میں خالق دو جہاں نے کلمہ طیبہ کی مثال شجرہ طیبہ سے دی ہے۔  
چنانچہ ارشاد قدرت ہے :

”الْمَ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلْمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةَ طَيِّبَةً أَصْلُهَا  
ثَابَتْ وَ فَرَعَهَا فِي السَّمَاءِ ○ تَوْتَى أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ  
الْأَمْثَالُ لِلنَّاسِ لِعِلْمِهِ يَتَذَكَّرُونَ.

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خداوند عالم نے کس طرح کلمہ طیبہ کی مثال پیش کی  
جیسے ایک پاک و پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑیں (زمین میں) راخن اور جس کی شاخیں  
آسمانوں میں (بلند ہوں اور) وہ ہر آن اپنے پروردگار کی اجازت سے پھل دے رہا ہو اور  
خداوند عالم تو لوگوں کے لئے مثالیں پیش کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔“

(سورہ ابراہیم آیت ۲۳ و ۲۵)

جس کی تفسیر و تشریح، روایات معصومین میں یوں کی گئی ہے کہ :  
اس شجرہ طیبہ (پاک و پاکیزہ درخت) کی جڑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اس کی فرع امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام، ائمہ طاہرین علیہم السلام، اس کے شرات اور شیعیان حیدر کرار، اس درخت کے اوراق ہیں۔

اور یہ شجرہ طیبہ ان تمام خصوصیات سے مالامال ہے جن کا تذکرہ مذکورہ بالا آیات میں کیا گیا ہے کہ اس کی اصل ثابت ہے۔ فرع آسمانی ہے، شرات بلا فصل ہیں، فوائد دائی ہیں، افادیت اذن پروردگار کے مطابق ہے اور اس کے سارے اجزاء ایک مخصوص نظام کے تحت عمل انجام دے رہے ہیں۔

جبکہ اس کے مقابلے پر ایک شجرہ خبیثہ کی توصیف یوں کی گئی ہے کہ ”ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة ، اجتشت من فوق الارض ، مالها من قرار .“

اور کلمہ خبیثہ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ”خبیث درخت“ جوز میں کے اوپر ہی سے الھاڑ دیا جائے اور اس کے لئے دوام نہ ہو۔“

اور ان دو ”درختوں“ دو شجروں کے عما وہ قرآن مجید نے ایک اور ”شجرہ“ کا بھی تذکرہ کیا ہے اور اس سے شجرہ ملعونہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور صاحبان فکر و دانش سے مخفی نہیں ہے کہ ”شجرہ خبیثہ“ بھی ایک مذموم شجرہ ہے لیکن شجرہ ملعونہ تو وہ ہے جس پر خدا اور رسول کی طرف سے لعنت کی گئی ہے۔ چنانچہ خالق دو جہاں کا اپنی کتاب مقدس ”قرآن مجید“ میں ارشاد ہے :

”وَمَا جَعَلْنَا الرِّيَا الَّتِي أَرَيْنَاكُ الْأَفْتَنَةَ لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَه فِي الْقُرْآنِ.

اور ہم نے آپ کو جو خواب دکھایا تھا وہ صرف لوگوں کی آزمائش کے لئے تھا (جس طرح سے کہ) قرآن میں قابل لعنت شجر بھی (اسی طرح بنی نوئے انسان کی آزمائش کے لئے ہے)۔“ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۰)

جس کے بارے میں مفسرین نے لکھا ہے کہ :

حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں یہ منظر دیکھا تھا کہ بنی امیہ آپ کے منبر پر بندروں کی طرح اچھل کو دکر رہے تھے۔

اس بناء پر علماء و محققین نے بنی امیہ کو شجرۃ ملعونة قرار دیا ہے۔ جنہوں نے حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان رسالت کے بعد کھل کر آپ کی عداوت کا مظاہرہ کیا اور حضرور اکرمؐ کو جتنی جنگوں کا سامنا کرنا پڑا ان میں پیشہ مقامات پر بنی امیہ آپؐ کے مقابل نظر آئے اور جب خداوند عالم نے حضرور اکرمؐ کو فتح و نصرت عطا فرمائی تو فتح مکہ کے بعد ان دشمنان دین نے ”نفاق“ کا لباس پہن لیا اور پیغمبر اکرمؐ کے خاندان کو تاراج کرنے اور آپؐ کے دین کو مٹانے کی سر توڑ کوشش کرتے رہے اور جن کے ظلم و ستم نے اسلام کی تاریخ کو اس طرح خون آلود کیا کہ اب صحیح قیامت تک یہ داغ دھویا نہیں جا سکتا۔

برادر عزیز جنتہ الاسلام مولانا سید آل نقی نے زیر نظر کتاب میں ”شجرہ ملعونہ“ کے ”کرتوت“ کو تاریخی شواہد کے ساتھ اور برادر ان اہلسنت کے نہایت معتبر حوالوں کے ساتھ مزین کر کے اہل ایمان کے مطالعے کیلئے پیش کیا ہے۔

”مؤلف مذکور“ قم کے ان افضل میں سے ہیں جن سے ملت جعفریہ کو بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔

میری دعا ہے کہ پاک پروردگار، برادر عزیز مولانا آل نقی صاحب دام مجدہ کی توفیقات خیر میں اضافہ کرے، ان کے قلم میں مزید جولانی عطا فرمائے، انہیں حضرات اہلیت طاہرین علیہم السلام کے متین کو فروغ دینے اور تعلیمات اہلیت طاہرین علیہم السلام کو غصری تقاضوں کے مطابق جدید آہنگ سے پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور آپ کے قلم سے ایسی نگارشات منصہ شہود پر آئیں جو مذہب اہلیت کا دفاع کرنے والی بھی ہوں اور اہلیت کرام کے ماننے والوں کے اندر کردار سازی کا اہم ترین فریضہ ادا کرنے والی بھی۔

ایں دعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد

سید رنج نقوی

## مقدمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين بارى الخلق اجمعين والصلوة والسلام على اشرف  
الانباء والرسلين حبيبتنا وسیدنا مولانا لئے القاسم محمد وآلہ الطیبین  
الطابرین واصحابہ السنجیں وغیر المرتدین وللعنة الدرانۃ  
علی اعدائهم اجمعین لئے فیما  
یوں (دریں)

نوشته ہذا کا مقصد چودہ سو سال سے مطرح مسئلہ کہ جس کا سبب واقعیات کو پشت پر دہ  
ڈال کر اپنی سیاسی اغراض کو پورا کرنے کیلئے جھوٹ اور افتراء کو سامنے لایا جاتا ہے، اور  
ہمیشہ عوام الناس کو حقیقت سے دور رکھنے کی کوشش کی گئی، ہمارا مقصد فقط یہ ہے کہ  
حق و باطل کے جھگڑے کو اس کے واقعات اور حالات کی روشنی میں لوگوں کے سامنے  
پیش کر دیا جائے پھر یہ لوگوں کا فرض بتتا ہے کہ خود حق و باطل کا فیصلہ کریں، ہمارا  
مقصد کوئی تاریخ پر گفتگو کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اختصار سے کام لیتے ہوئے فقط اتنا بیان کرنا

ہے کہ جس سے مطالب واضح اور روشن ہو جائیں اور بقیہ اہل تحقیق کے اوپر چھوڑ دیا ہے کہ وہ تفصیل سے آگاہ ہونے کیلئے خود مراجع کریں، پوری کتاب کو فقط منابع اہل سنت سے جمع کر کے لکھا گیا ہے تاکہ کسی کو کوئی اعتراض نہ رہے کہ یہ اپنی بات اور عقیدہ ہم پر تھونپ رہے ہیں البتہ یہ بات بھی واضح کرتے چلیں کیونکہ ہماری بحث کے منابع کتب اہل سنت ہیں تو بہت سی ایسی باتیں بھی نقل ہوئی ہیں کہ جو فقہی یا تاریخی حوالے سے ہمارے لیئے قابل قبول نہیں ہیں لیکن بحث کیونکہ نقضی ہے اور نقض کرتے وقت ضروری یہ ہوتا ہے کہ مخالفین کی اپنی دلیلوں اور حوالوں سے ان کو لا جواب کیا جائے، ہم نے اس سے بڑھ کر حل بھی انہیں منابع سے نقل کیا ہے اور یہ بھی عرض کرتے چلیں کہ یہ فضائل اور واقعیات کا ذکر فقط ایک جھلک ہے نہ یہ کہ کل فضائل اور تاریخ کو بیان کیا جا رہا ہے۔

اہل دقت اور اہل نظر حضرات سے گزارش ہے کہ حوالہ دی گئی کتب سے ضرور مراجع کریں، یہاں ہم نے فقط اتمام جحت کرنا چاہا ہے، کیونکہ آج کل بعض لوگ بلکہ ہر صدی میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں کہ جو دشمنان اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں اور ہر دین و مذہب کو بگاڑنے اور اپنے ہدف سے منحرف کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ خود انہیں میں شامل ہو جاؤ پھر جو چاہے کرو۔

دین سے باہر رہ کر کوئی بات کرے گا تو خارجی کہہ کر اس کی بات رد کر دی جائے گی،

اور اس طرح اسلام میں شامل ہو کر با آسانی تمام اصول، قوانین اور روایات کو پامال کر دیتے ہیں یہاں تک کہ کلام خدا اور رسولؐ میں تصرف کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے، آج بھی اسی طرح کے لوگ اپنے گذشتہ شیاطین کی تقلید میں اپنے مقاصد کے حصول کیلئے جدو جمد میں مصروف ہیں، جن لوگوں نے صدر اسلام میں زبردستی دین میں شمولیت اختیار کی اور جتنی بد عتیں خون خربا اور اسلامی روایات و اقدار کو ان لوگوں نے کہ جو اسلام کا البادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے درمیان شامل ہو کر پامال کیا ہے کفار نے بھی اتنا نقصان نہیں پہنچایا اور ظاہر ہے کہ آسمین کاسانپ جنگل کے آزاد شیر سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

ان لوگوں کی اسلام دشمنی نے رسول خدا اور اہل بیت پیامبرؐ کے حقوق کو رومند کر رکھ دیا، جتنا ظلم ان کے بس میں تھا انہوں نے کیا، اگر فقط آل محمدؐ سے بعض ہوتا تو شاید کسی مقام پر آکر صبر کر لیتے لیکن اس شجرہ ملعونہ نے تو خدا اور رسولؐ کو نہیں بخساکہ جس کی مثال خانہ کعبہ کو منہدم کرنا، اس کو آگ لگانا، مسجد نبویؐ میں گھوڑے باندھنا کہ جس کے سبب تین دنوں میں مسجد نبویؐ اور روضہ رسول خدا غلاطتوں کا انبار بن گیا، پورے مدینہ میں تین دن تک اذان اور نماز کا بند رہنا، اپنی فوج پر اہل مدینہ کے مال اور عورتوں کو تین دنوں تک حلال کر دینا وغیرہ..... استغفر اللہ..... اس شجرہ ملعونہ نے اپنے افعال سے ثابت کر دیا کہ خدا، اسلام اور محمدؐ وآل محمدؐ کے دشمن ہیں، ان کا دین اسلام سے کوئی

واسطہ نہیں۔ اس شجرہ کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ اسلام نے ان سے کوئی بھلائی میں دیکھی۔ آئیں! طالب حق ہو کر خدا کو ناظر جان کر اپنے عقیدے کی اصلاح کریں، افسوس ہوتا ہے ان متعصب لوگوں کو دیکھ کر کہ جو بعض آل محمدؐ میں تاریخ کے مکروہ ناموں سے اپنے پھوٹوں کو یاد کرنے لگے ہیں، افسوس یہ قوم کدھر جا رہی ہے اور کس طرح بل ہم اصل کا مصدقہ بن رہی ہے۔

خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ پروردگارا جو کچھ تو خیر سمجھتا ہے ہمیں بھی اس کی ہدایت فرماء، اور شر-اپلیسی سے ہمیں محفوظ فرماء، ہماری قوم کی اصلاح فرمائے اپنے خالص دین محمدی پر چلنے کی توفیق عطا فرماء، اور ہمارے دلوں کو نور و حب محمدؐ وآل محمدؐ سے منور فرماء۔

اللّٰهُ حَفَرَ

اس سے پہلے کہ ہم باقاعدہ اپنی گفتگو کا آغاز کریں مختصر ہی صحیح لیکن بعوان تبرک فضائل اہل بیت پیغمبر پر ایک نگاہ ڈالتے چلیں، البتہ فضائل و مناقب محمد و آل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین پر مستقل کتابیں لکھی گئیں ہیں اور حق بھی یہی ہے کہ اس کو سمیئنے کیلئے یہاں اس مختصر سی کتاب میں گنجائش نہیں ہے، لیکن جیسا کہ عرض کیا برکت کیلئے کچھ کرنیں قلم سے یہاں اتنا چاہتا ہوں۔

## آیت تطہیر

ارشاد رب العزت ہے۔

﴿انما يرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل الہیت ویظہر کم تطہیراً﴾  
اے پیغمبر کے اہل بیت خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو ہر طرح کی  
براہی سے دور رکھے اور جو پاک اور پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا  
پاک کر دے۔ (۱)

بعض علماء اسلام نے اس اہل بیت کے معنی کو عمومیت بخشنی چاہی ہے  
مگر روایات ہمیں اس کے خلاف فقط پانچ لوگوں میں محصور کرتی نظر آتی  
ہیں اور وہ محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین صلوات اللہ علیہم اجمعین  
ہیں۔ صفیہ بنت شیبہ حضرت عائشہ سرے روایت کرتی ہیں کہ: ﴿قالت عائشہ  
خرج النبيَّ غدَاه وعليهِ مِرْطَةٌ مُرْمَلٌ من شعر أسود فجاء الحسن بن عليٍّ فادخله ثم  
 جاء الحسين فدخل معه ثم جئت فاطمة فادخلهما ثم جاء عليٌ فادخله ثم قال  
 انما يرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل الہیت ویظہر کم تطہیراً﴾ (۲)

(۲) صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۷۔

(۱) سورہ احزاب۔ ۳۳۔

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول خدا صبح  
کے وقت نکلے جبکہ وہ کالی بالوں سے بنی ہوئی عبا پہنے ہوئے  
تھے پھر حسن بن علی آئے اور عبا میں چلے گئے پھر حسین آئے  
اور عبا میں چلے گئے پھر فاطمہ آئیں اور وہ بھی ان کے ساتھ  
شامل ہو گئیں اور پھر علی آئے اور وہ بھی عبا میں چلے گئے پھر  
رسول خدا نے فرمایا

انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البت و  
یطہر کم تطہیراً  
اس حدیث کے بارے میں فخر رازی کا کہنا ہے کہ بے شک اس روایت پر اہل تفسیر  
متفق ہیں اور اس کو صحیح جانتے ہیں (۱)۔  
نیز سعد بن ابی و قاص سے بھی روایت ہے کہ : جب یہ آیت نازل ہوئی "انما یرید  
الله لیذهب عنکم الرجس اهل البت و یطہر کم تطہیراً" تو رسول خدا نے علی  
فاطمہ حسن اور حسین کو بلا یا اور فرمایا :  
اللهم هولاء اہلی  
(پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں) (۲)

(۱) تفسیر الکبیر فخر رازی ج ۸ ص ۸۰۔

(۲) مختصر تاریخ دمشق ج ۷ ص ۳۳۲۔

مند احمد میں بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت ابن عباس ایک روز علی بن ابی طالبؓ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمائے گے :

﴿ وَ اخْذُ رَسُولَ اللَّهِ ثُوبَهُ فَوْضُعَهُ عَلَى عَلَى وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنَ وَ

حَسِينَ فَقَالَ إِنَّمَا يَرِيدُ اللَّهُ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ الرَّجُسُ اهْلُ الْبَيْتِ وَ

يَطْهُرُكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ (۱) .

اس کے علاوہ اور بہت سی کتابوں میں بھی روایات نقل ہوئیں ہیں کہ جو قطعاً متواتر معنوی کام صداقت ہیں (۲)۔

آپ نے ملاحظہ کیا کہ اگر کوئی بھی ان کے علاوہ اس آیت شریفہ میں شامل ہوتا تو یقیناً رسول خدا اس کو بھی بلوایا بھیجتے لیکن ہم نے دیکھا کہ فقط ان مخصوص ہستیوں کو بلا کر فرمایا اللهم ھولاء اہل بیتی (اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں)۔

اب جبکہ معلوم ہو گیا کہ اہل بیت سے کیا مراد ہے تو ہم اپنی بحث کو آگے بڑھاتے ہیں اور فقط نمونہ کے طور پر چند ایک آیات مبارکہ کو آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ کہ جو اہل بیتؓ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

(۱) مند احمد ج / اص ۳۳۱۔

(۲) سیر اعلام النبلاء ج / ۲، ۱۲۲، ۲۵۲، ۳، ۲۷۰، ۳، اласا بتہ فی تمییز الصحابة، اسد الغابہ ج / ۷ ص ۲۲۳، شواهد التنزیل ج / ۱۸۲، ص ۱۸۲۔

## آیت مباحثہ

سورۃ مبارکہ آل عمران میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿فَمَنْ حَاجَكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ  
ابْنَائَنَا وَابْنَائَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَانفُسَنَا وَانفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلُ  
فَنَجْعَلُ لِعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ (۱).

پھر جب تمہارے پاس علم قرآن آچکا اسکے بعد بھی اگر تم سے  
کوئی (نصرانی عیسیٰ کے بارے میں) حجت کرے تو کھوکھ  
(اچھا میدان میں) آو ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو  
اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو اسکے بعد ہم  
اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو اسکے بعد ہم  
سب مل کر خدا کی بارگاہ میں گڑ گڑا کر جہوٹوں پر خدا کی  
لعنت کریں۔

آپ نے دیکھا کہ رسول خدا سے خدا نے اپنے بیٹے عورتیں اور اپنی جان (نفس) کو  
لانے کیلئے کھا دہر ہم دیکھتے ہیں کہ روایات میں رسول خدا اپنے بیٹوں کے طور پر امام  
حسنؑ اور امام حسینؑ کو لیکر لے گئے اور عورتوں کی جگہ حضرت فاطمہ الزہراؓ کو اور اپنی  
جان کے طور پر حضرت علی بن ابی طالبؑ کو لیکر گئے۔

(۱) سورہ آل عمران ۶۱۔

اور اس طرح سے گئے کہ امام حسینؑ کو اپنی گود میں اٹھایا امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑا حضرت فاطمہؓ کو اپنے پیچھے رکھا اور حضرت علیؑ کو ان کے پیچھے قرار دیا، جب علماء یہود نے ان ہستیوں کو آتے دیکھا تو فوراً اگھر اکر کرنے لگے کہ ہم ان ہستیوں سے مبایہ نہیں کر سکتے اگر ان لوگوں نے پہاڑ کو سرک جانے کو کہا تو وہ بھی سرک جائے گا ان سے مبایہ کر کے ہم ہلاک ہو جائیں گے اور یہ قضیہ مسلمانوں کے حق میں تمام ہوا اس کی شان نزول میں متعدد کتابوں میں مختلف الفاظ میں اس واقعہ کو بیان کیا ہے، ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے فقط حوالہ دینے پر اکتفاء کرتے ہیں (۱)۔

## آیت ولایت

سورہ مبارکہ مائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ :

﴿اَنَّمَا وَلِيْكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ (۲).

(اے ایمانداروں) تمہارے ولی بس اللہ اور اس کا رسولؐ اور وہ مومن ہیں جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

(۱) صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۲، در الثورج ر ۳ ص ۲۳۱، تفسیر الکبیر ج ۸ ص ۸۰۔ الاصابة في تمیز الصحابة ج ۲ ص ۲۷۱۔

(۲) سورہ مائدہ، ۵۵۔

قصہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک روز کچھ صحابی رسول خدا<sup>۱</sup> کے ساتھ نماز میں مشغول تھے دوران نماز کوئی فقیر سوالی بن کر آیا اور مانگنے لگا کر مجھے کچھ دو، کسی کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو حضرت علی بن ابی طالب<sup>۲</sup> نے حالت رکوع میں اشارہ سے بلا بیا اور اپنی انگشت پہنی ہوئی انگلی کو اس فقیر کی جانب کر دیا اور وہ فقیر انگشت لیکر چلا گیا، جب نماز، ختم ہوئی تو یہ آیت نازل ہوئی، بعض علماء نے حضرت علی<sup>۳</sup> کے مقام کو محصوریت سے نکالنے اور علی بن ابی طالب<sup>۴</sup> کے فضائل کو کم کرنے کیلئے صحابہ کے بھی نام لیئے ہیں اگرچہ ایسے ناقلوں کی تعداد بہت کم ہے لہذا اس کا قدر تیقین مصدق علی بن ابی طالب<sup>۵</sup> ہیں (۱)۔

## آیت انفاق

آیت سورہ بقرہ میں دیکھتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے :

﴿الذین ینفقون اموالہم باللیل والنهار سراؤ علانیة فلهم اجرہم  
عند ربہم و لا خوف علیہم و لا هم يخزنون﴾ (۲)

جو لوگ رات اور دن کو چھپا کر اور دکھا کر خدا کی راہ میں خرج کرتے ہیں تو ان کیلئے اجر و ثواب ان کے پروردگار کے پاس ہے اور قیامت میں نہ ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے..

(۱) مختصر تاریخ دمشق، ص ۸، تفسیر الکبیر، ص ۲۶، در الثورج، ص ۳۳۔ ۱۰۲۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۷۳۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالبؑ کے پاس صرف چار در ھم تھے آپ نے ایک در ھم رات کو خیرات کیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور ایک دکھا کر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (۱)۔

## آیت مودّة

ارشاد اللہ تبارک و تعالیٰ ہے :

﴿قُلْ لَا إِسْتَكْمِلُ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمُوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى﴾ (۲).

اے رسول تم کہ دو کے میں اس تبلیغ رسالت کا اپنے قرابت داروں

(اہل بیت) کی محبت کے سواتم سے کوئی صله نہیں مانگتا۔

یہ تو ہم پہلے ہی ثابت کر چکے ہیں کہ اہل بیتؑ سے مراد کون سی ہستیاں ہیں، یہاں پر خدا کے کہنے پر رسول خداً امت سے اجر رسالت کے طور پر حب اہل بیت مانگ رہے ہیں، روایات میں حب اہل بیتؑ کو دین کا معیار قرار دیا گیا ہے حتیٰ جنت میں داخل ہونے کی شرط یہی حب اہل بیتؑ اور اس کے بر عکس بعض اہل بیتؑ انسان کو جہنم کا ایندھن بناتا ہے اور وہ شخص کافر کی موت مرتا ہے، اس کے اثبات کیلئے ہم فقط ایک ہی روایت کو نقل کرنا کافی سمجھتے ہیں۔

(۱) اسد الغافر ج/۲ ص ۱۰۳، مختصر تاریخ دمشق ج/۱۸ ص ۹، تفسیر درالشور ج/۲ ص ۱۰۰، تفسیر کشاف ج/۱ ص ۱۶۲۔

(۲) سورہ شوری ۲۳۔

رسول خداً نے فرمایا:

من مات علی حب آل محمد مات شهیداً  
ألا و من مات علی حب آل محمد مات مغفوراً له  
ألا و من مات علی حب آل محمد مات تائباً  
ألا و من مات علی حب آل محمد مات مومناً مستكمل الايمان  
ألا و من مات علی حب آل محمد بشره ملك الموت بالجنة ثم  
منکرو نکیر  
ألا و من مات علی حب آل محمد یزف الی الجنة كما تزف  
العروس الی بیت زوجها  
ألا و من مات علی حب آل محمد فتح له فی قبره باباً الی الجنة  
ألا و من مات علی حب آل محمد جعل الله قبره مزار ملائکه الرحمة  
ألا و من مات علی حب آل محمد مات علی السنة والجماعۃ  
ألا و من مات علی بغض آل محمد جاءه یوم القيامة مكتوب بین  
عینیه آئیس من رحمة الله  
ألا و من مات علی بغض آل محمد مات کافراً  
ألا و من مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحة الجنة (۱)

(۱) تفسیر کشاف ج، ۳۰۳ ص، تفسیر الکبیر ج، ۲۷ ص ۲۵ و ۲۶، تفسیر قرطبی ج، ۱۶، ص ۲۳۔

کوئی آل محمد کی محبت لیکر دنیا سے جائے گا تو وہ شرید من گا۔  
آگاہ ہوجاء کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والا بخشا ہوا من گا۔  
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والا توبہ کیا ہوا من گا  
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والا مومن اور ایمان  
کامل کے ساتھ منے گا۔

آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والے کو ملک الموت  
جنت کی بشارت دیں گے پھر منکروں نکیر بشارت دیں گے۔  
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والے کو اس طرح  
جنت میں لیجا یا جائے گا کہ جیسے دلہن کو اس کے شوہر کے گھر  
لیجا یا جاتا ہے۔

آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والے کی قبر میں جنت  
کی جانب دو دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والے کی قبر کو  
رحمت کے فرشتوں کیلئے زیارتگاہ قرار دیا جائے گا۔  
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والا سنت اور جماعت  
کے ساتھ منے گا۔

آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کا بغض لیکر مرنے والے کی پیشانی پر  
قیامت کے دن لکھا ہوا ہو گا کہ خدا کی رحمت سے ما یوس  
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کا بغض لیکر مرنے والا کافر کی موت منے گا۔  
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کا بغض لیکر مرنے والا جنت کی خوشبو  
سے بھی محروم رہے گا۔

اگرچہ کہ اس روایت کا ہر ایک جملہ تو ضیح طلب ہے لیکن ہم فقط ترجمہ بیان کر کے آگے چلتے ہیں در ضمن یہ بھی عرض کرتے چلیں کہ امام آکوسی (۱) اور حاکم نیشاپوری (۲) نے اس آیت کا قدر میقن مصدق علی فاطمہ حسن و حسین (علیہم السلام) کو قرار دیا ہے (۳)۔

البتہ اس کے علاوہ بھی آیات مبارکہ ہیں کہ جو اہل بیتؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ لیکن ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

## اہل بیت علیہم السلام حضرت پیغمبرؐ کی نگاہ میں

اگرچہ منابع اہل سنت میں اہل بیتؑ کی شان میں کثیر تعداد میں احادیث موجود ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے عرض کیا کہ ہمارا مقصد فقط ان احادیث کی جانب توجہ دلانا ہے لہذا اختصار کے دامن کو تھام کر فقط چند ایک احادیث شریف بیان کرنے پر اکتفا کریں گے۔

- (۱) تفسیر روح المعانی ج، ۲۵ ص ۳۱۔
- (۲) شواہد التزییل ج، ۱ ص ۱۸۹ (۲۲ روایتیں نقل کی ہیں)۔
- (۳) تفسیر الکبیر ج، ۷ ص ۱۶۶، الکشاف ج، ۳ ص ۳۰۳، در التورج، ۷ ص ۳۳۷۔

## حدیث شقلین

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

﴿انی قد ترکت فیکم الشقلین احدهما اکبر من الآخر کتاب اللہ و

عترتی فانهما لن یتفرقا حتی یرد علی الحوض﴾ (۱).

البته بعض مقامات پر

انی قد ترکت فیکم الشقلین

یا

انی تارک فیکم الشقلین

یا

انی تارک فیکم امرین

- (۱) مسند احمد ج ۳ ص ۲۶، جامع المسانید والسنن ج ۱۹، ص ۱۳، فضائل الصحابة ج ۲ ص ۲۰۳ رقم ۱۰۳۲،  
المجمع الكبير ج ۵ ص ۱۶۹ رقم ۲۹۸۰ من مسلمی یعلی ج ۲ ص ۲۹۷ رقم ۳۸، جواہر العقائد  
ص ۳۹۷ رقم ۱۱، خصائص النسائی ص ۸۵، سنن ترمذی ج ۵ ص ۶۲۹ رقم ۳۷۸۸، جامع  
الاحادیث ج ۳ ص ۲۲۱، در التورج ج ۷ ص ۳۲۹، اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۳ ص ۱۳ صحیح مسلم ج ۵ ص  
۲۶، تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۰۱۔

نقل ہوا ہے۔

ترجمہ! رسول خدا نے فرمایا:

بے شک میں تمہارے درمیان دو ارزشمند چیزیں چھوڑ کر  
جاریہ ہوں، کہ جو ایک دوسرے سے بڑی ہے، کتاب خدا (قرآن)  
اور میری آل پس یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہونگے  
یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملیں۔

یہ ان روایات میں نہے ہے کہ جس پر تواتر معنوی و لفظی کا دعویٰ کیا گیا ہے بہر حال  
یہ روایت بھی مسلمانوں کے درمیان متفق علیہ ہے۔

## حدیث منزلت

عن ابن عباس<sup>رض</sup> قال : قال رسول الله<sup>صلی اللہ علیہ و آله و سلم</sup>  
﴿يَا ام سلمى ان علیا لحمه من لحمى دمه من دمى و هو منى  
بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبى بعدى﴾ (۱)

(۱) مختصر تاریخ دمشق ج ۷ ص ۳۰۷، صحیح بخاری ج ۵ ص ۹۱۹، اوچ ر ۶ ص ۳ صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۲،  
مسند احمد ج ۱ ص ۳۶۰، ۳۷۰، ۳۷۵، ۳۷۳، ج ۲ ص ۶۲ ج ۵ ص ۹۹، متدرک علی الحجۃ ج ۳،  
ص ۱۰۸، الاصابہ ج ۲ ص ۲۶۹، نور الابصار ص ۱۳۶، اسد الغایہ ج ۲ ص ۱۰۶، ارشاد الساری  
ج ۲ ص ۲۳۱ ج ۲۳۱ ص ۸۷۔

حضرت ابن عباس رسول خدا<sup>ﷺ</sup> سے روایت کرتے ہیں کہ آپ<sup>ﷺ</sup> نے حضرت ام سلمی<sup>ؓ</sup> سے فرمایا:

اے ام سلمی! یہ شک علی<sup>ؓ</sup> کا گوشت میرا گوشت ہے علی کا خون  
میرا خون ہے اور وہ میرے لیئے ایسے ہیں کہ جیسے ہارون  
موسیٰ کیلئے سوائے اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔  
یہ روایت بھی مسلمانوں کے درمیان قتسالم فیہ اور اس کی صحت و سند میں کوئی مسئلہ نہیں  
ہے، البتہ عرض کرتے چلیں کہ یہاں پر اسکی دلالت میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے اور کافی  
مطلوب اس میں پوشیدہ ہیں، لیکن فی الحال ہے ان انجامات سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔

پیغمبر<sup>ﷺ</sup> کے بھائی ہونے پر روایت:

پبلی روایت:

﴿عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى يَا عَلِيٌّ إِنَّكَ مَنِي وَأَنَا  
مَنِكَ وَإِنَّكَ أَخِي وَصَاحِبِي﴾ (۱)

حضرت ابن عباس<sup>ؓ</sup> سے روایت ہے کہ رسول خدا<sup>ﷺ</sup> نے حضرت  
علی<sup>ؓ</sup> سے فرمایا اے علی<sup>ؓ</sup> تم مجھ سے ہو اور میرے تم سے اور تم  
میرے بھائی ہو اور میرے ساتھی۔

(۱) مختصر تاریخ دمشق، رج ۱۷ ص ۳۰۷۔

## دوسری روایت:

﴿عَنْ أَبْنَىٰ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِعَلَىٰ إِنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا  
وَالآخِرَةِ﴾ (۱).

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے حضرت علیؓ سے  
فرمایا تم میرے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں۔

## تیسروی روایت:

﴿عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : مَكْتُوبٌ عَلَىٰ بَابِ الْجَنَّةِ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَىٰ أَخْهُو رَسُولُ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَ  
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَيْ عَام﴾ (۲).

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: جنت کے  
دروازہ پر لکھا ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ کے رسول ہیں اور  
علیؓ رسول خداؓ کے بھائی ہیں ہزاروں سال سے پہلے کہ  
آسمان و زمین خلق ہوں۔

(۱) اسد الغابہ ج/۱ ص ۳۲۹۔

(۲) مختصر تاریخ دمشق ج/۷ ص ۳۱۵۔

## حب و بغض اہل بیت

اس بارے میں نمونے کے طور پر چند روایات کو نقل کرتے ہیں:

پہلی روایت:

﴿عَنْ زِيدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِعَلَىٰ فَاطِمَةَ وَ حَسَنَ وَ حَسِينَ إِنَّا حَرَبَ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَ سَلَمَ لِمَنْ سَالَمَهُمْ﴾ (۱).

زید بن ارقام فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے علیؑ "فاطمہ، حسن و حسین" کیلئے فرمایا جو کوئی ان سے جنگ کرے گا میں بھی اس کے ساتھ جنگ کروں اور جو کوئی ان کے ساتھ امن و سلامتی سے رہے گا میں بھی اس کے ساتھ امن سے رہوں گا۔

### دوسری روایت:

﴿عَنْ أَبِي اسَامَةَ الْمَبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ "خَلَقَ الْأَنْبِيَاءَ مِنْ أَشْجَارٍ شَتَّىٰ وَ خَلَقَنِي وَ عَلَيَا مِنْ شَجَرَةٍ وَ وَاحِدَةٍ فَإِنَّ أَصْلَهَا وَ عَلَىٰ فَرِعَهَا وَ فَاطِمَةَ لَقَاهُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحَسِينُ ثُمَّرَهَا فَمَنْ تَعْلَقَ بِغُصَّنٍ مِّنْ أَغْصَانِهَا نَجَّا مِنْ زَاغٍ هُوَ وَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بَيْنَ الصَّفَّاءِ وَ الْمَرْوَةِ الْفَ عَامَ ثُمَّ الْفَ عَامَ ثُمَّ الْفَ عَامَ ثُمَّ لَمْ يَدْرِكْ مَحِبَّتِنَا إِلَّا أَكَبَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ خَرَجَهُ فِي النَّارِ ثُمَّ تَلَّا "قُلْ لَا إِسْتَلِكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا المَوْدَةُ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ (۲).

۱) اسد الغابہ ج/۷ ص ۲۲۵۔

۲) مختصر تاریخ دمشق ج/۷ ص ۳۱۷۔

ابی اسامہ مباهلی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا انبیاء کی خلقت مختلف درختوں سے ہوئی ہے اور میں اور علی ایک درخت سے خلق ہوئے ہیں ، میں اس درخت کی جڑ ہوں اور علی تنا ہیں اور فاطمہ پیوند ہیں اور حسن و حسین اس کے پہل ہیں لہذا جو کوئی بھی اس درخت کی کسی شاخ سے مل جائے تو نجات پا جائے گا ، اور جو اس سے منحرف ہوگا وہ ضایع ہو جائے گا، اور اگر کوئی شخص صفا و مروہ کے درمیان ہزار سال خدا کی عبادت کرے پھر ہزار سال تک پھر ہزار سال تک پھر بھی ہماری محبت نہ رکھتا ہو تو خداوند عالم اس کو التا کر کے جہنم میں ڈال دے گا پھر رسول خدا نے تلاوت فرمائی قل لا اسئلکم علیه اجرًا الا المودة في القربى۔

### تیسرا روایت:

عن ام سلمی قالت قالت رسول اللہ ﷺ :

﴿لا يحبك الا مومن و لا يبغضك الا منافق او كافر﴾ (۱)

حضرت ام سلمی فرماتی ہیں کہ رسول خدا نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

تم سے مومن کے علاوہ کوئی محبت نہیں کرسکتا اور کافر یا منافق کے علاوہ کوئی بغض نہیں رکھ سکتا۔

(۱) مختصر تاریخ دمشق ج ۲ ص ۳۶۹ اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۰۵ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۰۔

## چوتھی روایت:

عن ابن عباس<sup>ؓ</sup> قال قال رسول اللہؐ :

﴿انما رفع الله القطر عن بنی اسرائیل بسوء رایهم فی انبیائهم و  
ان الله عزوجل یرفع القطر عن هذه الامة ببغضهم علی بن ابی  
طالبؑ﴾ (۱).

حضرت ابن عباس<sup>ؓ</sup> سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

خدا نے بنی اسرائیل سے ان کے اعمال کی وجہ سے کہ جو اپنے  
انبیاء سے کرتے تھے پانی کا قطرہ بھی اٹھالیا تھا اور خداوند اس  
امت سے بھی لوگوں کے علی بن ابی طالبؑ سے بغض کرنے کی  
وجہ سے پانی کا قطرہ بھی اٹھالی گا۔

## پانچویں روایت:

﴿عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع امی علی عائشہ فقالت  
أخبرینی كيف كان حب رسول الله لعلی فقلت عائشة كان  
احب الناس الى رسول الله لقد رأيته يوماً ادخله تحت ثوبه و  
فاطمه و حسنا و حسينا فقال اللهم هولاء اهل بيتي اللهم اذهب  
عنهم الرجس و طهرهم تطهيراً قالت فذهبت لا دخل راسی

(۱) مختصر تاريخ دمشق، ج ۱، ص ۳۶۹۔

فمنعني فقالت يا رسول الله أو لست من أهلك قال إنك على  
خير إنك على خير ) ۱( .

جُمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ ایک روز اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت عائشہ کے پاس گیا میری والدہ نے سوال پوچھا ہمیں رسول خدا کی علی سے محبت کے بارے میں کچھ بتاؤ تو حضرت عائشہ نے کہا ”رسول خدا کی نظر میں لوگوں کے درمیان سب سے زیادہ محبوب علی تھے، ایک روز میں نے دیکھا کہ علی پیامبر کی چار رمیں حضرت کے ساتھ ہیں پھر فاطمہ، حسن اور حسین بھی چادر میں چلے گئے پھر رسول خدا نے فرمایا اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں اے خدا ان سے رجس دور فرما اور پاک و پاکیزہ کر دیے جیسے پاک کرنے کا حق ہے ”پھر حضرت عائشہ نے کہا ”میں نے بھی جاکر چادر میں اپنا سر ڈالنا چاہا تو مجھے رسول خدا نے منع کر دیا میں نے پھر رسول خدا سے سوال کیا رسول خدا آیا میں آپ کے اہل میں سے نہیں ہوں ” جواب میں رسول خدا نے فرمایا ” تم اچھی جگہ پر ہو تم اچھی جگہ پر ہو ” .

( ) مختصر تاریخ دمشق ۷ ص ۲۵۶۳ - ۱۱۰ ص ۲۳

## چھٹی روایت:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ :

﴿حَبْ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَا كَلِ السَّيَّاتِ كَمَا تَاكَلَ النَّارَ  
الْحَطَبُ﴾ (۱)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

علی بن ابی طالب کی محبت برائیوں کو ایسے کہا جاتی ہے  
جسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے

## ساتویں روایت:

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ :

﴿مَنْ آذَكَ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ﴾ (۲)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں  
فرمایا:

جو کوئی آپ کو اذیت پہنچائے گا وہ در حقیقت مجھے اذیت  
پہنچائے گا اور جو مجھے اذیت پہنچائے گا ایسا ہے کہ جیسے  
اللہ کو اذیت پہنچائے

(۱) مختصر تاریخ مشق، ج ۱، ص ۳۶۱۔

(۲) مختصر تاریخ مشق، ج ۱، ص ۳۵۲۔

## آئھویں روایت:

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ لفاطمہ :

﴿إِنَّ اللَّهَ يَغْضِبُ لِغَضْبِكَ وَيُرْضِي لِرَضَاكَ﴾ (۱)

حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول خدا نے حضرت فاطمہ کیلئے فرمایا:

بے شک اللہ آپ کے غصب کرنے سے غضبناک ہوتا ہے اور آپ کے راضی ہونے سے راضی ہوتا ہے۔

## نویں روایت:

عن المسور بن مخرمہ قال قال رسول اللہ :

﴿فاطمہ بضعة مني يوذيني ما آذاهَا فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي﴾ (۲)

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

فاطمہ میں جگر کا نکرا ہیں جس سے ان کو تکلیف پہنچے گئی اس سے مجھے بھی تکلیف ہے جو کوئی ان کو غضبناک کرے گا وہ مجھے غضبناک کرے گا

(۱) اسد الغابۃ ج ۷ ص ۲۲۳، الاصناب ج ۸ ص ۱۵۸۔

(۲) الاصناب ج ۸ ص ۱۵۸، سیہ اعماقم النبلاء ن ۲ ص ۱۱۹، ارشاد الساری ج ۸ ص ۲۷۶ ج ۲ ص ۲۹۷۔  
 صحیح مسلم ج ۸ ص ۲۳۹ ج ۲۳۹ ص ۱۳۲۔

## دسویں روایت:

عن ابو ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ :

﴿مَنْ أَحْبَبَ الْحَسْنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ  
أَبْغَضَنِي﴾ (۱).

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

جو کوئی حسن اور حسین سے محبت کرے گا ایسا ہے کہ جیسے مجھ سے محبت کرے اور  
جو کوئی ان دونوں سے بعض رکھے گا ایسا ہے کہ اس نے مجھ سے بعض رکھا ہے۔

## گیارہویں روایت

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ النَّبِيُّ يَصْلِي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسْنُ  
وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا إِشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ  
دُعُوهُمَا فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهَا فِي حَجَرِهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحْبَبَنِي فَلِيَحْبِبْ  
هُذِينَ﴾ (۲).

رسول خدا نماز پڑھ رہے ہوتے اور جب سجدہ میں جاتے تو  
امام حسن اور امام حسین ان کی پشت پر سوار ہو جاتے اگر

(۱) ارشاد اسلامی ج ۸ ص ۲۶۳، ۲۷۳، ۳۷۳، مختصر تاریخ دمشق ج ۷ ص ۱۰۔

(۲) الاصابة ج ۱۲ ص ۱۲، مختصر تاریخ دمشق ج ۷ ص ۱۲۔

کوئی منع کرنا چاہتا تو اس کو روک دیتے تھے جب نماز سے  
فارغ ہو جاتے تو ان دونوں کو اپنی گود میں بینتا کر فرماتے جو  
مجہ سے محبت کرنا چاہتا ہے وہ ان دونوں سے محبت کرے

### بارہویں روایت

عن علی بن مرتا قال قال رسول اللہ :

﴿حسین منی و انا من حسین﴾ (۱)

علی بن مرتاؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

”حسین مجہ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں“

### تیرہویں روایت

یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے کہ رسول خدا ایک روز حضرت عائشہ کے گھر سے  
نکلے جب حضرت فاطمہؓ کے گھر کے سامنے ہے گزرنے لگے تو اندر سے حسین بن علی  
کے رونے کی آواز آرہی تھی تو آپؐ نے فرمایا:

﴿الْمَ تَعْلَمُ إِنْ بِكَافِهِ يَوْمِي﴾ (۲)

آیا آپؐ نہیں جانتی کہ حسینؓ کے رونے سے مجھے اذیت ہوتی ہے

(۱) اسد الغابہ ج، ۲۰ ص ۲۰۔

(۲) سید امام النبلاعن، ۲۸۳ ص ۲۳، مختصر تاریخ دمشق، ۱۲۵ ص ۷۔

حب و بعض اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں بس اتنا ہی نقل کرتے ہیں آخر میں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اہل بیت سے محبت ایمان کا معیار اور ان سے بغض نفاق اور کفر کی علامت ہے۔

## ولايت اہل بیت علیہم السلام

پہلی روایت:

عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ :

﴿مَنْ آمَنَ بِنِي وَ صَدَقَنِي فَلِيتوَلْ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ وَلَايَتَهُ وَلَايَتِي وَ وَلَايَتِي وَلَايَةَ اللَّهِ﴾ (۱).

حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

جو کوئی مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے وہ ولايت علی بن ابی طالب کو بھی قبول کرے یہ شک ملی کی ولايت میری ولايت ہے اور میر کی ولايت اللہ کی ولايت ہے۔

دوسری روایت:

کچھ لوگ حضرت علیؓ کی حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں بدگوئی کرنا چاہ رہے تھے تو آپؐ نے غضبناک ہو کر فرمایا۔

(۱) مختصر تاریخ دمشق، ج ۱، ص ۳۶۰۔

﴿مَا تَرِيدُونَ مِنْ عَلَىٰ عَلَىٰ مِنِي وَ إِنَّا مِنْهُ وَ هُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ﴾

بعدی) (۱).

تم لوگ علی سے کیا چاہتے ہو علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں

تیسرا روایت:

قال رسول اللہ :

﴿أَوْصَى مَنْ أَمْنَ بِاللَّهِ وَ صَدَقَنِي بِولَايَةِ عَلَىٰ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ مَنْ تَوَلَّهُ فَقَدْ تَوَلَّنِي وَ مَنْ تَوَلَّنِي فَقَدْ تَوَلََّ اللَّهَ وَ مَنْ أَحْبَبَهُ فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَ مَنْ أَحْبَبَنِي فَقَدْ أَحْبَبَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ﴾ (۲)

میں وصیت کرتا ہوں کہ جو کوئی اللہ پر ایمان لائے، علی بن ابی طالب کی ولایت کے ذریعے میری تصدیق کرے کیونکہ جو ان کی ولایت کو عانی گا اس نے میری ولایت کو مانا ہے اور جو میری ولایت کو قبول کرے گا ایسا ہے جیسے اس نے اللہ کی ولایت کو قبول کیا ہے، اور جو کوئی علی سے محبت کرے گا ایسا ہے کہ اس نے مجھ سے محبت کری ہے اور جو کوئی مجھ سے محبت کرے گا ایسا ہے کہ اس نے اللہ سے محبت کری ہے

(۱) اسد الغابہ ج ۱۲ ص ۱۰، الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۱۲ ص ۱۳۲۔

(۲) الاخبار الموقيات ص ۳۱۲ ج ۱، ت ۱۷۳۰ - ۱۷۳۱۔

## چوتھی روایت:

عن ابن عباس فانی سمعت رسول الله ﷺ يقول و هو آخذ بيد علىٰ هذا اول من آمن بي و اول من يصافحني يوم القيمة و هو فاروق هذه الامة يفرق بين الحق و الباطل و هو يعسوب المؤمنين و المال يعسوب الظالمين و هو الصديق الاکبر و هو بابی الذی اوتي منه و هو خلیفتی من بعدی ﷺ (۱)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خداؓ سے سنا ہے وہ ایک دن حضرت علیؓ کا ہاتھ تھام کر فرمائی تھی: یہ پہلا شخص ہے جو مجہ پر ایمان لا یا ہے اور یہلا آدمی ہوگا جو روز قیامت مجہ سے مصافحہ کرے گا، وہ اس امت کا فاروق ہے یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا ہے، وہ مومن کا بزرگ ہے اور مال ظالموں کا بزرگ ہے، یہ صدیق اکبر ہے اور یہ وہ دروازہ ہے جہاں سے عطا ہوتی ہے اور یہ میرے بعد خلیفہ ہوگا

## پانچویں روایت:

عن حذبعة بن اسید قال قال رسول الله ﷺ : ایها الناس ان الله

(۱) مختصر تاریخ مشقی، جلد اسٹے۔

مولائی و انا مولی المومنین و انا اولی بھم من انفسهم فمن کنت  
مولاه فهذا علی مولاه اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ (۱)

حدبغا سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اے لوگوں یہ شک  
الله میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولی ہوں اور میں ان سے  
زیادہ ان کی جانب کا اختیار رکھتا ہوں پھر میں جس کا مولا  
ہوں یہ علی اس کا مولا ہے اے خدا جو اس سے محبت کرے تو  
بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی  
اس سے دشمنی رکھے

## مناقب اہل بیت (علیہم السلام)

پہلی روایت:

(عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله: انا مدینۃ العلم و علی<sup>ب</sup>  
بابها من اراد العلم فليات باب المدینۃ) (۲)

حضرت جابر بن عبد الله سے روایت ہے کہ رسول خدا نے  
فرمایا میں علم کا شیر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے لہذا جو  
کوئی علم چاہتا ہے وہ دروازے سے آئے

(۱) اسد الغافرین، ج ۲، ص ۱۰۸، مختصر تاریخ دمشق، ج ۱، ص ۳۵۳۔

(۲) اسد الغافرین، ج ۲، ص ۱۰۰، مختصر تاریخ دمشق، ج ۱، ص ۱۸۷۔

## دوسری روایت:

﴿عَنْ أَبِي الْمَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ فِي عِلْمِهِ وَإِلَى نُوحَ فِي فَهْمِهِ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي حَلْمِهِ وَإِلَى يَحْيَى بْنِ زَكْرِيَا فِي زَهْدِهِ وَإِلَى مُوسَى بْنِ عُمَرَانَ فِي بَطْشِهِ فَلَيَنْظُرْ إِلَى عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ﴾ (۱)

ابی مراء سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: کوئی چاہتا ہے آدم کے علم کو دیکھے، نوح کی فہم کو دیکھے، ابراہیم کے حلم کو دیکھے، یحیی بن زکریا کی پریزگاری کو دیکھے اور موسی بن عمران کی قدرت کو دیکھے تو علی بن ابی طالب کو دیکھے

لے

## تیسرا روایت:

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے اپنے والد حضرت ابو بکر کو دیکھا مسلسل حضرت علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھے جا رہے ہیں، میں نے پوچھا اتنا زیادہ علیؓ کی طرف کیوں دیکھ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خداؐ سے سنائے کہ :

(۱) مختصر تاریخ دمشق، ج ۷، ص ۸۷۳۔

## النظر الى وجه على عبادة(۱)

علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے

### چوتھی روایت:

عن ابی لیلی قال قال رسول الله : الصدیقوں ثلاثة حبیب  
النجار مومن آل یاسین جز قیل مومن آل فرعون و علی بن ابی  
طالب و هو افضلهم (۲)

ابی لیلی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا " صدیق تین  
ہیں حبیب آل یاسین کا مومن جز قیل آل فرعون کا مومن اور  
علی بن ابی طالب اور یہ علی سب سے افضل ہیں

### پانچویں روایت:

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول الله ثلاثة ما كفروا بالله فقط  
مومن آل یاسین و علی بن ابی طالب و آسیة امراء فرعون (۳).

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے  
فرمایا: تین لوگوں نے کبھی خدا سے کفر نہیں کیا ہے آل یاسین  
کا مومن، علی بن ابی طالب اور فرعون کی بیوی آسید۔

(۱) مختصر تاریخ دمشق، ۱۸ ص ۷۔

(۲) مختصر تاریخ دمشق، ۱۸ ص ۸۷۔

(۳) مختصر تاریخ دمشق، ۱۸ ص ۸۷۔

## چھٹی روایت:

﴿عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَوْلُ مَنْ آمَنَ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى وَمِنَ النِّسَاءِ  
خَدِيجَةَ﴾ (۱).

حضرت عبدالله بن عباس سے روایت ہے کہ سب سے پہلے  
حضرت رسول پر علی ایمان لائے اور عورتوں میں حضرت  
خدیجہ

## ساتویں روایت:

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى الْمَلَائِكَةُ عَلَى وَعَلَى عَلَى بْنِ اِبْيَطَالِ  
سَبْعَ سَنِينَ قَالُوا وَلَمْ يَذَكُرْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ لَمْ يَكُنْ مَعِي مِنَ  
الرِّجَالِ غَيْرِهِ﴾ (۲).

رسول خدا نے فرمایا: ”ملائکہ مجھ پر اور علی پر سات سال  
تک درود بھیجتے رہے“ لوگوں نے پوچھا ”کب رسول خدا آپ  
بے فرمایا“ جب میرے ساتھ مردوں میں علی کے علاوہ کوئی نہ  
ہوتا تھا

(۱) اسد الغافر، ج ۲، ص ۹۳، مختصر تاریخ دمشق، ج ۷، اص ۳۰۵۔

(۲) اسد الغافر، ج ۲، ص ۹۳، مختصر تاریخ دمشق، ج ۷، اص ۳۰۵۔

## آئھویں روایت:

﴿عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ‐ أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ﴾

خدیجہ بنت خویلد و فاطمہ بنت محمد و مریم و آسیہ﴾ (۱)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا : اہل جنت کی خواتین میں سب سے افضل حضرت خدیجہؓ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد اور حضرت مریمؓ اور حضرت آسیہؓ ہیں

## نویں روایت:

﴿عَنْ عَلَىؑ قَالَ : كَانَ الْحَسْنُ أَشْبَهُ النَّاسَ بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْ وِجْهِهِ﴾

الی سرتہ و ﴿كَانَ الْحَسِينُ أَشْبَهُ النَّاسَ بِرَسُولِ اللَّهِ مَا اسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ﴾ (۲).

حضرت علیؑ نے فرمایا حسن لوگوں میں سب سے زیادہ رسول خدا سے شبہت رکھتے تھے چھپے سے لیکر کمر تک اور حسینؑ اسکے نیچے سے رسول خدا کی شبیہ تھے

(۱)

ارشاد الساری ج/ص ۸۹، ۲۷، سیر اعلام النبلاء ج/ص ۲۰، ۱۲۶۔

(۲)

سیر اعلام النبلاء ج/ص ۳۰، ۲۵۰، ۲۸۰، اسد الغابات ج/ص ۲۰، مختصر تاریخ دمشق ج/ص ۹۔

### دسویں روایت:

﴿عَنْ عَلَىٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِِ الْحَسَنُ وَالْحَسِينُ سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا خَيْرُ مِنْهُمَا﴾ (۱).

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا حسنؑ اور حسینؑ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والد ان دونوں سے بہتر ہیں

### گیارہویں روایت:

﴿عَنْ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ يَمْصُ لَعَابَ الْحَسَنِ وَالْحَسِينِ كَمَا يَمْصُ الرَّجُلُ التَّمَرَةَ﴾ (۲)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول خداؐ لعاب حسنؑ اور حسینؑ کو ایسے چوس رہے تھے جیسے کوئی شخص کھجور کو چوستا ہو

### بارہویں روایت:

﴿عَنْ أَبْنَىٰ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِِ الْحَسَنُ وَالْحَسِينُ هُمَا رِيحَانَتَىٰ مِنَ الدُّنْيَا﴾ (۳)

۱) سیر اعلام النبلاء ج، ۳ ص ۲۵۱ و ۲۵۲، ۲۸۲، ۲۸۳، ااصابہ ج، ۲ ص ۱۲، مختصر تاریخ دمشق ج، ۷ ص ۱۲۔

۲) مختصر تاریخ دمشق ج، ۷ ص ۱۲۳۔

۳) اسد الغابہ ج، ۲۰ ص ۲۸۱، ارشاد الساری ج، ۸ ص ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، سیر اعلام النبلاء ج، ۳ ص ۲۰۔

ابن ابی ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا حسن "اور حسین " یہ دونوں دنیا کے دو خوشبودار پہولوں میں سے ہیں۔

### قیروہویں روایت:

سعید بن میتب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن اخونگتے تھے اس وقت سے کہ جب مشکل پیش آجائے اور وہاں ابو الحسن علی بن ابی طالب نہ ہوں (۱)۔

### چودھویں روایت:

حضرت ام سلمیؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے کئی مرتبہ رسول خدا کو سوتے اور اٹھتے ہوئے دیکھا، پھر میں نے دیکھا کہ رسول خدا اٹھے اور ان کے ہاتھ میں ایک لال رنگ کی مٹی ہے، میں نے پوچھا یہ کونسی مٹی ہے تو آپؐ نے فرمایا "مجھے جبریلؐ نے خبر دی ہے کہ یہ عراق کی سر زمین کی مٹی ہے جہاں حسینؑ قتل کر دیجے جائیں گے" حاکم نیشاپوری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح السند ہیں (۲)۔

### پندرہویں روایت:

شب ہجرت پیامبرؐ جبکہ قریش کے لوگوں نے حضرتؐ کو شہید کرنا چاہا تو جبریلؐ نے آگر رسول خدا کو بتایا کہ فوراً ہجرت کر جائیں۔

(۱) اسد الغائب ج ۲ ص ۱۰۰۔

(۲) متدرک علی الحجین ج ۲ ص ۳۹۸۔

پھر رسول خدا نے حضرت علیؑ کو جو وصیتیں کرنی تھیں کیس، جو اہل مکہ کی امانتیں آپؐ کے پاس تھیں وہ حضرت علیؑ کو دیں اور جلد از جلد مدینہ آنے کو کہا اور فرمایا کہ آج کی رات تم میرے بستر پر سو جاؤ اور رسول خدا مدینہ کی جانب بھرت فرمائے۔

جب رسول خدا نے علی بن ابی طالبؓ کو اپنے بستر پر سلا دیا تو آسمان سے حضرت جبریلؐ اور حضرت میکائیلؐ آپؐ کی حفاظت کیلئے تشریف لائے حضرت جبریلؐ حضرت علیؓ کے سرہان کھڑے ہو گئے اور حضرت میکائیلؐ علیؓ کے پاسنے، پھر حضرت جبریلؐ نے آواز لگائی جس کے لئے علی بن ابی طالبؓ، کون تمہاری طرح کا ہو سکتا ہے پھر خدا نے حضرت پیامبرؐ پر علیؓ کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(۱) وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوشیودی حاصل کرنے کیلئے اپنی جان بھی بیچ ڈالتے ہیں (۲)

### سولہویں روایت:

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب خیبر کی جنگ کا موقع آیا تو رسول خدا نے حضرت ابو بحر کو علم دے کر حملہ کرنے کیلئے بھیجا لیکن وہ ناکام ہو گئے پھر

(۱) سورہ بقرہ ۲۰۷۔

(۲) اسد الغاب ج ۲ ص ۹۵۶ و ۹۵۷۔

حضرت عمر کو علم دیکر حملہ کرنے کیلئے بھجا وہ بھی ناکام رہے پھر رسول خدا نے فرمایا ”میں کل ایک ایسے آدمی کو علم دوں گا کہ جو خیر کو فتح کئے بغیر پلٹ کر نہیں آئے گا اور جو اللہ کا دوست ہے اور اللہ بھی اسے دوست رکھتا ہے“ پھر رسول خدا نے صبح کی نماز پڑھ کر پہلے علم منگوایا اور پھر حضرت علیؑ کو بلوا بھجا جبکہ حضرت علیؑ کی آنکھوں میں سوزش تھی پھر رسول خدا نے اپنے دست مبارک حضرت علیؑ کی آنکھوں پر پھیرا جس سے حضرت علیؑ کو فوراً شفا ہو گئی پھر علم تھما کر جنگ کیلئے روانہ کیا اور فتح ہو گئی (۱)۔

فِي الْحَالِ هُمْ أَنْهَاقُوا مِنَ الْمَاقِبِ أَهْلَ بَيْتِ<sup>عَلَيْهِمُ السَّلَامُ</sup> كَوْبَيْدَانَ كَرْنَةَ فِي الْأَكْتِفَاءِ كَرْتَهُنَّ، هُمْ نَكَشَّشُ يَدَيْهِنَّ كَيْ ہے کہ ان فضائل کو بیان کیا جائے کہ جو متفق علیہ ہیں اگرچہ متفق علیہ مناقب اور بھی بہت ہیں لیکن ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں للعاقل یکھنی الا شارہ (عقل کیلئے اشارہ ہی کافی ہے)۔

(۱) اسد الغائب ج ۲ ص ۹۸، اصحاب ج ۳ ص ۲۰-۲، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۳، ارشاد الاساری ن، ۸ ص ۷۲۷، ۲۲ ج ۲۰۱-۳

# شجرہ ملعونہ

﴿اَرْشَادٌ رَبِّ الْعَزْتِ هُرَىٰ : وَ مَا جَعَلْنَا الرِّءْءَ يَا التِّيْ اُرِينَاكَ اَلَا فِتْنَةً  
لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةِ الْمَلْعُونَهِ فِي الْقُرْآنِ وَ نَحْوَفَهُمْ فَمَا يَذِيدُهُمْ اَلَا  
طَغْيَانًاٰ كَبِيرًا﴾ (۱)

اور ہم نے خواب تم کو دکھلادیا تھا تو بس اسے لوگوں کی  
آزمائش کا ذریعہ ٹھرایا تھا اور وہ درخت جس پر قرآن میں  
لعنت کی گئی ہے اور ہم باوجودیکہ ان لوگوں کو طرح طرح  
سے ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا انکی سرکشی کو بڑھاتا ہی گیا۔  
اس سے پہلے کہ باقاعدہ شجرہ ملعونہ کے بارے میں گفتگو کا آغاز کریں، مذکورہ  
روایات کا حوالہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

## روايات شان نزول

الف:

﴿عَنْ عَلَىٰ بْنِ مَرْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِِ : أُرِيتُ بْنَىٰ امِيهِ عَلَىٰ مِنَابِرِ  
الْأَرْضِ فَانْزَلَ اللَّهُ (مَا جَعَلْنَا الرِّءْءَ يَا التِّيْ اُرِينَاكَ اَلَا فِتْنَةً لِلنَّاسِ  
وَالشَّجَرَةِ الْمَلْعُونَهِ فِي الْقُرْآنِ ..... )﴾ (آیہ)

علی بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا مجھے  
دکھایا گیا کہ بنی امیہ منبروں پر ہیں پھر خدا نے یہ آیت نازل  
فرمائی ..... الآیہ

(۱) سورہ اسراء، ۶۰۔

ب:

﴿عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلَىٰ : أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ وَهُوَ مَهْمُومٌ فَقِيلَ  
مَالِكٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَرَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ بْنَ اُمِّيَّةَ  
يَتَغَارُونَ مِنْ بَرِّيَّ هَذَا فَانْزَلَ اللَّهُ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا .....﴾ (آلیہ)

حضرت حسین بن علیؑ سے روایت ہے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول خدا اٹھے تو کچھ پریشان دکھائی دے رہے تھے پوچھا گیا اے رسول خدا آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ جس پر رسول خدا نے جواب دیا "مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے کہ بنی امیہ میرے اس منبر کو غارت کر رہے ہیں پھر خداوند متعال نے یہ آیت نازل فرمائی و ما جعلنا ..... (آلیہ)"

ج:

﴿عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُسَيْبٍ قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللَّهِ بْنِ اُمِّيَّةَ عَلَى الْمَنَابِرِ  
فَانْزَلَ اللَّهُ وَمَا جَعَلْنَا .....﴾ (آلیہ)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول خدا نے بنی امیہ کو اپنے منبروں پر دیکھا تو خداوند نے اس آیت کو نازل فرمایا و ما جعلنا ..... (آلیہ)

یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ شجرہ ملعونہ سے مراد بنی امیہ ہیں کہ جو رسول خدا کے بعد

آپ کے منبروں پر بندروں کی طرح کو دیں گے (البته بندروں والی تعبیر خود روایات میں وارد ہوئی ہے کہ جوانشاء اللہ بنی حکم کے حالات میں ذکر ہو گی) اگرچہ کہ یہ روایات اس آیت کے ذیل میں بھی کئی مفسرین نے نقل کی ہے مگر ہم فقط انھیں تین روایات کو ذکر کر رہے ہیں کیونکہ بنی امیہ میں نبی حکم خود خود شامل ہیں لہذا الگ سے ذکر کرنے کو ضروری نہیں سمجھا۔

اگرچہ کہ بعض مفسرین نے اس آیت کو شجرہ ز قوم پر حمل کرنے کی کوشش کی ہے، یہ بات قطعاً عقل میں نہیں آتی کہ خواب میں ایک چیز دکھائی گئی ہے اور اس کو شجرہ ملعونہ سے تعبیر کرنا اور پھر مورد لعن قرار دینا ہے، صرف خالی درخت پر لعن کیا معنی رکھتا ہے: بعض مفسرین نے یہ کہا ہے کیونکہ یہ آیات مکیہ ہیں، لہذا رسول خدا کے پاس اس وقت منبر ہی نہیں تھا، یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے یہ خدا اور قرآن کے علم کو اپنے علم سے مقایہ کرتے ہیں جس رسول کو خدا نے قیامت اور آخرت تک کا علم عطا کیا ہے اس رسول کو اپنے چند سال بعد کا علم نہیں عطا کر سکتا، اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کہیں گے، بس یہی کافی ہے کہ قرآن میں بنی امیہ پر لعن وارد ہوتی ہے، تفصیل کے لئے مراجع کریں (۱)۔

(۱) در النور ج ۵ ص ۳۰۹، ۳۱۰، روح المعانی ج ۱۵ ص ۷، ۱۰، تفسیر ابن الہی حاتم ج ۷ ص ۲۳۳۶ رقم ۱۳۲۲۲، تاریخ طبری ج ۸ ص ۱۸۵ تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص ۲۸۶، تفسیر طبری ج ۱۵ ص ۷، تفسیر شوکانی ج ۳ ص ۲۹۸، تفسیر اللباب ج ۱۲ ص ۳۲۲، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۲، تفسیر بیضاوی ج ۲ ص ۱۳۵۳ اضواء البيان ج ۳ ص ۲۰۳، تفسیر ماوردی ج ۳ ص ۲۵۳، تفسیر ذاد المیر ج ۵ ص ۳۹۔

## ابو سفیان صخر بن حرب القرشی :

اس کا نام و نسب ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس من عبد مناف ہے، یہ ان لوگوں میں سے تھا کہ جو آخری وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، یہ فتح مکہ کے دن اسلام لایا تھا، لیکن کتب تاریخ میں اس کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مجبور ہو کر فتح مکہ کے دن اسلام لایا کہ جس کی جانب اصحاب پیامبر ﷺ کے تاریخی کلمات موجود ہیں کہ جن میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، قرطبی نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ابو سفیان حضرت عثمان کی خلافت کے زمانے میں ان کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ جنت کیا ہے اور یہ دوزخ کیا ہے مجھے نہیں معلوم یہ سب کیا باتیں ہیں، جس پر حضرت عثمان نے اس سے کہا، میرے پاس سے چلے جاؤ، قرطبی کہتے ہیں کہ اسی طرح سے اور بھی بہت سی روایات ہیں کہ ہم جن کا ذکر نہیں کر رہے ہیں، جبکہ کتب روایتی میں ذکر ہوئی ہیں (۱)۔

اس کی موت حضرت عثمان کے زمانہ میں ہوئی بعض ۳۲، ۳۳، ۳۴، ہجری بیان کرتے ہیں البتہ اختلاف ہے۔ یہ شجرہ خبیثہ کا پہلا رکن ہے کہ اسلام کے زمانہ میں ظاہر ہوا اگرچہ اس خاندان کی دشمنی خاندان رسالت ہاشمی سے پرانی چلی آرہی تھی لیکن کیونکہ ہماری توجہ

(۱) الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج ۲ ص ۲۲۱۔

مخصوص ان افراد کی جانب ہے کہ جنہوں نے اسلام کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے اور آج صدر اسلام کے بزرگوں میں شمار کیا جاتا ہے، جناب رسول خدا سے اس کے بارے میں روایات نقل ہوئی ہیں۔

عبداللہ بن عمر، علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا کی نظر ابوسفیان پر پڑی وہ سواری پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ معاویہ اس کو چلا رہا تھا اور اس کا بھائی یزید بن ابوسفیان ساتھ چل رہا تھا تو رسول خدا نے ان کی جانب دیکھ کر فرمایا:

﴿اللهم لعن القائد والساائق والراكب﴾ (۱)

خدا کی لعنت ہو چلانے والے پر ساتھ چلنے والے پر اور بیٹھے

ہوئے پر

ایک دوسری جگہ نقل ہوتا ہے کہ ایک روز رسول خدا نے معاویہ بن ابوسفیان، یزید بن انبی سفیان اور ابوسفیان کو گدھے کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا جبکہ ایک گدھے پر بیٹھا ہوا تھا ایک اس کو چلا رہا تھا اور تیرا اس کے ساتھ چل رہا تھا، جن کو دیکھ رسول خدا نے فرمایا:

﴿لعن الله القائد والراكب والساائق﴾ (۲)

خدا کی لعنة ہو چلانے والے پر بیٹھے ہوئے پر اور ساتھ چلنے

والے پر

(۱) وقعة صفين ص ۲۲۰۔

(۲) تاریخ طبری ج ۸ ص ۱۸۵۔

اسی بات کی جانب امام حسنؑ نے معاویہ سے خطاب کرتے ہوئے اشارہ کیا ہے کہ تو وہ ہے کہ جس پر رسول خداؐ نے لعنت فرمائی تھی (۱)۔

البته معاویہ کے بارے میں روایات نقل کرتے ہوئے بھی ان احادیث کا ذکر آئیگا۔ ایک اور جگہ پر البراء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ابوسفیان معاویہ کے ساتھ رسول خداؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا:

اللهم العن التابع والمتبوع، اللهم عليك بالاقیعس ﴿۲﴾

خداؐ کی لعنت ہو تابع اور متبوع پر (آگے اور پیچھے چلنے والے) البراء کے بیٹے نے پوچھا قیعس کون ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ”معاویہ“! البته میرے خیال میں اتنا ہی بیان کر دینا قارئین کیلئے کافی ہے اگرچہ کتب تاریخ میں ابوسفیان کے بارے میں بہت زیادہ تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا ہے، جبکہ بعض اور باتیں بھی ہیں کہ جن کو ہم معاویہ بن ابوسفیان کے حالات زندگی میں بیان کریں گے۔

## معاویہ بن ابوسفیان

نسب تو ابوسفیان کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے اگرچہ نسب بھی تاریخ کی کتابوں میں

(۱) جمھرۃ الخطبات العرب ج ۲ ص ۲۲ رقم ۱۸، تذكرة الخواص ص ۱۱۵۔

(۲) وقعہ صفین ص ۲۱۸۔

ایک اختلافی مسئلہ ہے کیونکہ کئی جگہ پر معاویہ کو ابن ہند سے تعبیر کیا گیا ہے جبکہ کمیں معاویہ بن جماعتہ (کئی لوگوں کا پیٹا معاویہ) کہ کر بھی پکارا گیا ہے، جب معاویہ نے زیاد بن امیہ کو زیاد بن سمیہ کہہ کر خطاب کیا تو زیاد نے پلٹ کر کہا کہ اگر میں زیاد بن سمیہ ہو تو تم ابن جماعتہ ہو۔

البته قارئین کے لئے یہ بیان کرتے چلیں کہ عربوں کے درمیان اگر کسی کی ماں کو کوئی بری نسبت دینی ہوتی تھی یا کسی کو کنایت سے حرامزادہ کہنا ہو تا تھاتواں کو اس کی ماں کے نام کے ساتھ خطاب کیا جاتا تھا تاکہ یہ ظاہر کیا جائے کہ اس کے باپ کا نام مجھول ہے۔

معاویہ کو تو اکثر لوگوں نے معاویہ ابن ہند کہہ کر پکارا ہے جس کی وجہ وہ تاریخی کردار ہے کہ جو اس ماں کا تھا۔

اصمعی اور کلبی معاویہ کے بارے میں امام حسنؑ کے اس جملہ کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امامؑ نے کہا میں جانتا ہوں کہ تو کس کا پیٹا ہے کیونکہ معاویہ کے بارے میں معروف ہے کہ وہ قریش کے چار آدمیوں میں سے کسی ایک کا پیٹا ہو سکتا ہے۔

۲) مسافر بن ابی عمر و

۳) ابوسفیان

۱) عمارة بن ولید بن مغیرة مخزومی

۲) عباس ابن عبد المطلب

عمارۃ بن ولید تو معلوم ہے کہ قریش کے خوبصورت جوانوں میں شمار کیا جاتا تھا، مسافرن اپنی عمر و کے بارے میں کلبی کا کہنا ہے کہ عام لوگوں کا کہنا ہے کہ معاویہ مسافرن اپنی عمر و کا پیٹا ہے کیونکہ وہ معاویہ کی ماں ہند سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا جب ہند حاملہ ہوئی اور معاویہ اس کے پیٹ میں تھا تو مسافر اپنے کارنامہ کے ظاہر ہونے کے ڈر سے بھاگ کر الحیرۃ کے والی کے پاس چلا آیا اور اس کے پاس رہنے گا، پھر ابوسفیان حیرۃ آیا اور مسافر سے ملاقات کی جبکہ اس وقت مسافر ہند کے عشق کی شدت کی وجہ سے یہاں ہو چکا تھا مسافر نے ابوسفیان سے پوچھا کہ آیا میرے مکہ سے آنے کے بعد تم نے ہند سے شادی کر لی ہے، جب ابوسفیان نے اسی خبر کی تائید کی تو مسافر ہند کے عشق کو لیکر اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

کلبی کا کہنا ہے کہ ”ہند ایک فاحشہ عورت تھی، اس کا رنگ سوداں کے رہنے والوں کی طرح پکا ہوا کرتا تھا، اگر اس کے یہاں پیدا ہونے والی اولاد کا لی ہوا کرتی تھی تو اس کو مار دیا جاتا تھا۔“

کلبی بیان کرتے ہیں کہ ”ایک دن معاویہ کی خلافت کے زمانے میں اس کے سامنے اسحاق بن طابہ اور یزید بن معاویہ کے درمیان بحث چل رہی تھی، یزید بن معاویہ نے اسحاق سے کہا کہ ”بے شک تمہارے لیئے بہتر ہے کہ تم بنی کلب میں شامل ہو جاؤ کیونکہ وہ سارے جنتی ہیں (یزید کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ اسحاق کی ماں کے بارے میں لوگ کہتے تھے کہ بنی کلب کے بعض لوگوں سے حاملہ ہوئی ہے) پھر اسحاق

نے یزید سے پلٹ کر کھا" بے شک تمہارے لیئے بھی بہتر ہے کہ تم بنی عباس میں شامل ہو جاؤ کہ جو سارے جنتی ہیں، یزید کو اسحاق کی بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن معاویہ سمجھ گیا جب اسحاق چلا گیا تو معاویہ نے یزید سے کہا "تم نتیجہ کو جانے بغیر کس طرح لوگوں کو گالیاں دیتے ہو" یزید نے کہا "میں اسحاق کو ذلیل کرنا چاہتا تھا" معاویہ نے کہا "وہ بھی یہی چاہتا تھا" یزید نے پوچھا "وہ کیسے" معاویہ نے بتایا کہ "تم نہیں جانتے کہ قریش کے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ میں عباس بن عبد المطلب کا پیٹا ہوں"۔

شعیبی کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فتح مکہ کے دن بھی ہند کے کردار کی طرف اشارہ فرمایا ہے، جب ہند رسول خدا کے پاس بیعت لینے آئی تو آپ نے فرمایا: "اس شرط کے ساتھ بیعت لوں گا کہ پھر زنا نہیں کرو گی" جس پر ہند نے جواب دیا کہ "آیا آزاد عورت بھی زنا کر سکتی ہے" رسول خدا تو جانتے تھے پھر آپ نے حضرت عمر کی جانب دیکھا تو وہ ہند کی اس بات پر مسکرا رہے تھے (۱)۔

زمشری اپنی کتاب میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ "معاویہ کے باپ ہونے کے بارے میں چار آدمیوں کے نام لیئے جاتے ہیں مسافر بن ابی عمرو، عمارۃ بن ولید، عباس بن عبد المطلب اور صباح (۲)"۔

(۱) تذکرۃ الخواص ص ۱۸۳۔

(۲) ریج الابرار ج ۳ ص ۵۵۱۔

قارئین محترم اب آپ خود ہی سمجھ لیں کہ جس کی ابتداء ہی ایسی ہو تو دیکھتے ہیں کہ انتا کیا ہو سکتی ہے؟ اگرچہ بل ہم اصل کی انتانیں ہے۔

## || حضرت پیغمبرؐ کی زبان پر معاویہ کا ذکر :

۱۔ احمد بن حنبل، مسلم اور حاکم وغیرہ انہ عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں کسی کام میں مصروف تھا کہ تو رسول خداؐ نے مجھے بلا یا اور فرمایا کہ جاؤ اور معاویہ کو بلا کر لاؤ۔“ میں گیا تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے، میں رسول خداؐ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے، رسول خداؐ نے دوبارہ فرمایا ”جاو اور اسے بلا کر لاؤ، پھر دوسری مرتبہ یہی کھا گیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے پھر رسول خداؐ نے مجھے تیری بار بھیجا اور جب وہی جواب لیکر آیا تو آپؐ نے فرمایا ”لا اشبع الله بطنه“ (۱) ”خدا کبھی اس کے پیٹ کونہ بھرے۔ اور پھر کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرا۔

۲۔ جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا ”اعاذك من امارة السفهاء“ (پناہ مانگو خدا سے سفهاء کی حکومتوں سے)۔ میں نے سوال کیا ”یہ سفهاء کی حکومت کونی ہے؟“

(۱) صحیح مسلم ج ۵ ص ۱۷۲ ح ۲۶۰۳، تاریخ طبری ج ۸ ص ۱۸۶، انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۳۵۔

رسول خدا نے فرمایا ”وہ امراء جو میرے بعد آئیں گے، میری اقتداء نہیں کریں گے میری سنت پر عمل نہیں کریں گے، جوان لوگوں کے جھوٹے عمل کو سچ کھے گا اور ان کے ظلم میں مدد کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں ان میں سے ہوں اور میرے پاس حوض پر بھی نہیں آسکے گا، اور جو کوئی ان کے جھوٹ کو سچ نہیں کہے گا اور ان کے ظلم کرنے میں مدد نہیں کرے گا۔ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور حوض پر میرے پاس آسے گا (۱)۔

۳۔ عبد اللہ بن عمر، علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا کی نظر ابوسفیان پر پڑی وہ سواری پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ معاویہ اس کو چلا رہا تھا اور اس کا بھائی یزید بن ابوسفیان ساتھ چل رہا تھا تو رسول خدا نے ان کی جانب دیکھ کر فرمایا:

﴿اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَنَّ الْقَادِيَ وَالسَّائِقَ وَالرَاكِبَ﴾ (۲)

خدا کی لعنت ہو چلانے والے پر، ساتھ چلنے والے پر اور بیٹھے ہوئے پر

اسی کی ہم مضمون روایت طبری (۳) میں نقل ہوئی ہے۔

(۱) منداد محدث، ج ۱ ص ۳۲۱۔

(۲) وقعة صفين ص ۲۲۰۔

(۳) تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۸۵۔

۳۔ ایک اور جگہ پر البراء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ابوسفیان معاویہ کے ساتھ رسول خدا کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا:

﴿اللَّهُمَّ أَعْنِ التَّابِعَ وَالْمَتْبُوعَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِالْأَقِيعَسِ﴾ (۱).

خدا کی لعنت ہو تابع اور متبع پر (آگے اور پچھے چلنے والے) البراء کے بیٹے نے پوچھا (اقیعس کون ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ”معاویہ“)۔

۴۔ رسول خدا نے فرمایا:

﴿يَطْلُعُ مِنْ هَذَا الْفَجَرِ رَجُلٌ مِّنْ أُمَّتِي يُحْشَرُ عَلَى غَيْرِ أُمَّتِي﴾ (۲)

”اس دروازہ سے میری امت کا ایک آدمی ابھی آئے گا کہ جو قیامت کے دن کسی اور امت میں حساب کیا جائے گا“، پھر دیکھا تو وہاں سے معاویہ چلا آرہا تھا

۵۔ رسول خدا نے فرمایا:

﴿إِنَّ مَعَاوِيَةَ فِي تَابُوتٍ مِّنْ نَارٍ فِي أَسْفَلِ دَرَكٍ مِّنْهَا يَنْادِي يَا حَنَانَ

يَا مَنَانَ الْأَنَّ وَقَدْ عَصَيَتِ قَبْلَ وَ كَنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ﴾ (۳).

(۱) وقعة صفين ص ۲۱۸۔

(۲) تاریخ طبری ج ۸ ص ۱۸۶، انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۳۲، کتاب صفين میں ”علی غیر سنت“، نقل ہوا ہے ”کسی اور سنت پر عمل کرنے والا“۔

(۳) تاریخ طبری ج ۸ ص ۱۸۶، سان المیر ان ج ۱ ص ۲۸۶ رقم ۶۰۸۔

یے شک معاویہ جہنم کے آخری درجہ میں آگ کے تابوت میں  
ہوگا اور روہاں سے آواز لگارہا ہوگا یا حنآن یا منان اور میں  
نے گناہ کیا ہے اور میں زمین پر فساد پھیلانے والوں میں سے  
تھا

۷۔ رسول خدا نے فرمایا :

﴿اذا بلغت بنو امیه اربعین اتخذوا عباد الله خولاً مال الله نحلاً وَ﴾

كتاب الله دغل﴾ (۱).

جب بنو امیہ کو چالیس سال ہو جائیں (چالیس ہجری لگ  
جائے) خدا کے بندوں پر وہم و گمان طاری ہو جائے گا، خدا کے  
مال کا صفائیا ہوگا اور خدا کی کتاب میں شک و شبہ پیدا  
ہو جائے گا۔

۸۔ رسول خدا نے فرمایا :

﴿وَيُلْهِي لِبْنَى أُمَّةٍ ثَلَاثَ مَرَاتٍ﴾ (۲).

”لعنت ہو بنی امیہ پر“ تین مرتبہ فرمایا

(۱) متدرک الحاکم ج، ص ۳۷۹، کنز العمال ج، ص ۱۶۵ ح ۳۰۵۸.

(۲) کنز العمال ج، ص ۱۱، ح ۳۶۳ ص ۵۰۷.

۹۔ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا:

﴿يَمُوتُ مَعَاوِيَةُ عَلَىٰ غَيْرِ الْإِسْلَامِ﴾ (۱)

معاویہ کی موت اسلام پر نہیں ہوگی (بلکہ کافر ہو کر مرے گا)

۱۰۔ جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا:

﴿يَمُوتُ مَعَاوِيَةُ عَلَىٰ غَيْرِ مُلْتَىٰ﴾ (۲)

معاویہ مرتے وقت میری امت کے مسلمانوں میں نہیں شمار کیا

جائے گا.

۱۱۔ ایک مرتبہ النصار میں سے ایک شخص معاویہ کو قتل کرنا چاہتا تھا لوگوں نے اس سے کہ حضرت عمر کے زمانے میں تلوار نہیں چل سکتی ہے۔

تم پہلے ان کو کو لکھ کر پوچھ لو، اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول خدا فرماتے تھے۔

﴿إِذَا رَأَيْتُمْ مَعَاوِيَةً يَخْطُبُ عَلَىٰ الْأَعْوَادِ فَاقْتُلُوهُ﴾ (۳)

جب تم لوگ معاویہ کو لکڑیوں (منبر) پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھو تو اسے قتل کر دو

(۱) وفعة صفين ص ۲۱۷، طبری ج ۸ ص ۱۸۶۔

(۲) وفعة صفين ص ۲۱۷، طبری ج ۸ ص ۱۸۶۔

(۳) انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۳۶۔

لوگوں نے کہا کہ ہم نے بھی سنائے لیکن ہم نے بھی ایسا نہیں کیا مگر یہ کہ پہلے حضرت عمر سے پوچھ لیں، پھر ہم نے حضرت عمر کو لکھ بھیجا، پھر ہمیں کوئی جواب موصول نہ ہوا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۲۔ بہت معروف روایت ہے کہ جو چار مختلف واسطوں سے نقل ہوئی ہے۔  
رسول خدا نے فرمایا:

﴿اذا رأيتم معاویه علی منبری فاقتلوه﴾ (۱)

جب کبھی معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو اس کو قتل کردو  
جن مختلف واسطوں سے نقل ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱) الکامل فی ضعفاء الرجال ج/۲ ص ۳۶۳ رقم ۳۲۳۔

۲) انساب الاشراف ج/۵ ص ۱۳۶۔

۳) وقعة صفین ص ۲۱۶ اور ۲۲۱، تاریخ طبری ج/۸ ص ۱۸۶۔

۴) تحذیب التحذیف ج/۵ ص ۹۶۔

لہذا اس کی سند میں بحث کرنا بلا فائدہ ہے اگرچہ کہ مجین بنی امیہ نے اس کی سند کو ضعیف کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔

۱) الکامل فی ضعفاء الرجال ج/۲ ص ۳۶۳ رقم ۳۲۳۔

۱۳۔ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا:

﴿اذا رأيتم معاویه و عمرو بن عاص مجتمعین ففرقوا بينهما﴾

فانهما لن يجتمعوا على خير ﴿۱﴾

جب بھی معاویہ اور عمرو بن عاص کو ایک ساتھ دیکھو تو  
فوراً ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دو کیونکہ یہ لوگ کبھی  
کسی اچھی بات پر جمع نہیں ہوتے

۱۴۔ رسول خدا نے فرمایا:

﴿شَرُّ خَلْقِ اللَّهِ خَمْسَةُ: (۱) أَبْلِيسُ، (۲) ابْنُ آدَمَ الَّذِي قُتِلَ أَخَاهُ﴾

﴿۳) فَرْعَوْنُ ذُرَّ الْأَوْتَادَ، (۴) رَجُلٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رَدَّهُمْ عَنِ دِينِهِمْ﴾

﴿۵) رَجُلٌ مِّنْ هَذِهِ الْأَمَمَةِ يَبَايِعُ عَلَى كُفْرٍ هُنَّ عِنْدَ بَابِ الْمَدْنَ﴾

خلق خدا میں سے پانچ شر ہیں: ابلیس، حضرت آدمؑ کا وہ  
بیٹا کر جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، فرعون، اور وہ آدمی  
کہ جس نے بنی اسرائیل کو ان کے دین سے ہٹا دیا تھا اور میری  
امت کا وہ آدمی کہ جو اپنے کفر پر بابِ لد پر بیعت لے گا

(لد: بیت المقدس کے نواح میں ایک بستی کا نام ہے)

۱) وقعة صفين ص ۲۱۸۔

۲) وقعة صفين ص ۲۱۷۔

راوی نے جب معاویہ کو باب لد پر بیعت لیتے دیکھا تو رسول خدا کا قول یاد آیا اور وہ علی بن انی طالبؑ کے ساتھ جا کر شامل ہو گیا۔

۱۵۔ سالم بن انی جعد سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

﴿مَعَاوِيَهُ فِي تَابُوتٍ مَقْفُلٍ عَلَيْهِ فِي جَهَنَّمَ﴾ (۱)

معاویہ جہنم میں ایک ایسے تابوت میں ہو گا کہ جس پر تالا لگا ہوا ہو گا

حضرت علی علیہ السلام کی زبان پر معاویہ کا ذکر:

۱۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿كُلُّ أُمَّةٍ أَفْتَ وَ أَفْتَ هَذِهِ الْأُمَّةُ بَنُو إِمِيَّةٍ﴾ (۲)

ہر امت کیلئے کوئی نہ کوئی آفت ہوتی ہے اور اس امت (امت مسلمہ) کیلئے آفت بنو امیہ ہے۔

۲۔ حضرت علی علیہ السلام کا صفين میں خطاب:

”میں نے رسول خداؐ سے کچھ عمد کیا ہے اور میں اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا، اور یہاں تمہارا دشمن آچکا ہے، تم لوگ جانتے ہو کہ ان کا سردار منافق بن منافق ہے، اپنے

۱) انساب الاشراف ج، ۱۳۶ ص ۵۵

۲) کنز العمال ج، ۱۱ ص ۳۶۳ ح ۳۶۳

ساتھیوں کو جہنم کی طرف دعوت دے رہا ہے اور یہاں تمہارے نبی کا چیخازاد بھائی  
تمہارے ساتھ ہے اور تم اس کو اچھی طرح جانتے ہو مجھ سے پہلے رسول خدا کے پیچھے  
کسی نے نماز نہیں پڑھی میں اہل بدر میں سے ہوں معاویہ ہمارا آزاد کیا ہوا ان آزاد کیا  
ہوا ہے خدا کی قسم ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر..... (۱)۔

۳۔ حضرت علیؓ کا محمد بن ابی بکرؓ اور اہل مصر کے نام خط۔

(ایاکم و دعوة الكذاب ابن هند، تاملوا و اعلموا انه لا سواء

امام الهدى و امام الردى و وصى النبى و عدو النبى ﷺ) (۲)

بچو ہند کے جہوٹے بیٹے کی دعوت سے سوچو اور سمجھو کہ  
کبھی امام ہدایت اور امام ضلالت اور نبیؓ کا وصی اور نبیؓ  
کا دشمن ہرگز برابر نہیں ہو سکتے

۴۔ حضرت علیؓ السلام نے ایک اور مقام پر محمد بن ابی بکرؓ کے نام خط میں لکھا:

(الفاجر بن الفاجر معاویة والفاجر بن کافر عمرو عاص) (۳)

فاجر کا بینا فاجر معاویہ ہے اور کافر کا بینا فاجر عمرو  
عاص ہے

(۱) وقعة صفين ص ۳۱۲، جمہرة خطب العرب ج راص ۳۵۳، شرح نجح البلاغة للابن حمیدین ج ۵ ص ۲۲۸۔

(۲) شرح نجح البلاغة للابن حمیدین ج ۶ ص ۱۷۔

(۳) تاریخ طبری ج ۲ ص ۷۷۔

۵۔ حضرت علیہ السلام نے زیاد کے نام خط میں فرمایا:

﴿ان معاویہ کا لشیطان الرجیم یاتی المرء من بین يدیه و من خلفه﴾

وعن یمنیه وعن شمالہ فاحذرہ ثم احذره

والسلام﴾ (۱)

یہ شک معاویہ شیطان رجیم کی طرح ہے انسانوں کے آگے سے  
آتا ہے ان کے پیچھے سے آتا ہے دائیں سے آتا ہے بائیں سے آتا ہے  
اس سے بچو پھر اس سے بچو والسلام (یعنی  
ہر طرف سے انسان کو گھیر کر گمراہ کرتا ہے)

۶۔ جب جنگ صفين میں شامیوں نے قرآن کو نیزوں پر اٹھایا تو حضرت علیؓ نے ان  
کو خطاب کر کے فرمایا:

اے خدا کے بندوں میں اس بات کا زیادہ مستحب ہوں کہ قرآن کو سمجھتا ہوں لیکن  
معاویہ، عمر و عاص، ابن ابی معیط، حبیب بن مسلمۃ اور ابن ابی سرخ کانہ کوئی دین سے  
واسطہ ہے اور نہ قرآن سے، میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں ان کی صحبت میں پچے اور  
بڑے ہوتے ہیں اور وہ بدترین پچے اور بڑے ہوتے ہیں یہ قرآن جو کہ حق ہے یہ لوگ  
اس کے ذریعہ باطل تک پہنچنا چاہتے ہیں (۲)۔

(۱) شرح نجح البلانہ لابن حمید ح/ص ۱۶ ص ۱۸۲۔

(۲) وقعة صفين ص ۳۸۹۔

حضرت عائشہ کی معاویہ بن ہند کے بارے میں رائے :  
اسود بن یزید نے حضرت عائشہ سے کہا کہ : ”آیا آپ کو تعجب نہیں ہے کہ آزاد کیئے گئے لوگوں کا پیٹا اصحاب رسول کے ساتھ خلافت کے مسئلہ پر لڑ رہا ہے“ حضرت عائشہ نے جواب میں فرمایا :

”اس میں تعجب کی کیا بات ہے، وہ سلطان ہے اللہ نے اسے اچھا اور برادر اونوں راستہ دکھلادیا ہے، آخر فرعون بھی تو اہل مصر پر چار سو سال تک حکومت کرتا رہا تھا، اسی طرح اور بھی کفار میں سے بہت سے لوگوں نے حکومت کی ہے“ (۱)۔

حضرت عائشہ کامعاویہ کو فرعون اور کفار سے تشییہ دینا دراصل اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ جو قرآن میں اشارہ ہوا ہے،

﴿وَمَا أَمْرَ فِرْعَوْنَ بِرُشْدٍ يَقْدِمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوَرْدُ الْمَوْرُودُ وَاتَّبَعُوا فِي هَذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرَّفِدُ الْمَرْفُودُ﴾ (۲)۔

و حالانکہ فرعون کا حکم کچھ سوچا ہوا نہ تھا قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں جاکر جہونک دے گا اور یہ لوگ کس قدر بُرے گھاٹ اتائے گئے اور اس دنیا میں بھی لعنت انکے پیچھے لگادی اور قیامت کے دن بھی لگی رہے گی کیا بُرا انعام ہے  
جو انهیں ملا ۔“

(۱) البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۲، مختصر تاریخ دمشق ج ۲۵ ص ۳۲۵۔

(۲) سورۃ حود (۹۷، ۹۹)۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا صفين میں خطاب  
 ”بے شک جگر کھانے والی عورت کا بیٹا (معاویہ بن ہند) اہل شام کو علی ابن ابی طالبؑ  
 کے خلاف ور غلا کر لے آیا ہے، وہ علیؓ کہ جو رسول خدا کا پچازاد بھائی اور ان کا ہمزاد ہے  
 جس نے سب سے پہلے رسول خداؓ کے پیچھے نماز پڑھی، بدر میں رسولؓ کے ساتھ  
 تھا، اس کی ہر چیز اور بات میں فضیلت ہے، جبکہ معاویہ اور ابوسفیان مشرک اور بت پرستی  
 کرتے تھے“ یہاں تک کہ فرمانے لگے :

”جس علیؓ کے ساتھ جنگ کر رہے ہو وہ کہتا ہے کہ خدا اور اس کے رسولؓ سچے ہیں  
 جبکہ معاویہ اور ابوسفیان کہتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسولؓ جھوٹے ہیں.....“ (۱)

قیس کا خط معاویہ کے نام  
 ﴿يَا وَثْنَ بْنَ وَثْنَ تَكْتُبُ إِلَى تَدْعُونِي إِلَى مُفَارَفَةِ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 وَ الدُّخُولُ فِي طَاعَتِكَ﴾

”اے بت پرست کے بت پرست بینے، تو نے مجھے علی بن  
 ابی طالبؑ سے الگ ہونے اور تیری اطاعت کرنے کیلئے خط لکھا ہے  
 اور مجھے میں اصحاب سے جدا کرنے کی دھمکی دی ہے اور  
 یہ کہ لوگ تیری جانب آرہے ہیں

(۱) وقعة صفين ص ۳۱۸، شرح نجاح البلاغہ ابن حمید ج ۵ ص ۲۵۱۔

اس خدا کی قسم کہ جو وحده لا شریک ہے اگر علیٰ کیلئے میں  
علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہے میں پھر بھی تیرے سامنے نہیں  
جھکوں گا اور تجھ سے جنگ کروں گا اور تیری اطاعت میں  
نہیں آؤں گا جبکہ تو علی بن ابی طالبؑ کا دشمن ہے میں خدا  
کے ولی کو چھوڑ کر خدا کے دشمن کو اختیار نہیں کروں گا اور نہ  
ہی شیطان کی فوج کو اللہ کی فوج پر ترجیح دونگا والسلام (۱)

ایک اور مقام پر قیس کامعاویہ کے نام خط لکھنا ملتا ہے کہ :

﴿اما بعد فانما انت وثن بن وثن دخلت فى الاسلام كرها و

خرجت منه طوعاً...﴾ الخ

یہ شک تو بت پرست کا بت پرست بیتا ہے، تو مجبوری کی  
حالت میں اسلام میں داخل ہوا ہے، اور اپنی مرضی سے  
اسلام سے خارج ہوا تیرا ایمان کسی موقع پر بھی ظاہر نہیں  
ہوا ہے اور تیرا نفاق کوئی نئی چیز نہیں ہے ہاں میں باب نے  
تیر مارا تھا اور نشانہ پر بھی لگا تھا اور اس نے اپنے پیچھے  
والے کو پلٹ کر نہیں دیکھا تھا اور کوئی بھی اس کی جنگ کی

غبار کو چیر

(١) التاج في أخلاق الملوك ص ۱۱۳۔

کر اس تک نہیں پہنچ سکا تھا اور ہم اس دین کے انصار میں  
سے ہیں جس سے تو نکل چکا ہے اور جس دین میں تو شامل  
ہوا ہے اس کے دشمن ہیں والسلام (۱)

حافظ ابن کثیر کی بنو امیہ کی بادشاہت کے بارے میں رائے  
سنن بھی یہی ہے کہ ان کے خلیفہ کو بادشاہ کھا جائے کیونکہ نبی نے پیشگوئی فرمائی  
تھی میرے بعد خلافت ۳۰ سال تک رہے گی پھر بادشاہت شروع ہو جائے گی اور یہ  
مدت ربیع الاول ۴۲ھ میں ختم ہو گئی جبکہ حضرت امام حسن معاویہ کے ساتھ صلح کرنے  
پر مجبور ہو گئے تھے (۲)۔

### معاویہ کے پوتے معاویہ بن یزید بن معاویہ کا بیان :

جب یزید کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا معاویہ بن یزید بن معاویہ منبر پر آیا تو اہل شام  
سے خطاب کرتے ہوئے کہنے لگا ”یہ خلافت خدا کی رسی ہے میرے دادا (معاویہ) نے  
اسی کے اہل کے ساتھ جنگ کی اور کون اس کا علی بن ابی طالب کے علاوہ مستحق ہو سکتا  
تھا اور تم پر معاویہ اس طرح سوار ہو گیا اور تمھیں خبر بھی نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس کو

(۱) مردوں الذہب ج، ۲۵ ص ۲۵۸، مناقب خوارزمی ص ۲۵۰ ح ۲۵۸

(۲) البدایہ والنہایہ ج، ۷ ص ۸۸

موت آگئی اور اس نے اپنی قبر کو گناہوں سے بھر لیا، پھر اس کے بعد میرے باپ نے بھی اس کی تقلید کی اور وہ بھی اس منصب کا اہل نہیں تھا اور اس نے نواسہ رسولؐ سے جنگ کی لہذا اس کی عمر چھوٹی ہو گئی اور وہ بھی جلد ہی مر گیا اور اس کی قبر بھی گناہوں سے بھر گئی، اور پھر معاویہ بن یزید رونے لگا (۱)۔

## عبد اللہ بن عمر کی معاویہ کے بارے میں رائے

فَإِنْ مَعَاوِيَهُ فِي تَابُوتٍ فِي الدُّرُكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا كَلْمَةٌ

فِي فَرْعَوْنَ، أَنَا (بَكُمُ الْأَعْلَى)، مَا كَانَ أَحَدٌ أَسْفَلُ مِنْ مَعَاوِيَهُ (۲).

یہ شک معاویہ جہنم کے نچلے درجہ پر آگ کے تابوت میں ہوگا اگر فرعون یہ نہ کرتا کہ میں سب سے بڑا خدا ہوں، کوئی بھی معاویہ سے زیادہ جہنم میں نیچے نہ ہوتا

(۱) صواعق المحرقة ص ۲۲۳۔

(۲) وقعة صفين ص ۲۱۷۔

۲۷۳

## معاویہ کے کارنامے

سمرہ بن جندب معاویہ کے حواریوں میں سے ایک ہے حسب توفیق اسے اپنی قدرت میں رہتے ہوئے بہت ظلم کیئے جب معاویہ نے زیاد بن الی سفیان کو کوفہ اور بصرہ کا گورنر مقرر کیا تو زیاد چھ مہینے کوفہ میں رہتا تھا، بصرہ میں اس کی عدم موجودگی میں سمرہ بن جندب گورنری کے فرائض انجام دیتا تھا، سمرہ کھلے ہاتھوں سے قتل و غارت کیا کرتا تھا کہ جس کا معاویہ کو علم بھی تھا بلکہ بعض امور میں حکم بھی دیا کرتا تھا (۱)۔

اسی سمرہ بن جندب کو معاویہ نے بیت المال سے چار لاکھ درہم اس واسطے دیئے کہ وہ اہل شام کیلئے خطبہ دے کر آیت شریفہ :

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَشَهِدُ اللَّهُ عَلَىٰ فِي قَلْبِهِ وَ هُوَ الدَّالِّ لِخَصَامِهِ وَ إِذَا تَوَلَّ فِي الْأَرْضِ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيَفْسِدَ فِيهَا وَ يَهْلِكَ الْحَرثَ وَ النَّسْلَ وَ اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ (۲).

﴿إِنَّ رَسُولَنَا﴾ بعض لوگ منافقین سے ایسے بھی ہیں) جنکی چکنی چپڑی باتیں اس زراسی زندگی میں تمہیں بہت بھاتی ہیں اور وہ اپنی دلی محبت پر خدا کو گواہ مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ تمہارے دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑا لو یہ اور جب حاکم بنا تو ادھر ادھر دوڑ دھوپ کرنے لگا تا کہ ملک میں فساد پھیلاتے اور زراعت اور مویشی کا ستیا ناس کرے اور خدا فساد کو اچھا نہیں سمجھتا،“

(۱) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ۲ ص ۲۱۳۔ (۲) سورۃ بقرہ ۲۰۵، ۲۰۳۔

امیر المؤمنین "علی بن ابی طالب" کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہ آیت شریفہ :

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي نَفْسَهُ أَبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ﴾ (۱).

"اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو خدا کی خوشنودی

حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں۔"

ابن ملجم یعنی قاتل علی بن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی ہے (۲)۔

البستہ خاندان اہل بیت " کے خلاف بنی امية کی یہ سازشیں تاریخ کے صفحات پر کثرت سے پائی جاتی ہیں اور بہت سے کارنامہ اپنی سیاہی سمیت موجود ہیں۔

## گورنروں کو کھلی چھوٹ

معاویہ نے اپنے گورنروں کو قانون سے بالاتر قرار دیا اور ان کی زیادتیوں پر شرعاً عیت کے مطابق کارروائی کرنے سے صاف اذکار کر دیا، انکا گورنر عبد اللہ بن عمر و بن غمیلان ایک مرتبہ بصرے میں منبر پر خطبہ دے رہا تھا ایک شخص نے دوران خطبہ میں اس کو کنکر مار دیا اس پر عبد اللہ نے اس شخص کو گرفتار کر کے اس کے ہاتھ کٹوادیے ہے حالانکہ شرعی قانون کی رو سے یہ ایسا جرم نہ تھا جس پر کسی کا ہاتھ کٹوادیا جائے، معاویہ کے پاس

(۱) سورہ بقرہ ۷۰۷۔

(۲) شرح نجح البلاغہ لامن حدیدن ج ۲ ص ۷۷۔

استغاثہ کیا گیا تو اس نے کہا کہ ہاتھ کی دیت تو بیت المال سے ادا کر دوں گا مگر میرے عمال سے قصاص لینے کی کوئی سبیل نہیں (۱)۔

زیاد کو جب معاویہ نے بصرے کے ساتھ کوفہ کا بھی گورنر مقرر کیا اور وہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کیلئے کوفہ کی جامع مسجد کے منبر پر کھڑا ہوا تو کچھ لوگوں نے اس پر کنکر پھینکے اس نے فوراً مسجد کے دروازے بند کر دیئے اور کنکر پھینکے والے تمام لوگوں کو جن کی تعداد ۳۰ سے ۸۰ تک بیان کی جاتی ہے گرفتار کراکے اسی وقت ان کے ہاتھ کٹوادیے (۲)۔

نہ کوئی مقدمہ ان پر چلا�ا گیا اور نہ کسی عدالت میں پیشی ہوئی نہ کوئی باقاعدہ قانونی شہادت ان کے خلاف پیش ہوئی، گورنر نے محض اپنے انتقامی حکم سے اتنے لوگوں کو قطع یہد کی سزادے ڈالی جس کے لیئے قطعاً کوئی شرعی جواز نہ تھا، مگر دربار خلافت سے اس کا بھی کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔

اس سے بڑھ کر ظالمانہ افعال بسر بن ارتاطہ نے کیئے جسے معاویہ نے پہلے حجاز و یمن کو حضرت علی بن ابی طالبؑ کے قبضہ سے نکالنے کے لیئے بھیجا تھا اور پھر ہم ان پر قبضہ کرنے کیلئے مأمور کیا تھا اس شخص نے یمن میں حضرت علیؓ کے گورنر عبد اللہ بن عباس

(۱) — الکامل ابن اثیر ج، ۲۳۸ ص ۲۳۸، بدایہ و نہایہ ج، ۸۸ ص ۱۷۔

(۲) — تاریخ طبری ج، ۲۳۵ ص ۷۵، الکامل ج، ۳۰۶ ص ۳۔

کے دو چھوٹے چھوٹے پھوٹ کو قتل کر دیا، ان کے پھوٹ کی ماں اس صدمہ سے دیوانی ہو گئی، بنی کنانہ کی ایک عورت یہ ظلم دیکھ رہی تھی چیخ اٹھی کہ ”مردوں کو تم نے قتل کر دیا اب ان پھوٹ کو کس لیئے قتل کر رہے ہو؟ پچھے تو جاہلیت میں بھی نہیں مارے جاتے تھے اے ارطاہ کے بیٹے جو حکومت پھوٹ اور بوڑھوں کے قتل اور بے رحمی اور برابر کشی کے بغیر قائم نہ ہو سکتی ہواں سے بُری کوئی حکومت نہیں ہے (۱)۔

اس کے بعد اسی ظالم شخص کو معاویہ نے ہم ان پر حملہ کرنے کیلئے بھجا جو اس وقت حضرت علیؓ کے قبضہ میں تھا وہاں اس نے دوسری زیادتیوں کے ساتھ ایک ظلم عظیم یہ کیا کہ جنگ میں جو مسلمان عورتیں پکڑی گئی تھیں انہیں لوٹ دیاں بنالیا گیا، ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ ”یہ پہلا موقع تھا کہ مسلمانوں کی آپس کی جنگ میں گرفتار ہونے والی عورتیں لوٹ دیا بنائی گئیں (۲)۔

جب کہ شریعت میں اس کا قطعاً کوئی جواز نہیں ملتا یہ ساری کارروائیاں گویا اس بات کا عملاء اعلان تھیں کہ اب گورنزوں اور سپہ سالاروں کو ظلم کی کھلی چھوٹ ہے اور سیاسی معاملات میں شریعت کی کسی بات کے وہ پابند نہیں ہیں۔

(۱) الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج/۱ ص ۲۳۲، تاریخ طبری ج/۲ ص ۱۰۸، اکامل ج/۳ ص ۲۵۰، بدایہ و نہایہ ج/۷ ص ۳۳۲۔

(۲) الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج/۱ ص ۲۳۳۔

سر کاٹ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجننا  
 ایک اور سنت جو ڈالی گئی وہ یہ کہ سر کاٹ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جانے لگا  
 انتقام کے جوش میں لاشوں کی بے حرمتی کرنے کا وحشیانہ طریقہ بھی جو جاہلیت میں  
 راجح تھا اور جسے اسلام نے مٹا دیا تھا اس دور میں دوبارہ شروع ہو گیا۔

## قتل عمار یا سر کا سر

سب سے پہلا سر جو زمانہ اسلام میں کاٹ کر لے جایا گیا وہ حضرت عمار یا سر کا سر مبارک تھا، ابن سعد نے بھی طبقات میں اسے نقل کیا ہے کہ جنگ صفين میں حضرت عمار کا سر کاٹ کر معاویہ کے پاس لاایا گیا اور دو آدمی اس پر جھگڑر ہے تھے ہر ایک کہتا تھا کہ عمار کو میں نے قتل کیا ہے، جبکہ وہاں موجود بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ قتل عمار کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا تھا:

﴿یا عمار تقتلك الفئة الباغية﴾

اے عمار تم کو ایک یا غیر گروہ قتل کرے گا۔  
 جس پر ابن نابغہ عمر و نے فوراً لوگوں میں یہ بات پھیلادی کہ قتل عمار کا سبب ہم لوگ نہیں ہیں بلکہ خود علی بن ابی طالب ہیں، کیونکہ وہ علیؑ کے ساتھ یہاں آئے تھے (۱)۔

(۱) طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۳۲۳، اکامل ج ۲ ص ۲۵۳، بدایہ و نہایہ ج ۷ ص ۳۱۸۔

جبکہ یہ بات ظاہر ہے کہ حق بات کیا ہے، عمر و عاص کا بھی ان تمام مسائل میں بہت بڑا کردار ہے، حتی جنگ صفين میں نیزوں پر قرآن اٹھانے کا مشورہ اور کئی ایسی باتیں کہ جو تاریخ میں محفوظ ہیں اس آدمی کے سر ہیں، کچھ اسکے بارے میں بھی بیان کریں گے۔

## قتل مالک اشتر رض

جب حضرت علی بن ابی طالب ؓ نے محمد بن ابی بکر ؓ کی شہادت کے بعد مالک اشتر کو مصر کا گورنرنا کر بھیجا تو معاویہ کواس کے جاسوسوں کے ذریعہ یہ خبر پہنچی ادھر معاویہ کو یہ معلوم تھا کہ ایک مرتبہ مالک اشتر مصر پہنچ گئے تو معاویہ کو مصر سے ہاتھ دھونا پڑے گا اور عمر و عاص بھی مصر کی گورنری کے خواب دیکھا کرتا تھا معاویہ کو یہ بھی معلوم تھا کہ مالک اشتر محمد بن ابی بکر سے کہیں زیادہ سخت ہیں، اس لیے فوراً قلزم کے لوگ کہ جو خراج دیا کرتے تھے ان میں سے ایک کے پاس آیا اور کہا کہ میں تمہاری تمام اگلی چھٹی خراجیں معاف کر دوں گا لیکن اس کے بد لے مالک کو قتل کرنا پڑے گا۔

پھر وہ شخص اس مقام پر آکر بیٹھ گیا جہاں سے مالک اشتر کو گزرنا تھا، جب مالک اشتر وہاں پہنچے تو اس شخص نے مالک کا استقبال کیا اور اسی مقام پر منزل کرنے کو کہا، پھر اس نے کھانے اور پینے کیلئے چیزیں بھی دیں اس میں ایک شہد کا زہر ملا ہوا شربت بھی تھا کہ جو مالک اشتر کو پیش کیا گیا جس کے پینے کی وجہ سے وہیں مالک اشتر کی شہادت ہو گئی،

جب معاویہ کو مالک کی شہادت کی خبر پہنچی تو اس نے اہل شام کیلئے خطبہ دیا اور کھاکہ "علیٰ" کے دو بازو ہوا کرتے تھے کہ جن کو میں نے کاٹ دیا ہے ایک صفين میں یعنی عمار یا سر اور دوسر آج یعنی مالک اشتز..... (۱)۔

## قتل عمر و بن حمّق

اس کے بعد دوسر ا سر عمر و بن حمّق کا تھا جو رسول خدا کے صحابیوں میں سے تھے، مشہور ہے کہ قتل عثمان بن عفوان میں ان کا بھی ہاتھ تھا، زیاد کی عراق میں حکومت کے دوران ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی وہ بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے وہاں ایک سانپ نے ان کو کاٹ لیا اور وہ مر گئے، تعاقب کرنے والے ان کی مردہ لاش کا سر کاٹ کر زیاد کے پاس لے گئے، اس نے معاویہ کے پاس د مشق بھجوادیا وہاں اسے بر سر عام گشت کرایا گیا اور پھر لے جا کر ان کی بیوی کی گود میں ڈال دیا گیا (۲)۔

## قتل محمد بن ابی بکر

ایسا ہی وحشیانہ سلوک مصر میں محمد بن ابی بکر کے ساتھ کیا گیا وہ وہاں حضرت علیؑ

(۱) تاریخ طبری ج/ص ۲۷، کامل ج/ص ۳۷۔

(۲) طبقات ابن سعد ج/ص ۲۵، تہذیب التہذیب ج/ص ۸۲، بدایہ و نہایہ ج/ص ۸۹۔

کے گورنر تھے، معاویہ کا جب مصر پر قبضہ ہوا تو انہیں گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا اور یہ کہ انہوں نے مر نے سے پہلے پانی مانگا تو انہیں وہ بھی نہیں دیا گیا اور بات یہ میں ختم نہیں ہوئی بلکہ قتل کرنے کے بعد ان کی لاش ایک مردہ گدھے کی کھال میں رکھ کر جلائی گئی (۱)۔ اس کے بعد تو یہ مستقل طریقہ ہی بن گیا کہ جن لوگوں کو سیاسی انتقام کی بناء پر قتل کیا جائے ان کے مر نے کے بعد ان کی لاشوں کو بھی معاف نہ کیا جائے، امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کا سرکاث کر کر بلا سے کوفہ اور کوفہ سے دمشق لے جایا گیا اور ان کی لاش پر گھوڑے دوڑا کر روندا گیا (۲)۔

البته اس واقعہ کی نسبتاً تفصیل حالات یزید بن معاویہ میں آئے گی۔

## قتل نعمان بن بشیر

نعمان بن بشیر انصاری جو یزید کے دور حکومت تک تنی امیہ کے ساتھ تھا مگر مروان کے زمانے میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہو گیا تھا، اسی بناء پر اس کا سرکاث کر اس کی بیوی کی گود میں ڈال دیا گیا۔ (۳)

(۱) تاریخ طبری ج، ص ۲۹۷، الکامل ج، ص ۲۲۹۔

(۲) تاریخ طبری ج، ص ۲۳۹، ۳۴۰ الی ۳۵۶، الکامل ج، ص ۲۳۳، بدایہ و نہایہ ج، ص ۸۹ تا ۱۸۹۔

(۳) طبقات ابن سعد ج، ص ۵۳، بدایہ و نہایہ ج، ص ۸۹۔

## قتل مصعب بن زبیر =

مصعب کا سر بھی کوفہ اور مصر میں پھرایا گیا پھر دشق لے جا کر اسے منظر عام پر لٹکا دیا گیا، اس کے بعد شام کے شروں میں اسے پھر انے کارادہ تھا مگر خود عبد الملک بن مروان کی بیوی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ نے اس پر احتجاج کیا اور کہا ”جو کچھ تم نے اب تک کیا ہے اس سے بھی تمھارا دل ٹھنڈا نہ ہوا؟ اب اس کی نمائش کیوں کرتے پھر رہے ہو؟“ پھر اس سر کو اڑوا کر دفن کر دیا گیا (۱)۔

## قتل عبد اللہ بن زبیر =

ابن زبیر اور اس کے ساتھی عبد اللہ بن صفوان اور عمارة بن حزم کے ساتھ بھی ایسا ہی وحشیانہ سلوک کیا گیا، ان کے سر کاٹ کر مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے دشق لے جائے گئے جگہ جگہ ان کی نمائش کی گئی اور مکہ میں ان کی لاشیں کئی روز تک سولی پر لٹکی رہیں یہاں تک کہ وہ سڑ گئیں (۲)۔

(۱) الکامل ج ۲ ص ۱۰۳، تاریخ ابن خلدون ج ۳ ص ۳۵، الاخبار الموقیعات (الاخبار الموقیعات) میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ص ۵۲۵۔

(۲) الکامل ج ۲ ص ۱۲۶، تاریخ طبری ج ۵ ص ۳۲، الاستیعاب فی معرفة الصحابة ج ۱ ص ۳۲۔

اپنے قارئین محترم سے سوال فقط یہ ہے کہ آیا اسلام میں کافر کے ساتھ بھی یہ سلوک روا رکھا گیا ہے یا نہیں؟ اسلام کہ جوانسی حقوق کا پاسبان ہے، انسان کو انسانیت کے اعلیٰ درجات پر لے جانے کیلئے آیا ہے، تمام احکام اسلامی انسان کو خدائی تعالیٰ کے سامنے متعدد اور خلق خدا کے ساتھ متواضع ہونے کا سبق دیتے ہے، جس دین میں حتیٰ جانوروں کے حقوق کی بھی رعایت کی گئی ہے، وہاں انسان بلکہ خود اہل مسلمانوں کے ساتھ یہ سلوک کیا معنی رکھتا ہے، سوائے اس کے کہ ان جرائم کے مرتكب حکام اور عاملین اسلام تو کیا انسانیت سے بے بہرہ تھے اور ان کا انسانیت نام کے مقولہ سے کوئی واسطہ نہیں تھا، اور وہ لوگ بل ہم اضل کے قطعی مصدق ہیں۔

### شهادت امام حسن علیہ السلام

شعیٰ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے جعدہ بنت اشعت کو پیغام بھجوایا کہ حسنؑ کو زہر دے دو تو میں تمہاری شادی یزید سے کر دوں گا اس کے علاوہ تمہیں ایک لاکھ درہم بھی دیئے جائیں گے پھر جب امامؑ کی شہادت ہو گئی تو جعدہ نے معاویہ کو پیغام بھجوایا اور وعدہ پورا کرنے کو کہا تو معاویہ نے مال تو بھجوادیا اور کہا ”مجھے یزید بہت عزیز ہے میں اس کو زندہ دیکھنا چاہتا ہوں اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو تمہاری شادی یزید سے کر دیتا“ (۱)۔

(۱) تذکرۃ الخواص ص ۱۹۲۔

زمختری فرماتے ہیں کہ معاویہ نے جعدہ بنت اشعت کیلئے ایک لاکھ درہم معین کیے کہ وہ امام کو زہر دیدے دو ماہ تک امام سے خون جاری رہا اور وہ فرماتے تھے کہ ”مجھے کئی مرتبہ زہر دیا گیا مگر اثر نہ کر سکا لیکن اس مرتبہ اثر کر گیا اور زہر نے میرے جگر کے ٹکڑے کر دیے (۱)۔

البته باز جگہوں پر اس سازش کی نسبت یزید سے بھی دیگئی ہے۔

صاحب صواعق محرقة فرماتے ہیں :

”امام حسن کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعت بن قیس الکندی کو یزید نے خفیہ پیغام بھیجا تھا کہ اگر تو امام حسن کو زہر دیکر ہلاک کر دے تو میں تجھے ایک لاکھ درہم بھی دوں گا اور تجھ سے شادی بھی کروں گا، جعدہ نے امام کو زہر دیدیا چنانچہ آپ چالیس روز بیمار رہے جب آپ کی وفات ہو گئی تو اس نے یزید کو ایفائے عہد کیلئے کہا تو یزید نے اس سے کہا ”بے شک ہم نے تو تجھے حسن کیلئے پسند نہ کیا جو ہمارے دشمن تھے تو خود اپنے لیئے کیسے کیسے پسند کریں گے (۲)۔

حافظ جلال الدین سیوطی کا کہنا ہے کہ ”حضرت امام حسن کی وفات مدینہ منورہ میں زہر سے ہوئی، آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعت بن قیس کو یزید نے خفیہ پیغام بھیجا کہ اگر

(۱) ربع الابرار ج ۲ ص ۲۰۸، مروج الذہب ج ۲ ص ۵۔

(۲) صواعق المحرقة ص ۱۳۰۔

تو حسنؑ کو زہر دیدے تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گا تو اس نے زہر دے دیا جب آپؐ کی شہادت ہو گئی تو اس نے یزید سے ایفائے وعدہ کیلئے کہا تو یزید نے کہا ”ہم نے تجھے اپنے دشمن کیلئے پسند نہ کیا تو کیا اپنی ذات کیلئے کیسے پسند کریں گے؟“ (۱)۔

~~اُسی طرح ابو علی فضل بن حسن طبری اپنی کتاب اعلام انوری میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ اور معاویہ کے درمیان صلح ہونے کے بعد امام حسنؑ کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہاں دس سال قیام کیا، پھر آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث نے آپؐ کو زہر دیدیا، آپ چالیس روز تک بیمار رہ کر وفات پا گئے اور یزید نے اس عورت کو بھکا کر کہا کہ اگر تو نے یہ کام کر دیا تو تجھے ایک لاکھ درہم بھی دوں گا اور اپنی زوجیت میں بھی لوں گا جب امام کی شہادت ہو گئی، جعدہ نے یزید سے ایفاء عہد کیلئے کہا تو یزید نے جواب دیا ”ہم تو تمہارا حسنؑ کے پاس رہنا پسند نہیں کرتے تھے تو خود اپنے پاس رکھنا کیسے پسند کر سکتے ہیں (۲)۔~~

اگرچہ کہ ہمارے لیئے ثابت ہے کہ اس کام کے پیچھے ابو قتنه معاویہ کا ہاتھ ہے مگر پھر بھی ان تمام مذکورہ باتوں کی بنابر پر یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں باب بیٹوں میں سے کسی کا کارنامہ ضرور ہے، دونوں ہی شجرہ خبیثہ کی شاخوں میں سے ہیں، جبکہ کئی لوگوں

(۱) تذکرۃ الخواص ص ۱۹۲، تاریخ الخلفاء ص ۱۹۳۔

(۲) نور الابصار ص ۲۱۵۔

نے معاویہ کو بچانے کی کوشش بھی کی ہے کہ اس کام میں فقط یزید کا ہاتھ ہے کیونکہ یزید بہت سر پھرا تھا، لیکن اگر ہم معاویہ کے حالات زندگی اور اس کی سوچ اور سیرت کو جانتے ہوں تو نہ یہ کہ ہمیں کوئی تعجب نہیں ہو گا بلکہ عین واقعیت لگے گی۔

و یہ بھی اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ معاویہ اور امام حسن<sup>ؑ</sup> کے درمیان صلح نامہ کی شرائط میں سے ایک نکتہ یہ بھی تھا کہ ”معاویہ کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اپنے بعد کیلئے کسی کو معین کرے بلکہ اپنے بعد مسلمانوں کے درمیان شورائی نظام چھوڑ کر مرے گا۔“ جبکہ دوسری جانب معاویہ یزید کیلئے بیعت لینے کا پروگرام بنارہا تھا (۱)۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام حسن نے معاویہ کو صرف اس کی حیات تک کیلئے خلافت سپرد کی تھی پھر معاویہ کے بعد خلافت حسن<sup>ؑ</sup> کیلئے ہو گی اس پر دونوں کا اتفاق ہو چکا تھا، یقیناً ایسی صورتحال میں جبکہ معاویہ یزید کیلئے بیعت لینا چاہتا تھا تو اس مسئلہ میں سب سے بڑی رکاوٹ امام حسن<sup>ؑ</sup> کا وجود تھا اور معاویہ کا یہ خیال تھا کہ اگر امام حسن<sup>ؑ</sup> کو راستہ سے ہٹا دیا جائے تو اس کا کام کافی آسان ہو جائے گا۔

(۱) صواعق المحرقة ص ۱۳۶

## کچھ جعدہ بنت اشعت کندی کے بارے میں

اشعت کندی بھی شجرہ ملعونہ خبیثہ کا ایک مصدقہ ہے، کیونکہ اس نے اور اس کی اولاد نے ہمیشہ تاریخ اسلام میں منفی کردار ادا کیا ہے۔ اشعت ان لوگوں میں آگے آگے تھا کہ جو لوگ صفين میں علی ابن ابی طالب کے سامنے تلوار نکال کر کھڑے ہو گئے تھے کہ جنگ کو فوراً روک دیا جائے کیونکہ معادیہ کی فوج نے قرآن کو نیزوں پر اٹھایا ہے کہ جس کے سبب جیتی ہوئی جنگ فیصلہ پر موکول ہوئی کہ جو نتیجہ بے فائدہ رہا، اور یہیں سے خوارج کی بنیاد بھی پڑی کہ جو خود ایک بہت بڑا فتنہ تھا۔

شب شہادت علی بن ابی طالب اشعت کو عبد الرحمن بن ملجم کے قصد کا علم تھا اور ابن ملجم نے یہ رات اشعت کی دعوت پر اس کے گھر گزاری تھی جب طلوع فجر کا وقت قریب ہوا تو اشعت نے ابن ملجم سے کہا ”صحیح نے تیر استہ ظاہر کر دیا ہے لہذا اپنے کام کیلئے اٹھ کھڑا ہو“ تو ابن ملجم اور شیب بن بجزہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنی تلواریں لے لیں، اور اس دروازے کے سامنے بیٹھ گئے جس سے حضرت علیؑ نکلتے تھے (۱)۔ اور پھر صحیح کو اشعت نے اپنے بیٹے قیس کو بھیجا کہ جا کر دیکھو امیر المؤمنین نے صحیح کیسے کی ہے، اس بات سے یہ واضح طور پر ثابت ہوا کہ جعدہ کے باپ اشعت کو ابن ملجم کے

(۱) طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۳۶

ارادہ قتل کا علم تھا، اگر اس کے دل میں حضرت علیؑ کی عقیدت اور محبت ہوتی تو وہ این مبلغم کے اس ارادہ سے مطلع کرتا بلکہ یہاں تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ حضرت علیؑ کے قتل میں ایک قسم کا شریک تھا، جب حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد یہ بات کھل کر خاندان نبوت پر ظاہر بھی ہو گئی لیکن پھر بھی اشاعت کی بیٹھی جعدہ کہ جو اس وقت بھی امام حسنؑ کی زوجہ تھی کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی گئی۔

اور یہی جعدہ کا باپ اشاعت حضرت ابو بکر کے عهد خلافت میں اپنے قبیلے کے ساتھ مر تدھو گیا تھا، چنانچہ امراء القیس کے سمجھانے بجھانے سے کہ تم قتل کر دیئے جاوے یہ لوگ خوف قتل سے پھر اسلام میں آگئے۔

(( نیز مسلم بن عقیل کو کوفہ میں گرفتار کرنے والا اور ان زیاد کا حامی اور ساتھی جعدہ کا بھائی محمد بن اشاعت تھا، اس جعدہ کے بھائی قیس اور محمد بن اشاعت اور اس کے قبیلے کے کندی لوگ کربلا میں یزیدی لشکر میں تھے اور حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد جعدہ کے بھائی نے حضرت امام حسینؑ کے تن بے سر سے جبہ و چادر اور پاؤں سے نعلین اتاری، خلاصہ یہ کہ یہ پورا گھر انہ اپنے مکروہ افعال میں مصروف رہا ہے انہوں نے کوئی موقع اہل بیت رسولؐ سے اپنی دشمنی نکالنے کا نہیں چھوڑا۔ ))

## امام حسنؑ کی تدفین

امام حسنؑ نے اپنی شہادت سے پہلے اپنے بھائی امام حسینؑ سے کچھ وصیتیں کیں تھیں ان میں سے تدفین کے بارے میں یہ تھی کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے درخواست کی تھی کہ مجھے اپنے جد بزرگوار رسول خداؐ کے ساتھ دفن کیا جائے تو انہوں نے رضایت دے دی تھی، اگر کچھ لوگ اس پر ناراض ہوں اور جنگ کرنا چاہیں تو تم مجھے بقیع میں دفن کر دینا۔

آپؐ کی شہادت کے بعد امام حسینؑ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے انہوں نے کیئے ہوئے وعدے کی تائید کی، یہ خبر جب مردان بن حکم کو پہنچی تو اس نے اپنے فوجی تعینات کر دیئے اور تدفین کرنے کیلئے آنے والوں کا راستہ روک لیا اور کما خدا کی قسم یہاں ہرگز کوئی دفن نہیں ہو سکتا یہاں عثمان کو دفن نہیں ہونے دیا گیا تو یہاں حسن عائشہؓ کے گھر میں دفن ہو سکتے ہیں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ بعض کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ امامؑ کے تابوت پر تیر بھی بر سائے گئے، پھر اسلحہ کے زور سے ان کو روک دیا گیا جس کی وجہ سے امام حسینؑ نے اپنی بھائی کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے آپؐ کو بقیع میں دفن کر دیا۔ (۱)

(۱) الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج ۱ ص ۳۳۲

## مروان بن حکم کے بارے میں

اب جب مروان کا ذکر نکل ہی آیا ہے تو کچھ اس کے بارے میں بتاتے چلیں، تو ہم سب سے پہلے حضرت رسول خدا کی اس حدیث سے بات شروع کرتے ہیں کہ جس کو حضرت عائشہ نے نقل کیا ہے :

﴿لَعْنُ رَسُولِ اللَّهِ أَبَا مَرْوَانَ وَ مَرْوَانَ فِي صَلْبِهِ فَمَرْوَانٌ يَفِيضُ مِنْ

لَعْنَةِ اللَّهِ﴾ (۱)

حضرت پیامبر نے مروان کے باپ حکم پر لعنت فرمائی جبکہ مروان صلب پر میں تھا تو وہ بھی اللہ کی لعنت سے حصہ پانے والا ہوا

عبداللہ بن زیر سے شعیبی نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک دن ابن زیر نے منبر پر چڑھ کر کہا :

”اس خانہ کعبہ اور اس مقدس مکہ کی قسم بے شک حکم بن عاص اور اس کی اولاد زبان محمد پر ملعون رہے ہیں (۲)۔

(۱) تاریخ الخلافاء ص ۲۰۳۔

(۲) مختصر تاریخ دمشق ج ۲۳ ص ۱۹۱۔

آگے چل کر بادشاہت ابوسفیان کی اولادوں سے نکل کر مروان بن حکم اور اس کی اولادوں اور پوتوں تک چلی ہے۔

اس پورے شجرہ خبیثہ ملعونہ میں صرف ایک آدمی ایسا تھا کہ جو تمام مکاتب فکر اور تاریخی اور اراق میں اسے اچھے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ ہے عمر بن عبدالعزیز یعنی آل حکم بن عاص میں ایک آدمی استثنائی طور پر سب سے مختلف نکلا، اس نے اپنے زمانے میں بہت سارے اچھے کام کیئے، کئی ایک بد عتیں جو بنی امية کے دور میں شروع ہوئی تھیں ختم کیں اہل بیت نبی اور بالخصوص سب علی بن ابی طالب پر پابندی لگائی کہ جو معاویہ کے زمانے سے شروع ہوئی تھی، معاویہ کے حکم پر تمام خطیب حضرات پر لازم تھا کہ وہ ہر خطبہ میں سب علی بن ابی طالب کریں، ہماری اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں کہ آل حکم بن عاص کے بارے میں باقاعدہ بیان کریں البتہ ضمن گفتگو ان کا ذکر آیا ہے اور بعد میں بھی آئے گا۔ فقط رسول خدا اسے ایک اور حدیث بنی حکم کے بارے میں بیان کرتے چلیں۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

﴿أَنَّى أَرِيتُ فِي مَنَامِي كَانَ بْنِ الْحَكْمَ بْنَ عَاصٍ يَنْزُونُ عَلَى مَنْبِرِي كَمَا تَنْزُو الْقَرْدَة﴾ (۱).

(۱) دلائل النبوة ج ۲ ص ۵۱۱، مختصر تاریخ دمشق ج ۲ ص ۲۳۰ - ۱۹۰

” یہ شک میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے اولاد حکم بن عاص میں منبر پر کو درہ ہوں جیسے کہ بندر کو دتے ہیں ”  
 واقعہ ان کے کئی گئے کاموں سے کہیں انسانیت کی بو نہیں آتی، کئی سال یہ بندرا سلام اور شریعت کا مزاق اڑاتے رہیں، یہاں تک کہ ان کی حکومت بنی عباس کے منہ کا نوالہ بن گئی۔

## کچھ عمر و عاص کے بارے میں

جب معاویہ بن ہند کے دوستوں کا ذکر نکل ہی آیا ہے تو اس کے مشاور اور دوست عمر و عاص کا بھی ذکر کرتے چلیں البتہ اس کی پیدائش بھی معاویہ سے زیادہ مختلف نہیں ہے فقط افراد کے نام تبدیل ہونگے اس کو بھی تاریخ میں عمر و بن نابغہ کے نام سے بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ امام حسنؑ کے اس قول کی تشریح میں این جوزی کلبی سے نقل کرتے ہیں امامؑ نے عمر و عاص سے کہا تھا کہ تو مشترک پچہ ہے کیونکہ ایک طبر (پاکی) میں عمر و کی ماں نابغہ نے پانچ آدمیوں سے زنا کیا تھا۔

(۱) عاص بن واائل (۲) ابو لھب

(۳) امية بن خلف (۴) هشام بن مغیرہ

(۵) ابو سفیان بن حرب

جب نابغہ حاملہ ہوئی اور پھر عمر و پیدا ہوا تو پانچ آدمیوں کے درمیان فیصلہ ہوا کہ یہ مچہ کس کا ہے آخر میں ابوسفیان اور عاص رہ گئے یہاں تک کہ فیصلہ عاص کے حق میں ہو گیا۔ در ضمن کلبی یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایک پوری جماعت مکہ میں اپنی زنا کاریوں میں معروف تھی ان مذکورہ پانچ آدمیوں کے علاوہ امیۃ بن عبد شمس، عبدالرحمن بن حکم بن عاص (مردان بن حکم کا بھائی) عقبۃ بن ابوسفیان، (معاویہ کا بھائی) اور عقبہ بن انبی معیط ہیں (۱)۔

یہ تو پورا آوے کا آواہی بگڑا ہوا ہے فقط یہی کافی ہے کہ ان زنازادوں سے اس سے زیادہ کیا توقع کی جاسکتی تھی کہ جوانہوں نے کام کیئے ہیں۔

**معاویہ علماء اعلام کی نظر میں**

سعید بن جمعان سے نقل ہوا ہے کہ میں نے سفینہ سے کہا: بنی امیہ گمان کرتے ہیں کہ خلافت ان کا حق ہے یہ زرقاء کی اولاد جھوٹ بولتے ہیں بلکہ وہ لوگ بادشاہت چاہتے تھے اور ان کا پہلا بادشاہ معاویہ تھا۔

شہقی اور ابن عساکر، ابراہیم بن سوید الارمنی سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں نے احمد بن خبل سے پوچھا کہ خلیفہ کون ہیں ابن خبل نے جواب دیا کہ ”ابو بکر،

(۱) ریج الابرار ج ۳ ص ۵۵۰، ترکرۃ اخواص ص ۱۸۶۔

عمر، عثمان اور علی بن ابی طالب ”میں نے پوچھا پھر معاویہ کیا ہے؟ تو جواب دیا“ وہ علی ”کے زمانے میں خلافت کا مستحق نہیں تھا“ (۱)۔

البتہ میں امام احمد بن حنبل سے عرض کروں گا کہ آپ نے مقید کیا ہے کہ علیؑ کے زمانے میں علیؑ سے زیادہ مستحق نہیں تھا، یہ بات صحیح نہیں ہے، کیونکہ اگر نظام خلافت کو مان بھی لیا جائے تو یقیناً بہت سے ایسے لوگ موجود تھے کہ جو یقیناً حسب نسب کے حوالے سے اور شرافت کے حساب سے معاویہ سے کہیں درجہ افضل تھے، باوجود اسکے کہ جب معاویہ اور اس کے اجداد کا کردار رسول خداؐ، اہل بیتؐ اور اسلام کے ساتھ یہ رہا ہو۔

سلفی طیورات میں عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے علیؑ اور معاویہ کے بارے میں سوال کیا تو امام احمد نے جواب دیا : جان جاؤ کہ علیؑ کے دشمن بہت زیادہ تھے ہر وقت کو شش میں لگے رہتے تھے کہ علیؑ میں کوئی عیب نکالیں اور جب کوئی عیب نہ ملا تو ایک ایسے آدمی کے ساتھ جا کر مل گئے کہ جو علیؑ کے ساتھ جنگ کرے ” (۲)۔

(۱) تاریخ الخلفاء ص ۱۹۹۔

(۲) تاریخ الخلفاء ص ۱۹۹۔

علی بن ابی طالبؑ کی لوگوں سے دشمنی کی وجہ بالکل واضح ہے کہ کیونکہ روز بعثت رسولؐ سے لیکر آخر تک علیؑ کی زندگی ایک نمونہ رہی علیؑ کو پیامبرؐ کی زبان پر حق سے تعبیر کیا گیا، غزوات میں علیؑ کا کردار، جیسا کہ یزید بن معاویہ نے سید الشہداء حسین بن علیؑ کے سر مبارک کو دیکھ کر کہا تھا کہ آج میں نے اپنے اجداد کا بدله لے لیا ہے، اس کا اشارہ ان اجداد کی طرف تھا کہ جو بدر میں مارے گئے تھے۔

### معاویہ کی ایجاد کردہ بدعتیں :

#### ۱۔ اوث

امام زہری کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ اور چاروں خلفاء کے عہد میں سنت یہ تھی کہ نہ کافر مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے نہ مسلمان کافر کا، معاویہ نے اپنے زمانے حکومت میں مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیدیا اور کافر کو مسلمان کا وارث قرار نہ دیا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے آکر اس بدعت کو موقف کیا مگر ہشام بن عبد الملک نے اپنے خاندان کی روایت کو پھر بحال کر دیا (۱)۔

#### ۲۔ دیت کا مسئلہ

حافظ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ دیت کے معاملے میں بھی معاویہ نے سنت کو بدل دیا،

(۱) بدایہ و نہایہ ج/ص ۸۱۳۔

سنت یہ تھی کہ معاہد کی دیت مسلمان کے برابر ہوگی مگر معاویہ نے اس کو نصف کر دیا اور باقی نصف خود لینی شروع کر دی (۱)۔

### ۳۔ خاندان رسالت پرسب و ششم

ایک اور نہایت مکروہ عت معاویہ کے زمانے میں شروع ہوئی کہ وہ خود اور اس کے حکم سے اس کے تمام گورنر خطبوں میں بر سر منبر حضرت علی ابن ابی طالب پرسب و ششم کی بوچھاڑ کرتے تھے، حتیٰ کہ مسجد نبوی میں منبر رسول پر عین روضہ نبوی کے سامنے حضورؐ کے محبوب ترین اور عزیز کو گالیاں دی جاتی تھی، اور حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے (۲)۔

مثال کے طور پر فقط ایک واقعہ نقل کرنے پر اکتفاء کریں گے ایک روز معاویہ کوفہ میں آیا اور خطبہ دینا شروع کیا جب امام حسنؑ اور امام حسینؑ آئے تو اس نے علی بن ابی طالبؑ کا ذکر کر کے ان کو سب و ششم کرنا شروع کر دیا پھر امام حسنؑ کو بھی برائی شروع کیا، امام حسینؑ نے اٹھ کر جواب دینا چاہا تو امام حسنؑ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو بٹھا دیا اور خود فرمانے لگے ”اے علی“ کا ذکر کرنے والے میں حسنؑ ہوں اور میرا بابا پ علیؓ اور تو معاویہ ہے اور تیرا بابا صخر میری ماں فاطمہ ہے اور تیری ماں ہند ہے میرے نانار رسول

(۱) بدایہ و نہایہ ج، ص ۸۱۔

(۲) الکامل ج، ص ۳۲، تاریخ طبری ج، ص ۳، ۱۸۸، صحیح مسلم ج، ص ۵۵، المسند رک علی الحجج بن ج، ص ۳، صواعق المحرقة ص ۱۳۹، تاریخ الخلفاء ص ۱۹۰۔

خدا ہیں اور تیرا ناقبتہ میں ربیعۃ اور میری نافی خدیجہ ہیں اور تیری نافی قتیلہ ہے، خدا لعنت کرے ان لوگوں پر کہ جنہوں نے ہمارے ذکر کو ختم کر دیا ان کے شر سے ہمیں امان دے، جنہوں نے ہمارے اجداد اور اب ہمارے ساتھ بدی کی، اور ہمیں کافر اور منافق جانا ہے، ”مسجد میں موجود ایک گروہ نے آمین کہا۔“

قارئین محترم ذرا غور فرمائیں کون کس کو بُرا بھلا کہہ رہا ہے کہ جس کی اپنی اور اس کے آبا اجداد کی زندگی اسلام سے دشمنی میں گزری ہے، ہمیشہ رسول خدا کے لیے اذیت کا سبب بننے رہے، وہ آج خاندان اور آل رسول سے زیادہ ویندار اور دین کا در در کھنے والے ہو گئے، جن کی زندگی بہت پرستی اور اخلاقی برائیوں میں گزری ہے وہ ان لوگوں کے سامنے آکر کھڑے ہو رہے کہ جن کی پورش رسول خدا کی گود میں ہوئی ہے، ہمیں تعجب ہے صاحبان عقل پر جو کہ معاویہ کا دفاع کرتے ہیں اس کے ہر عمل کی توجیہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر وہ ان تمام حقائق کو جانتے ہوئے پھر بھی ایسا کرتے ہیں تو ہمیں بادل خواستہ یہ کہنا پڑے گا کہ یہ لوگ تعصب کی عینک لگا کر اسلام اور قرآن کی ارزشوں کو پامال کر کے بنی امیہ کی بیجا حمایت کر رہے ہیں۔

یہ سب وشم کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ عمر بن عبد العزیز کے دور حکومت میں اس بدعت کا خاتمه ہوا، عمر بن عبد العزیز نے اپنے خاندان کی دوسری بدعتوں کے

( ) شرح نجح البلاغہ المان حدیدن، ۲۳ ص ۱۶۔

ساتھ اس بدعت کو بھی ختم کرنے کا حکم دیا اور جمعہ کے خطبہ میں سب و شتم کے بجائے یہ آیت پڑھنا شروع کر دی گئی :

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعُدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لِعْلَكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (۱)

یہ شک خدا انصاف اور نیکی کرنے اور قرابتداروں کو کچھ دینے کا حکم کرتا ہے، اور بدکاری اور ناشائستہ حرکتوں اور سرکشی کرنے کو منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (۲)۔

#### ۴۔ مال غنیمت کی تقسیم

مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں بھی معاویہ نے کتاب خدا اور سنت رسولؐ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی، کتاب و سنت کی دروس سے پورے مال غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال میں داخل ہونا چاہیے اور باقی چار حصے اس فوج میں تقسیم کیئے جانے چاہیں جو لڑائی میں شریک ہوئی ہو لیکن معاویہ نے حکم دیا کہ مال غنیمت میں سے چاندی اور سونا ان کے لیے الگ نکال لیا جائے پھر باقی مال شرعی قاعدے کے مطابق تقسیم کیا جائے (۳)۔

(۱) سورۃ نحل۔ ۹۰۔

(۲) تاریخ الحلفاء ص ۲۲۳۔

(۳) طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۲۸، ۲۹، ۲۸، تاریخ طبری ج ۲ ص ۱۸۷، الکامل ج ۲ ص ۲۳۳، بدایہ و نہایہ ج ۸ ص ۳۸۶۔

## ۵۔ زیاد بن سمیہ کا استلحاق

زیاد بن سمیہ کا استلحاق بھی معاویہ کے ان افعال میں سے ہے جن میں اس نے سیاسی اغراض کیلئے شریعت کے ایک مسلم قانون کی خلافت و رزی کی تھی، زیاد طائف کی ایک لوٹی سمیہ نامی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا، لوگوں کا بیان یہ تھا کہ معاویہ کے باپ ابوسفیان نے اس لوٹی سے زنا کیا تھا اور اسی سے وہ حاملہ ہوئی، ابوسفیان نے خود بھی ایک مرتبہ اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ زیاد میرے باپ کے نطفہ سے ہے، جوان ہو کر کہ یہ شخص اعلیٰ درجہ کامبر اور فوجی لیڈر بنا، حضرت علی بن ابی طالبؑ کے زمانہ خلافت میں آپ کا زبردست حامی تھا اور اس نے بڑی اہم خدمات انجام دی تھیں، ان کے بعد معاویہ نے اس کو اپنا حامی اور مددگار بنانے کیلئے اپنے باپ کی زنا کاری پر شہادتیں پیش کیں اور اس بات کا ثبوت بھم پہنچایا کہ زیاد ابوسفیان، ہی کا ولد الحرام ہے، پھر اسی بنیاد پر اسے اپنا بھائی اور اپنے خاندان کا فرد قرار دیدیا، جبکہ رسول پاکؐ کا فرمان ہے کہ چہ اس کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہو اور زانی کیلئے کنکر پتھر ہیں، ام جیبہ نے اسی وجہ سے اس کو اپنا بھائی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اس سے پرده فرمایا، اور وہاں موجود لوگوں نے معاویہ کے اس طرح زیاد کو بھائی بنانے پر اعتراض کیا کہ یہ تو خلاف کتاب و سنت رسولؐ پر عمل کر رہا ہے (۱)۔

(۱) بدایہ و نہایہ ج/۸ ص ۲۹۶، مختصر تاریخ دمشق ج/۹ ص ۷۶، الکامل ج/۳ ص ۲۹۹، مروج الذهب ج/۳ ص ۱۲، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج/۲ ص ۵۲۵ رقم ۸۲۵۔

اس بات پر زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس فعل کا مکروہ ہونا تو ایک طرف خود آدمی کی شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خلیفہ وقت ایک حرام زادے کو اپنا بھائی بنانے کیلئے اور سیاسی مقاصد پورے کرنے کیلئے اپنے باپ کے زنا پر ثبوت فراہم کر رہا ہے۔ دین مبین اسلام اور شریعت تو ایک طرف یہ عمل تو ہر مذہب اور ملت میں مکروہ فعل ہے، اب کہاں کا انصاف باقی رہ جاتا ہے کہ ایسے شخص کو صحابی یا امیر معاویہ کے کرپکاریں، یہ شخص تو خود رسول اور باقی اصحاب کیلئے تو ہیں کا سبب ہے کہ ہم اس کو صحابی کہہ کر یہ ثابت کریں کہ رسول اور صحابہ کرام کا ان جیسے لوگوں کیسا تھا۔ اٹھنا بیٹھنا تھا۔

## ۶۔ معاویہ سود خور تھا:

عطاء منیسار سے روایت ہے کہ معاویہ سونا اور چاندی کو اس کے وزن سے زیادہ کی مالیت سے بیچا کرتا تھا، ابوالدرداء نے جب یہ دیکھا تو معاویہ سے کہا کہ رسول خدا نے اس کام سے منع کیا ہے مگر یہ کہ ہر چیز کو اس کی طرح کی چیز (مالیت) کے ساتھ پچھا معاویہ نے جواب دیا ”مجھے اس کام میں کوئی عیب نظر نہیں آتا“ جس پر ابوالدرداء نے کہا ”میں رسول خدا کا قول بتا رہا ہوں تو اپنی رائے بتا رہا ہے، میں ایسی جگہ نہیں رہ سکتا جہاں تو رہتا ہو، پھر ابوالدرداء حضرت عمر کے پاس آئے اور ماجرہ ابیان کیا جس پر حضرت عمر نے معاویہ کو لکھا ”تم ان چیزوں (سونا اور چاندی) کو ان کے علاوہ کی مالیت

سے خرید و فروش نہ کرو، مثل کو مثل کے ساتھ اور وزن والی چیز کو وزن کے ساتھ پکو (۱)۔ جبکہ سودخوری کی حرمت اسلام کے مسلم قوانین میں سے ہے۔

جیسا کہ رسول خدا نے فرمایا:

﴿لعن آكل الربا و موكله و شاهديه و كاتبه﴾ (۲)

سود کھانے والے پر لعنت ہو اور کھلانے والے پر اور اس پر گواہی دینے والے پر اور اس کو لکھنے والے پر (مراد وہ لوگ کہ جو سود لیتے اور دیتے وقت لکھت پڑھت کریں)

ایک اور مقام پر رسالت مآب کا رشاد ہے کہ آپ نے فرمایا:

﴿اجتنبوا السبع الموبقات قيل يا رسول الله و ما هن ؟ قال : الشرك بالله و السحر و قتل النفس التي حرم الله الا بالحق و اكل مال اليتيم و اكل الربا..... الحديث﴾ (۳)

آپ نے فرمایا: سات بڑی چیزوں سے پکو، پوچھا گیا کہ: اے خدا کے رسول وہ کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ”خدا کے ساتھ شرک، جادو، ایسا قتل کہ جسے خدا نے حرام کیا ہو، یتیم کا مال کھانا اور سودخوری۔

(۱) مؤطراج، ص ۲۳۲ ح ۳۳۲۔

(۲) صحیح مسلم ج ۳ ص ۷۰ ح ۳۰۵ او ۱۰۶، منداری یعلیج، ص ۸۱ ح ۳۹۶۔

(۳) صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۸ ح ۱۲۵۔

نیز ایک اور جگہ رسول خدا نے فرمایا:

﴿مَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الزُّنَافِ الرَّبَا إِلَّا أَحْلَوَا بِأَنفُسِهِمْ عَذَابُ اللَّهِ﴾ (۱)

کسی قوم میں ظاہر نہیں ہوتا زنا اور سودخوری مگر یہ کہ  
وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے اوپر عذاب خدا کا سبب پیدا کر دیں

## ۷۔ عیدین کی نماز میں اذان

زہری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، نہ ابو بکر نہ عمر اور نہ ہی عثمان نے عید کی نماز میں  
اذان دلوائی، یہاں تک کہ معاویہ نے عیدین کی نماز میں اذان شروع کروائی (۲)۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے کہ عید کی نماز میں سب سے پہلے اذان کس  
نے شروع کروائی، ابن شیبہ سے روایت ہے کہ معاویہ نے شروع کروائی کہ جو سند ابھی  
صحیح روایت ہے، جبکہ شافعی نے روایت کی ہے کہ ابن زیاد نے بصرہ میں شروع کروائی  
جبکہ داؤدی کا کہنا یہ ہے کہ مروان نے شروع کروائی اور یہ تمام روایات اس بات سے  
منافقات نہیں رکھتیں کہ یہ معاویہ ہی نے شروع کروایا جیسا کہ عید کی نماز سے پہلے  
خطبہ کو بھی معاویہ ہی نے شروع کروایا ہے (۳)۔

(۱) مندادی یعلیٰ ج، ص ۸۸، ح ۳۹۶، ۳۹۸، ۳۹۹۔

(۲) کتاب الامم ج ۱، ص ۲۲۹۔

(۳) فتح الباری ج ۲، ص ۵۲۲۔

جبکہ امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نے کئی ایک علماء سے سنا ہے کہ جو فرماتے ہیں کہ رسول خدا کے زمانے سے آج تک عید فطر اور عید اضحی میں نہ اذان ہوتی ہے اور نہ اقامت ہوتی ہے اور یہ وہ سنت ہے کہ جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے (۱)۔

نیز امام شوکانی فرماتے ہیں کہ باب احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نماز عید دین میں اذان و اقامت شرعاً جائز نہیں ہے (۲)۔

صحیح مسلم میں جابر بن سمرة سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے کئی مرتبہ رسول خدا کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ہے ہمیشہ بغیر اذان اور اقامت کے (۳)۔ اس طرح ابن عباس سے بھی روایت ہے کہ فطر اور اضحی کے دن اذان نہیں دی جاتی (۴)۔

#### ۸۔ معاویہ کا بدھ کے روز نماز جمعہ پڑھانا

اہل کوفہ کا ایک آدمی ایک دن اپنی اوٹنٹی کے ساتھ دمشق آیا، اہل دمشق کے ایک آدمی نے دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ میراونٹ ہے اور مجھ سے صفتین میں چھیننا گیا تھا، یہ بات معاویہ تک پہنچی، دمشقی نے اپنی بات ثابت کرنے کیلئے پچاس آدمیوں کی گواہی پیش

(۱) موطاًج ر ۱ ص ۷۷۱۔

(۲) نیل الاد طارج ر ۳ ص ۲۹۵۔

(۳) صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۸۵ ح ۱۷۔

(۴) صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۸۵ ح ۵۔

کردی، معاویہ نے کوئی کخلاف اور دمشقی کے حق میں فیصلہ کر دیا جس پر کوئی بول اٹھایہ او نٹنی ہے نہ اونٹ، معاویہ نے کہا اب جو فیصلہ ہو گیا سو گیا، اب کچھ نہیں ہو سکتا، جب لوگ چلے گئے تو کوئی کو بلا کر اس او نٹنی کی قیمت پوچھی اور اس کے دوبارہ پلے اسے دیکر کہا ”علی“ کے پاس جا کر بتاؤ کہ میں تم سے جنگ کرنے آ رہا ہوں اور میرے ساتھ ایک لاکھ ایسے آدمی ہیں کہہ جنھیں اونٹ اور او نٹنی میں تمیز نہیں ہے، میں جو کچھ ان سے کہتا ہوں یہ لوگ وہی کرتے ہیں، میں نے صفين کے راستہ میں جاتے ہوئے بدھ کے دن جمعہ کی نماز پڑھادی اور عمر و عاص کے مشورے سے عمار یاسر کا قتل بھی تمہاری ہی گردن پر ڈال دیا۔<sup>(۱)</sup>

#### ۹- دو بینوں سے ایک ساتھ نکاح کونا

قاسم بن محمد سے نقل ہوتا ہے کہ معاویہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کے پاس دو بہنیں ہوں تو ان کے ساتھ وطی کر سکتا ہے؟ معاویہ نے جواب دیا کہ ”اس میں کوئی بری بات نہیں ہے۔“

نعمان بن بشیر نے جب یہ سنا تو معاویہ سے پوچھا کہ آیا تم نے یہ فتوی دیا ہے؟ تو معاویہ نے جواب دیا ”ہاں“<sup>(۲)</sup>۔

(۱) مروج الذہب ج ۳ ص ۳۱۔

(۲) الدر الثورج ج ۲ ص ۷۷۔

## ۱۰۔ نماز میں تکبیر کو ترك کرنا

سعید بن مسیب سے نقل ہوتا ہے کہ ”سب سے پہلے جس نے تکبیر کو ختم کیا وہ معاویہ ہے (۱)۔

کتاب الام میں آیا ہے کہ معاویہ جب مدینہ آیا تو اس نے نماز پڑھائی جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھا اور نہ ہی اٹھتے اور بیٹھے وقت تکبیر پڑھی، جس پر مهاجر اور انصار بول پڑے ”اے معاویہ تو نے نماز چوری کر لی تیری بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا ہے ؟ اٹھتے اور بیٹھتے وقت کی تکبیر کہا ہے ؟ پھر معاویہ نے دوبارہ ان کیلئے نماز پڑھی (۲)۔ جبکہ تکبیر ایسا مسلم نماز کا جزء ہے کہ حتیٰ کتب فقہی میں باب کا عنوان ہی یہی قرار دیا گیا ہے (۳)۔

## ۱۱۔ ترك قلبیه

ابن عباس<sup>رض</sup> سے نقل ہوتا ہے کہ ایک دن آپ میدان عرفہ میں تھے آپ نے کہا ”اے سعید میں لوگوں کے تلبیہ کرنے کی آواز نہیں سن رہا ہوں“ سعید نے جواب دیا ”وہ لوگ معاویہ سے ڈر رہے ہیں“ پھر ابن عباس نے نکل کر آواز لگانی شروع کر دی۔

(۱) تاریخ الخلفاء ص ۲۰۰۔

(۲) کتاب الام ج ر اص ۱۳۰۔

(۳) فتح الباری ج ر ۲ ص ۲۵۳۔

”لبیک اللہم لبیک“ اگرچہ کہ معاویہ کو ناگوار گزرے خدا کی لعنت ہوا ان لوگوں پر کہ جنہوں نے علیؑ کے بغض میں سنت رسولؐ کو ترک کر دیا (۱)۔

۱۲۔ نماز عیدین میں خطبہ کو مقدم کرنا  
زہری فرماتے ہیں کہ نماز عیدین میں سب سے پہلے جس نے نماز سے پہلے خطبہ دیا وہ معاویہ بن ابوسفیان ہے (۲)۔

۱۳۔ بیٹھ کر خطبہ دینا

شاعری نے کہنا:

﴿اول من خطب جالسا معاویہ کثر شحمه و عظم بطنه﴾

سب سے پہلے جس نے جمعہ کے دن بیٹھ کر خطبہ دیا وہ معاویہ ہے (۳)

قارئین محترم ہم بدعوت کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہیں گے سوائے اس کے کہ اگر کوئی شخص دین خدامیں تصرف کرتا ہے اور اپنی رائے کو خدا اور اس کے رسولؐ کی بات سے مقدم جانتا ہے تو آپ خود اس بات کا فیصلہ کریں کہ ایسے آدمی کی جگہ

(۱) سنن نسائی ج، ص ۲۵۳، سنن کبریٰ للیہقی ج، ص ۱۱۳۔

(۲) تاریخ الخلفاء ص ۲۰۰، کتاب الامم ج، ص ۲۶۹، فتح الباری ج، ص ۵۲۲، المصنف ج، ص ۲۸۲ ح ۲۸۲، نیل الاوطار ج، ص ۳ ح ۵۶۳۔

(۳) تاریخ الخلفاء ص ۲۰۰، بدایۃ و نہایۃ ج، ص ۸۱۔

جہنم کے کس درجہ میں ہوگی، جبکہ آیات اور روایات کی رو سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ بدعت حرام ہے اس میں مسلمانوں کے درمیان کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔

## بیزید کیلئے بیعت لینا

بیزید کی ولی عہدی کے زمانے میں اگرچہ بہت سے اکابر صحابہ کرام وفات پا چکے تھے اور زمانہ رسالت کی بہاریں کسی حد تک ختم ہو چکی تھیں تاہم ان میں پھر بھی اہم شخصیات باقی تھیں، جیسے حضرت امام حسین بن علی، عبداللہ بن عمر، عبد اللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن افی بکر وغیرہ۔

اس واقعہ کی ابتداء یہاں سے ہوئی کہ معاویہ نے کوفہ کے گورنر مغیرہ بن شعبہ کو معزول کر کے اس کی جگہ سعید بن عاص کو مقرر کرنا چاہا مغیرہ کو معاویہ کے ارادہ کا علم ہوا تو وہ کوفہ سے دمشق پہنچا اور بیزید سے ملاقات کی اور اس سے کہا کہ اکابر صحابہ اور قریش کے بزرگ لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں البتہ ان کی اولاد میں موجود ہیں اور تم ان سے کسی معاملے میں کم نہیں ہو، پھر بھی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ امیر المؤمنین (معاویہ) کو تمہارے لیئے بیعت لینے میں کون سا امر مانع ہے؟ بیزید نے کہا تمہارے خیال میں یہ کام ہو سکتا ہے مغیرہ نے کہا ”ہاں“ بیزید نے اس بات کا ذکر کر اپنے باپ معاویہ سے کیا، معاویہ نے مغیرہ کو بلا کر پوچھا کہ تم نے بیزید سے کیا بات کی ہے؟

مغیرہ نے کہا ”امیر المؤمنین حضرت عثمان کے قتل کے بعد امت میں جو اختلافات اور خون ریزی ہوئی ہے وہ آپ دیکھے چکے ہیں اس لیئے بہتر ہے کہ آپ اپنی زندگی ہی میں یزید کو اپنا ولی عهد مقرر کر کے بیعت لے لیں تاکہ آپ کے بعد فتنہ فساد اور خون خراہ نہ ہو؟ معاویہ نے پوچھا کہ اس کام میں میرا کون ساتھ دے گا تو مغیرہ نے جواب دیا کہ جہاں تک اہل کوفہ کا تعلق ہے اس کاذمہ میں لیتا ہوں اور اہل بصرہ کے لیئے زیاد کافی ہے اور اس کے بعد کوئی مخالفت باقی نہیں رہے گی۔

البتہ یہ بات ضرور ذہن نشین رکھیں کہ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ مغیرہ کے کہنے سے پہلے معاویہ کے ذہن میں یزید کو ولی عہد بنانے کی کوئی بات نہیں تھی، کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ معاویہ نے اپنے گھر میں متعدد موقع پر اس بات کا اظہار کیا تھا کہ میرے بیٹوں میں خلافت کیلئے لاک ترین یزید ہے۔ جبکہ تاریخ کی کتابوں میں یزید کی ماں کا حاملہ ہونے کے وقت خواب میں اپنی فرج سے چاند نکلتا ہوا دیکھنا بھی نقل کیا جاتا ہے کہ جس پر یزید کی ماں نے تعبیر دی تھی کہ تیرے یہاں پیدا ہو گا کہ جو خلیفہ بنے گا (۱)۔

معاویہ نے مغیرہ کو اس کے عہدے پر باقی رکھا اور مغیرہ نے کوفہ پہنچ کر اپنے

(۱) تاریخ اسلام ج ۱ ص ۲۷۵۔

قریبی لوگوں کو اعتماد میں لیکر یہ بات بتائی اور فی کس تین ہزار درہم دیکر اس بات پر راضی کیا کہ وہ اپنی حمایت کی یقین دھانی کریں، مغیرہ نے اپنے بیٹے موسیٰ بن مغیرہ کی قیادت میں یہ وفد مشق بھیجا، وفد نے بڑے زورو شور سے نمک حلائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ولی عہدی یزید کی حمایت کا یقین دلا�ا، لیکن معاویہ نے اس بات کا اظہار نہ کرنے کا حکم دیا، بعد میں معاویہ نے موسیٰ بن مغیرہ کو بلا کر پوچھا کہ ”تمہارے باپ نے ان لوگوں کو کتنے میں خریدا ہے؟“ موسیٰ نے جواب ”تمیں ہزار درہم میں“ (۱)۔

قارئین محترم ملاحظہ کریں کہ یہ کو نہادین ہے کہ جس میں رشو تیں دیکر حمایت طلب کی جا رہی ہے، جائشیں کیلئے راستہ ہموار کیا جا رہا ہے، کوئی دیانتداری ہے۔ حتیٰ نظریہ خلافت کے قائل ہونے والے بھی اسے خلافت نہیں بلکہ بادشاہت کا نام دیتے ہیں۔

پھر معاویہ نے بصرہ کے گورنر زیاد کو بھی خط لکھا اور اپنی دیرینہ خواہش کا اظہار کیا، البتہ وہاں سے کوئی خاص اور قانع کننده جواب موصول نہ ہوا، ۵۳۵ ہجری میں زیاد کی موت کے بعد معاویہ نے دوبارہ یزید کی بیعت لینے کی تحریک کو تیز کر دیا (۲)۔

(۱) اکامل ح، ۳ ص ۳۵۰۔

(۲) تاریخ طبری ح، ۳ ص ۲۲۵۔

”اور بااثر لوگوں سے رابطہ کرنے کا عمل شروع ہو گیا، جیسا کہ عبد اللہ بن عمر کے پاس ایک لاکھ درہم بھیج کر جواس نے قبول کر لیئے لیکن جب یزید کی بیعت کا مدعی بیان کیا گیا تو اس نے یہ کہہ کر پسیے پلٹا دیے کہ ”اچھا ان کا یہ مقصد ہے پھر تو میرا دین بڑا ارزان ہے“ (۱)۔

پھر معاویہ نے مدینہ کے گورنر مروان بن حکم کو خط لکھا کہ میں یوڑھا ہو چکا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میرے بعد امت میں پھر اختلاف نہ ہو جائے، اس لیئے چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی میں کسی کو اپنا جانشین بنانا جاؤں لہذا تم ان لوگوں سے پوچھو کہ وہ اس معاملہ میں کیا کہتے ہیں۔

مروان نے اہل مدینہ کو جمع کر کے ان کے سامنے یہ مدعی پیش کیا، اہل مدینہ نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ کسی شخصی کا انتخاب کر کے پہلے ہمیں بتائیں اور اس معاملہ میں غلطی نہ کریں۔

مروان نے اہل مدینہ کا جواب معاویہ کو لکھ بھیجا۔ معاویہ نے جواب میں لکھا کہ میں نے یزید کو منتخب کیا ہے، مروان نے اہل مدینہ کو مسجد نبوی میں جمع کر کے کہا کہ معاویہ نے تمھارے لیئے ایک بہت مناسب شخص کا انتخاب کر لیا ہے، اور اس انتخاب میں

(۱) الكامل ج ۳ ص ۳۵۱۔

انھوں نے کوئی غلطی نہیں کی چنانچہ انھوں نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا جائزین مقرر کیا ہے، اور کہا ”بے شک اللہ نے امیر المؤمنین معاویہ کو یزید کے بارے میں یہ بہت اچھی رائے بھائی ہے اور اگر وہ یزید کو خلیفہ بنارے ہے ہیں تو بے شک ابو بکر اور عمر نے بھی تخلیف بنائے تھے۔“

جس کے جواب میں عبدالرحمن بن ابی بکر نے اٹھ کر کہا ”اے مروان تو نے غلط کہا ہے اور معاویہ نے بھی غلط کیا ہے تمہارے دل میں امت محمدؐ کی بھلائی اور انتخاب نہیں بلکہ تم لوگ اس خلافت کو قیصریت بنانا چاہتے ہو کہ جب ایک قیصر مراتواں کی جگہ دوسرا قیصر یعنی اس کا پیٹا آگیا۔ ابو بکر اور عمر نے اپنے بیٹوں کو خلیفہ نہیں بنایا تھا“ جگہ دوسرا قیصر یعنی اس کا پیٹا آگیا۔ ابو بکر اور عمر نے اپنے بیٹوں کو خلیفہ نہیں بنایا تھا“ مروان نے فوراً کہا ”اس شخص کو پکڑ لو یہ وہی ہے جس کے بارے میں قرآن میں آیا ہے : ﴿وَالذِّي قَالَ لِوَالدِّيْهِ أَفَلَكُمَا﴾ (۲)۔

اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا تمہارا برا ہو عبدالرحمن بن ابو بکر نے بھاگ کر اپنی بہن حضرت عائشہ کے گھر میں پناہ لی، پھر جس کے جواب میں حضرت عائشہ نے کہا کہ ”یہ مروان جھوٹ یوتا ہے یہ آیت ہمارے خاندان کے کسی بھی شخصی کے بارے میں نہیں آئی ہے“

(۱) سورہ احتقاف ۷۱۔

پھر امام حسینؑ بن علیؑ، عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر نے بھی کھڑے ہو کر زید کی ولی عمدی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، مروان نے ان تمام باتوں کی خبر معاویہ کو بخواہی (۱)۔

اس کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں کے حکمرانوں کو معاویہ کی طرف سے خط لکھے گئے جو بالائی جگہ سے لوگ معاویہ کے پاس آئے، چاپلوسی اور خوشامدوں کا بازار گرم ہو گیا، معاویہ بھی یہی چاہتا تھا، لوگوں نے معاویہ کے فیصلہ پر تقریبی شروع کر دیں، اس طرح شام اور عراق میں آہستہ آہستہ میدان ہموار ہوتا چلا گیا۔

اب صرف حجاز والوں کا مسئلہ باقی تھا، اس لیئے معاویہ ایک ہزار سوار کو ہمراہ لیکر مدینہ آیا، معاویہ نے لوگوں کو انعام و اکرام سے نوازا نا شروع کر دیا لیکن چند لوگوں سے سخت ناراض رہا کہ جس کا احساس ان لوگوں کو بھی ہو گیا تھا اور وہ تھے امام حسینؑ بن علیؑ، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمن بن انبیا بھر، معاویہ نے ان سے اپنی ملاقات میں بہت سخت کلامی کی، ان لوگوں نے مدینہ کو چھوڑ کر مکہ جانے کو بہتر جانا اور یہ سب مکہ چلے گئے، اب مدینہ میں معاویہ کیلئے بظاہر کوئی مشکل باقی نہیں رہ گئی تھی، معاویہ کے کام میں کافی آسانی ہو گئی اور ظاہر امدادیہ کی حد تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔

(۱) الکامل ج ۳ ص ۷۳۷ - ۳۷۸

ان تمام باتوں کی اطلاع حضرت عائشہ کو برابر پہنچتی رہتی تھی لہذا جب معاویہ حضرت عائشہ کے پاس آیا تو حضرت عائشہ نے معاویہ کی بہت سرزنش کی اور کہا ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ان لوگوں کے متعلق کہا ہے کہ اگر وہ یزید کی بیعت سے انکار کریں گے تو ان کو قتل کر دیا جائے گا“ معاویہ نے جواب دیا ”ایسا تو نہیں کیونکہ یہ لوگ اس سے بہت بلند ہیں لیکن ان کے سواب لوگ بیعت کر چکے ہیں تو کیا آپ یہ خیال فرماتی ہیں کہ میں ان کی وجہ سے دوسرے تمام لوگوں کی بیعت کو توڑوں“ حضرت عائشہ نے جواب دیا ”بہر حال ان لوگوں کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آو۔“

اس کے بعد معاویہ مدینہ سے فارغ ہو کر اپنے شکر کو لیکر مکہ پہنچا ان چاروں افراد سے بھی ملاقات کی یہاں معاویہ ان لوگوں کے ساتھ بہت حسن سلوک سے پیش آنے لگا، یہ لوگ بھی اس حسن سلوک کا مطلب خوب جانتے تھے، بنی امیہ کی عادتیں اور سیرت الہیسیہ سے سب ہی واقف تھے، جب معاویہ نے ان لوگوں سے کہا ”دیکھو یزید تمہارا بھائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی بیعت کر لو“ یہ لوگ پھر سے پھر گئے اور بیعت کرنے سے انکار کر دیا، آخر کار معاویہ ان لوگوں سے ناراض ہو کر مکہ سے نکل کر دمشق آگیا (۱)۔

(۱) الكامل ج، ۳ ص ۳۵۲، تاریخ اسلام ج، ۳ ص ۷۶۔

یہ پوری داستان ہے یزید بن معاویہ بن ہند کیلئے بیعت لینے کی، یہ تمام باتیں بدیہیات تاریخ میں سے ہیں، اس کا کوئی شخصی منکر نہیں ہو سکتا، صاحبان عقل لوگوں کو دعوت ہے کہ وہ حق مطلب کا فیصلہ کریں، ان تمام واقعات کے بعد اب کسی تبصرہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی، یہ پوری روڈار بنی امیہ کے دین اور شریعت پر پابندی اور قائل ہونے کا ثبوت ہے۔

## معاویہ کی موت اور یزید کا تخت نشین ہونا

معاویہ کی موت کے بعد یزید تخت نشین ہوا ادھر خطوط بھیجنے اور طلب بیعت کا سلسلہ شروع ہو گیا انھیں خطوط میں مدینۃ کے گورنر زولید بن عقبہ کے نام بھی خط بھیجا کہ جس میں لکھا ہوا تھا کہ ہر خاص و عام سے میری بیعت لو اور حسین بن علیؑ عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عمر سے پہلے بیعت لو، ان سب کو ایک لمحہ کی مہلت نہ دو۔

ولید نے مشورہ کیلئے مروان بن حکم کو بلا ٹوکرے کہا کہ ان تینوں کو بلا او اور اگر بیعت نہ کریں تو فوراً قتل کروادو گورنر نے تینوں حضرات کو بلا بھیجا، امام حسین بن ہاشم کے چند جوانوں کے ساتھ آئے، مکان کے باہر ان کو کھڑا کر دیا اور فرمایا ”اگر تم لوگوں کو میری آواز اوپھی سنائی دے تو فوراً اندر آ جانا اور جب تک میں باہر نہ آ جاؤں یہاں سے ہر گز نہ جانا“ پھر اندر تشریف لے گئے، معاویہ کی موت کی خبر سنائی گئی پھر یزید کی بیعت

کامد عی بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

”میرے جیسا آدمی اس طرح چھپ کر بیعت نہیں کر سکتا تم لوگ باہر نکل کر سب لوگوں سے بیعت طلب کرو تو ان کے ساتھ مجھ سے بھی بیعت کرنے کیلئے کہنا۔“  
ولید نے امام کو جانے دیا تو مروان نے برہم ہو کر ولید سے کہا اگر ان کو اس وقت جانے دیا تو پھر یہ کبھی قابو نہ آسیں گے ان کو فوراً قتل کر دو، یہ سن کر امام پڑے اور فرمایا ”اوہ ان زرقاء کیا تو مجھے قتل کرے گا یا یہ تیر اساتھی قتل کرے گا خدا کی قسم تو جھوٹا اور کمینہ ہے“ یہ کہہ کر آپ باہر تشریف لے آئے (۱)۔

## واقعہ کربلا

معاویہ کے دور میں سیاست کو دین پر بالا رکھنے اور سیاسی اغراض کیلئے شریعت کی حد میں تورڈا لئے کی جواب داء ہوئی تھی ان کے اپنے نامزد کردہ جانشین پزید کے عمد میں وہ بدترین نتائج تک پہنچ گئی، اس کے زمانے میں تین ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے پوری دنیا کے اسلام کو لرزہ براند ام کر دیا۔

سب سے پہلا واقعہ امام حسینؑ کی شہادت، جب مدینہ میں بیعت کرنے سے انکار

(۱) الکام ج/۳ ص ۲۸۷، تاریخ اسلام ج/۲ ص ۲۷۶ مہبد ایہ و نہایہ ج/۱۲۸ تاریخ طبری ج/۲ ص ۲۵۰۔

کر دیا تو آپ<sup>ؐ</sup> نے فوراً وہاں سے نکلا، ہی بہتر سمجھا اور مکہ تشریف لے آئے بلاشبہ وہ اہل عراق کی دعوت پر عراق کیلئے نکلے تھے، مکہ میں بھی حج کے موقع پر حج کو چھوڑ کر آپ نے عراق کی طرف جانے کا ارادہ کیا، البتہ اسباب خروج حسینی پر مفصل بحث کی گنجائش نہیں ہے مگر ہم فقط سیاسی نکتہ نگاہ اور واقعات کو نظر میں رکھتے ہوئے بیان کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ ہم مقدمہ میں بھی بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا مقصد فقط بنی امیہ کے کارناموں کو سامنے لانا ہے کہ جو تاریخ میں محفوظ ہیں لیکن بعض لوگ اس کو پشت پر دہ ڈال کر بنی امیہ کے غیر واقعی چہرہ کو روشناس کرانا چاہتے ہیں، تاریخ کی مستند کتب میں حالات بیزید بن معاویہ کے بارے میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کو دیکھ کر ہر غیرت مند اور غیور شخص اس کے خلاف آواز اٹھانے پر مجبور ہو گا، اگرچہ کہ بعض اصحاب کا یہ قدم نہ اٹھانا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ بیزید بن معاویہ سے راضی تھے بلکہ اپنی دانست میں مصلحت اندیشی سے کام لیتے ہوئے خاموشی اختیار کیتے ہوئے تھے جبکہ امام حسینؑ نے اپنے نانا کے دین کو بر باد ہوتے ہوئے دیکھا تو یہ قدم اٹھایا اگرچہ یہ امر واقعی ہے کہ وہ کوئی فوج لیکر نہیں جا رہے تھے، بلکہ ان کے ساتھ ان کے بال پنج تھے اور ۳۲ سوار اور چالیس پیادے، اسے کوئی شخص بھی فوجی چڑھائی نہیں کہہ سکتا ہے ان کے مقابلے میں عمر بن سعد بن ابی وقاص کے تحت جو فوج کوفہ سے بھی گئی تھی اس کی تعداد حداقل چار ہزار تھی، کوئی ضرورت نہ تھی کہ اتنی بڑی فوج اس چھوٹی سے جمیعت سے

جنگ ہی کرتی اور اسے قتل کر ڈالتی وہ اسے محصور کر کے با آسانی گرفتار کر سکتی تھی، جبکہ امام حسینؑ نے آخری وقت میں جو کچھ کھا تھا وہ یہ تھا کہ یا تو مجھے واپس جانے دو یا کسی سرحد کی طرف نکل جانے دو یا مجھ کو یزید کے پاس لے چلو، لیکن شامیوں نے کوئی بات نہ مانی آخر کار امامؑ سے جنگ کی گئی، ایک ایک صحابی جنگ کے لیئے میدان میں جاتا رہا اور شہید ہوتا رہا، امامؑ نے روز عاشور سے پہلے کئی مرتبہ اور خود عاشور کے روز متعدد مرتبہ شامیوں کے سامنے بجت تمام کی، اپنا تعارف کروایا، رسول خداؐ کی احادیث کا حوالہ دیا، مگر یہ سب باتیں کیونکر یزید یوں پراڑ کرتیں، عمر بن سعد تو یزید کے کیئے گئے وعدہ کا خواب دیکھ رہا تھا کہ اس کو شر ری کی گورنری مل جائے گی، جبکہ امامؑ نے اس سے کربلا میں یہ فرمادیا تھا کہ تجھے ری کی حکومت کا ایک دانہ بھی نصیب نہیں ہو گا اور واقعاً ایسا ہی ہوا یزید بن معاویہ اپنے وعدے سے مکر گیا، شمر بن ذی الجوش کہ جو علی بن ابی طالبؓ کے سامنے خارجی کے روپ میں آکر کھڑا ہو گیا تھا اور پھر جب خارجیوں کا قصہ ختم ہوا تو دین محمدی سے اپنے بعض اور کینے کو نکالنے کیلئے معاویہ ابن ہند کے ساتھ جاملا تھا، حتیٰ قتل امام حسنؑ میں بھی اس شمر کا ہاتھ تھا شمر ہمیشہ مروان کے شانہ بشانہ رہ کر اپنی اسلام دشمنی کی بھڑا اس نکالتارہا، ادھر محمد بن اشعث کہ جس کا ذکر شہادت امام حسنؑ میں گزر چکا ہے وہ بھی اسی ملعون کا بیٹا ہے کہ جو خارجی بنا اس سے پہلے مرتد ہوا پھر علیؓ کے قتل میں بھی ایک طریقے سے شریک رہا، خلاصہ یہ کہ اس یزیدی فوج میں اکثر افراد ایسے جمع

تھے جن کا ماضی ان کے سیاہ کار ناموں سے بھر ا ہوا تھا۔ جب آخر میں امام<sup>ؑ</sup> تنہارہ گئے تو اس سے پہلے کہ وہ بھی میدان جنگ میں جاتے اپنے چھوٹے بیٹے علی اصغر کہ جن کی عمر چھ ماہ کے قریب بتلائی جاتی ہے، انہوں نے اپنے اس بچہ کیلئے پانی کی درخواست کی کہ جس کے جواب میں وہاں سے تیر آیا اور یہ چھ ماہ کا بچہ بھی شہید ہو گیا، حداقل یزیدیوں کو یہ تو احساس کرنا تھا کہ اس بچہ کا کیا قصور ہے اگر وہ امام حسینؑ کو غلطی پر سمجھ بھی رہے تھے تو اس بچہ کی کیا غلطی ہے، مگر بات وہی ہے کہ خاندان رسالت سے دشمنی میں اندھے ہو گئے تھے، دین تو دور کی بات ہے انسانیت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

پھر جب امام<sup>ؑ</sup> میدان جنگ میں آئے اور جب لڑتے لڑتے زخمیوں سے چور ہو گئے تو پھر بھی ان کو گھیرے میں لیکر قتل کیا گیا اور فقط یہ کہ قتل کر کے چھوڑ دیتے ان کے سر مبارک کو ان کے جسم سے جدا کیا گیا اور جو کچھ ان کے بدن پر تھا لوٹا گیا اور بات یہ میں ختم نہیں ہوتی بلکہ گھوڑوں کی نعلیں تبدیل کر کے ان کی لاش پر گھوڑے دوڑائے گئے۔ (العیاذ باللہ) یہ کون سادین اور کو نسی انسانیت ہے، بات یہاں پر آگر ختم نہ ہوئی، اب ان کی قیام گاہ کا رخ کیا گیا، خیام کو لوٹا گیا اور پھر آگ لگادی گئی، خواتین اہل بیت رسولؐ کے سروں سے چادریں اتاری گئیں، وہ وہ ظلم کیتے گئے کہ جس پر انسانیت قیامت تک شرمسار ہے گی، بد سلوکی اور اسلام دشمنی یہاں پر بھی ختم نہیں ہوئی اس کے بعد جو کچھ خاندان رسالت کی خواتین اور پچوں کے ساتھ ہوا تاریخ کس عاجزی کے ساتھ اس

کو بیان کرتی ہے، خواتین اور پھول کو اسیر بنا کر کوفہ لایا گیا نہ فقط اس پر اکتفاء کیا بلکہ شہداء کے سروں کو نیزوں پر اٹھا کر کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام لایا گیا جگہ جگہ ان کی نمائش کی گئی، ملک میں جشن کا سامان بنایا گیا۔

جس وقت شہداء کے سر اور خواتین کو اسیر بنا کر کوفہ لایا گیا تو این زیاد نے کہا ”حمد و ثناء ہو خدا اکیلے جس نے حق اور اہل حق کو ظاہر کر دیا اور امیر المؤمنین یزید اور اس کی فوج کو فتح نصیب کی اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے کے بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے بیٹے حسین بن علی اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا (العیاذ باللہ)۔

قلم شرمندہ ہے بارگاہ خدا اور اس کے رسول کے حضور میں کہ ان الفاظ کو نقل کر رہا ہے، یہ حرام زادہ این حرام زادہ ان بن رگ ہستیوں کے بارے میں یہ کہہ رہا ہے کہ جس نے رسول کی گود میں پرورش پائی ہو، فاطمہؓ کے بطن سے وجود میں آیا ہوا اور جس کا باپ فاتح خیر و خندق اور باب علم ہو، جس کے باپ کو رسولؐ نے کہہ دیا کہ حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ، یہ کمینہ انہیں کذاب کہہ رہا ہے، استغفر اللہ من ذلك.

نیز جب شہداء کے سر اور اہل بیت کی خواتین کو یزید کے دربار میں اس کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے اپنی چھڑی سے سر مبارک امام حسینؑ کی توہین کرنی شروع کر دی جس پر وہاں موجود ایک صحابی نے یزید سے کہا۔

کیا تو نہیں جانتا کہ جن ہونٹوں پر تو چھڑی مار رہا ہے وہاں رسول خدا اپنے لب مبارک سے بوسے لیا کرتے تھے، اس سے زیادہ جزئیات میں جانے کی محہ میں ہمت نہیں ہے، پیشتر تفصیل کیلئے کتب تاریخ سے مراجعہ کریں (۱)۔

اگر تمام فضائل اور مناقب اہل بیت<sup>ؑ</sup> اور شریعت اسلام سے صرف نظر بھی کر لیا جائے تو فقط انسانیت کے نکتہ نگاہ سے دیکھیں تو یہ ساری کارروائی جو میدانِ کربلا سے لیکر کوفہ اور کوفہ سے ومشق تک ہوئی اس کا ایک ایک پہلو انسانیت کیلئے لرزہ خیز ناجائز اور مکروہ عمل ہے، اگر یزید بن معاویہ میں زرہ برابر بھی شرافت ہوتی تو فقط وہ یہ سوچتا کہ فتحِ کھلکھل کے دن اس حسینؑ کے ننان رسول خدا نے اس کے اجداد کو کس طرح معاف کیا تھا، لیکن بات پھر وہی ہے کہ اگر انسانیت اور شرافت کا کوئی تصور بنی امیہ کے پاس ہوتا تو یہ واقعہ پیش ہی کیوں آتا۔

### مدینہ پر حملہ

جسے تاریخ میں واقعہ حرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے حرہ مدینہ کے مشرق میں اس مقام کا نام ہے کہ جو نہایت گرم اور بے آب علاقہ ہے، یہ واقعہ اہل مدینہ کا یزید کی

(۱) طبری ج، ۲ ص ۳۰۵-۳۰۶، الکامل ج، ۳۵۹-۳۶۰، بدایہ و نہایہ ج، ۸۰ ص ۷۰-۷۱، تاریخ اسلام ج، ۵ ص ۲۵-۲۶۔

بیعت سے خارج ہونے کے سبب پیش آیا، قریش نے عبد اللہ بن مطیع اور انصار نے عبد اللہ بن حنظله بن ابی عامہ کی بیعت کر لی تھی۔

اس سے پہلے یزید نے کئی افراد کو مدینہ سے بلا کر بیعت لینے کے بعد خوب اچھی طرح سے انعام و اکرام سے نوازا، پھر جب یہ لوگ مدینہ پہنچ کر آئے تو کسی نے کہا میں خلعت بیعت کرتا ہوں جیسے یہ عمامہ اپنے سر سے اتارا ہوں، کسی نے کہا جیسے یہ نعلیں (جو تیاں) اپنے پاؤں سے اتارتا ہوں وغیرہ، اور وہ سب یزید کے نمائندے عثمان بن محمد بن ابی سفیان کے جو یزید کا چچا زاد بھائی بھی تھا اس کو نکالنے کیلئے جمع ہو گئے ادھر بزرگان بنی امیہ نے مروان بن حکم کے گھر میں پناہ لے لی بنی امیہ نے اپنی ساری رواداد یزید کو لکھ بھیجی، یزید نے فوراً دس ہزار سوار گھوڑے یا یارہ ہزار کی فوج مرتب کی، اہل دمشق کیلئے عبد اللہ بن مسعود کو سردار مقرر کیا، اہل حمص کیلئے حصین بن نمير السکونی کو اہل اردن کیلئے جیش بن دلجمۃ القبی کو اہل فلسطین کیلئے روح بن زنباع الجذامی کو اور اہل قنبرین کیلئے طریف بن حسحاس ہلالی کو مقرر کیا، اور سب کا سردار مسلم بن عقبہ المزنی کو بنایا، یزید نے مسلم بن عقبہ سے چلتے وقت کہا ”ان لوگوں کو تین دن کی مهلت دینا اگر میری اطاعت میں پہنچ کر آجائیں تو صحیح ہے اور ان کو چھوڑ دینا و گرنہ خدا کی مدد سے ان کو قتل کر دینا اور جب ان پر غلبہ پا جاؤ تو اہل مدینہ تمہارے لیے تین دنوں تک کیلئے مباح ہیں، اور جب مدینہ سے فارغ ہو جاؤ تو مکہ کو جاگر گھیرے میں لینے لینا اور اگر تم کسی

حادثہ کا شکار ہو جاؤ تو تمہاری جگہ حصین بن نمير سکونی لے لیگا۔ ادھر مکہ پر ابن زبیر نے قبضہ کر لیا تھا، اور یزید کے خلاف خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ ”یزید بند ر بازی کرتا ہے شارب الخمر ہے تارک الصلاۃ ہے اتنی شراب پیتا ہے کہ نشہ میں دھت ہو کر گر پڑتا ہے“۔

مسلم بن عقبہ اپنی فوج کے ساتھ مدینہ پہنچا تو عبد الملک بن مروان کو جو بعد میں جا کر خود بھی خلافت کی کرسی پر بیٹھا تھا، مسلم بن عقبہ کو مشورہ دیا کہ تم مدینہ کے مشرق کی جانب مقام حرۃ سے حملہ کرو تو کامیاب رہو گئے سورج تمہارے پیچھے اور ان لوگوں کی صورت پر ہو گا، اگر تمہاری بات مان جائیں تو صحیح ہے ورنہ انھیں قتل کر دینا، مسلم بن عقبہ نے عبد الملک بن مروان کا شکریہ ادا کر کے فوج کو لیکر مشرق کی طرف آگیا، لوگوں کو تین دن کی مہلت دی اور پھر چوتھے دن کہ جو ذی الحجه کی ۲۸ اور سال ۶۳ ہجری کا دن تھا مدینہ پر چڑھائی کر دی، طرفین میں گھمسان کی جنگ ہوئی جس میں مدینہ کے بزرگان بھی مارے گئے جن میں اصحاب رسول اور تابعین کی بہت بڑی تعداد شامل ہے۔

قتل ہونے والے صحابیوں کی تعداد سات سو تک بتائی جاتی ہے جبکہ مرنے والوں کی تعداد سو ہزار ہے، جب اہل مدینہ مغلوب ہو گئے تو شری میں کھل کر قتل و غارت کیا گیا جو کوئی مل رہا تھا سے قتل کیا جا رہا تھا، حتیٰ کہ ایک عورت مسلم بن عقبہ کے پاس آئی اور

کہنے لگی کہ میں تمہاری غلام ہوں اور میرا بھائیا تمہاری اسارت میں ہے، مسلم بن عقبہ نے حکم دیا کہ اس کے بیٹے کا سر کاٹ کر اس عورت کو دید و اس پر عمل کیا گیا، پھر مسلم بن عقبہ نے اس عورت سے کہا کہ ”یہی تیرے لیے غنیمت نہیں ہے کہ تجھے زندہ چھوڑا ہوا ہے اور تو مجھ سے اپنے بیٹے کے بارے میں بات کر رہی ہے۔“

اس کے علاوہ مدینہ کی مسلمان خواتین کے ساتھ تجاوز کیا گیا، جب سب کچھ اپنی فوج پر تین دن تک کیلئے حلال کر دیا تو خواتین بھی ان میں شامل تھیں کہ جس کے نتیجہ میں تاریخ بتاتی ہے کہ اس سال بغیر شوہر کے ایک ہزار عورتیں حاملہ ہوئیں۔

تین دن تک مسجد نبوی میں اذان اور نماز نہ ہو سکی فقط ایک آدمی سعید بن میتب مسجد میں بیٹھا نماز پڑھتا رہا، بعد میں جس کو سپاہی پکڑ کر مسلم کے پاس لے آئے مسلم نے ان کی گردان کاٹنے کا حکم دیدیا، لیکن وہاں کسی نے شہادت دے دی کہ یہ شخص دیوانہ ہے اس لیے انھیں چھوڑ دیا گیا مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے گئے کہ جس کے نتیجہ میں تین دن میں پوری مسجد ان کی غلطتوں سے بھر گئی اور یہ سارا اکام یزید کے کہنے پر ہوا، مزید تفصیلات کیلئے رجوع کریں (۱)۔

بنابر فرض محال اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اہل مدینہ کی بغاوت ناجائز تھی مگر کیا

(۱) بدایہ و نہایہ ج، ۸ ص ۲۲۰ تا ۲۲۷، الکامل ج، ۳ ص ۲۵۵، تاریخ طبری ج، ۳ ص ۳۷۰، تاریخ اسلام ج، ۵ ص ۲۳۰۔

کسی باغی مسلمان آبادی بلکہ حتیٰ غیر مسلم باغیوں اور حرمنی کافروں کے ساتھ بھی اسلامی قانون کی رو سے یہ سلوک جائز تھا؟ اور یہاں تو معاملہ کسی اور شر کا نہیں بلکہ خاص مدینۃ الرسولؐ کا تھا جس کے متعلق آپؐ کا ارشاد ہے جیسے:

﴿لَا يَرِيدُ أَحَدًا مِّنْ الْمَدِينَةِ بِسُوءِ الْأَذَابِهِ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرَّصَاصِ﴾

مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی برائی کا ارادہ کرے گا اللہ اسے

جہنم کی آگ میں سیسی کی طرح پکھلا دے گا۔

نیز ایک اور مقام پر ارشاد ختمی مرتب ہے:

﴿اللَّهُمَّ مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَ اخْفَاهُمْ فَاخْفِهْ وَ عَلَيْهِ لِعْنَةُ اللَّهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ إِجْمَعِينَ لَا يَقْبِلَ مِنْهُ صِرْفٌ وَ لَا عَدْلٌ﴾ (۱).

پروردگار جو کوئی بھی اہل مدینہ پر ظلم کرے اور ان کو ڈرائے

تو اس کو خوفزدہ کر دے اور اس پر خدا اور ملائکہ اور تمام

انسانوں کی لعنت ہو اور اس سے کوئی بھی چیز اس گناہ کے

بدلے میں قبول نہ کرنا۔

اس کے علاوہ لا تعداد روایات جو کتب روائی صحاح ستہ میں نقل ہوئی ہیں کہ جس

میں شر مقدس مدینۃ منورہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

(۱) روح المعانی ج ۲۶ ص ۷۲۔

بیر حال یہ امر واضح ہے کہ یزید یوں کونہ کوئی خدا کا لحاظ تھا اور نہ ہی شریعت کا، قارئین محترم ان تمام چیزوں کے باوجود آپ اس شخص کو مسلمان ماننے کیلئے تیار ہیں؟

### مکہ مکرمہ پر حملہ

مسلم بن عقبہ مدینہ میں قتل و غارت گری کرنے کے بعد جنگ کی نیت سے مکہ کی جانب روانہ ہوتا ہے جب وہ شنیہ ہر شاکے مقام پر پہنچتا ہے تو اپنی فوج کے سرداروں کو جمع کر کے کہتا ہے کہ یزید بن معاویہ نے کہا تھا کہ اگر تم کسی حادثہ کا شکار ہو جاؤ تو اپنی جگہ حصین بن نمیر سکونی کو جانتشین بن دینا پھر اس نے حکم دیا کہ مکہ جا کر عبد اللہ بن زیر کو قتل کر دینا اور وہ اسی مقام پر موت کا نوالہ بن گیا۔

Hutchinson بن نمیر اپنی فوج کے ساتھ جب مکہ پہنچا تو محرم ختم ہونے میں چار روز باقی تھے ادھر عبد اللہ بن زیر سے مدینہ کے وہ شرفاء جو بچ گئے تھے آکر مل گئے، اسکے علاوہ نجدۃ بن عامر حنفی اپنے قبیلے کے کچھ لوگوں کو لیکر ابن زیر کی حمایت میں مکہ پہنچ چکا تھا۔ کئی دن تک گسان کی جنگ رہی، دونوں طرف کے کئی لوگ مارے گئے، شامیوں نے مکہ کو گھیرے میں لے رکھا تھا جب مکہ فتح نہ ہو سکا تو ہفتہ کے روز تین ربيع الاول کو چاروں طرف سے مجاہیق لگائی گئیں خانہ کعبہ کے اوپر پھٹروں اور آگ کے گولوں کی بارش کئی گئی کہ جس کے سبب اسی روز خانہ کعبہ کی دیوار مبارک ایک طرف سے مسمار

ہو گئی اور غلاف کعبہ میں آگ لگ گئی حتیٰ حضرت ابراہیم<sup>ؑ</sup> نے جو حضرت اسماعیل<sup>ؑ</sup> کی قربانی کی تھی جس میں بھیرٹ آکر ذبح ہو گیا تھا اس کے سینگ جو اس وقت تک کعبہ کی چھت پر نصب تھے وہ بھی جل گئے۔ خلاصہ یہ کہ خانہ کعبہ پوری طرح سے منخدم ہو گیا لیکن پھر بھی یہ جنگ جاری رہی یہاں تک کہ عبد اللہ بن زبیر کو اطلاع ملی کہ چودہ ربیع الاول کو یزید مر چکا ہے، اس نے شامیوں کو مخاطب کرے کہا ”اے شامیوں خدا نے تمہارے غارت گری کرنے والے خلیفہ کو مار دیا ہے“ اہل شام کو یقین نہ آیا حتیٰ یہ کہ ثابت بن قیس بن القیق<sup>ؓ</sup> یزید کے مر نے کی خبر لیکر آیا۔ یہ بات سنتے ہی شامیوں نے فرار کرنا شروع کر دیا اور حصار خود خود ختم ہو گیا (۱)۔

یہ تھی یزید بن معاویہ بن ہند کے کارنامے کے ہم نے جن کو بہت اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے، وہ تو خدا کا کرنا یہ ہوا کہ زندگی نے اس کا ساتھ نہ دیا اور نہ اور کیا کیا گل کھلاتا، لعنة اللہ علیہ و علی آبائہ۔

## قتل امام حسین یزید کی رضایت سے ہوا

نہ فقط یہ کہ یزید راضی تھا بلکہ بہت خوش تھا ہمارے پاس تاریخی شواہد ہیں اس بات

(۱) بدایہ و نہایہ ج ۸ ص ۲۲۷ ، تاریخ طبری ج ۳ ص ۳۸۱، الکامل ج ۳ ص ۳۶۳، تاریخ اسلام ج ۵ ص ۳۳۔

کو ثابت کرنے کیلئے، بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ اس کی مرضی سے نہیں ہوا تھا اور وہ اس سے راضی نہیں یہ بات سراسر غلط ہے، اور اگر تاریخ میں کہیں ملتا بھی ہے کہ اس نے این زیاد پر ملامت کی تو وہ مرکاری اور ریا کی وجہ سے تھا کیونکہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ میری پیشانی پر امام کے بے گناہ قتل کا وہ سیاہ داغ لگ چکا ہے کہ جو رہتی دنیا تک میری ملامت کا سبب بنار ہے گا، چنانچہ اس نے اپنی رسوانی کے خطرات کے پیش نظر صرف زبانی لعنت بھیجی اور ندامت کا اظہار کیا۔

اس بارے میں حافظ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ ”جب این زیاد نے حضرت امام حسینؑ کو مع انکے اصحاب کے قتل کر دیا اور ان کے سروں کو یزید کے پاس بھجا تو یزید امامؑ کے قتل سے پہلے خوش ہوا اور اسکی وجہ سے این زیاد کی قدر و منزلت اس کے نزدیک زیادہ ہو گئی مگر وہ اس خوشی پر زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا (۱)۔

حتیٰ یہ کہ پھر ظاہری طور پر نادم ہونے کے بعد یزید کہنے لگا ”اللہ کی لعنت ہو این مر جانہ (این زیاد) پر کہ اس نے حسینؑ کو تنگ اور مجبور کر دیا حالانکہ حسینؑ نے اس سے سوال کیا تھا کہ یا تو انکو آزاد چھوڑ دیا جائے کہ جہاں چاہیں چلے جائیں یا انکو میرے پاس آنے دیا جائے یا انکو سرحد کی طرف جانے دیا جائے لیکن پھر بھی این مر جانہ نہ مانا اور انکو

(۱) بدایہ و نہایہ ج/۸ ص ۲۳۵۔

قتل کر دیا اور ان کے قتل سے مجھے مسلمانوں میں مبغوض بنادیا اور ان کے دلوں میں میرا بعض اور عداوت پیدا کر دی تو اب ہر نیک و بد مجھ سے بغض رکھے گا جبکہ میرا حسینؑ کو قتل کرنالوگوں پر شاق اور گراں گزرے گا۔ مجھے مر جانہ کے بیٹے سے کیا واسطہ اللہ اس کا برآ کرے اور اس پر غصب نازل ہو” (۱)۔

یزید کے اس بیان کے آخری الفاظ میں غور فرمائیے کہ ”اب ہر نیک و بد مجھ سے عداوت رکھے گا کہ میرا حسینؑ کو قتل کرنا ان پر بہت گراں گزرے گا“ اس جملہ سے اس بات کا بھی صاف اعتراف ہے کہ وہ قاتل حسینؑ ہے کیونکہ سب کچھ اس کے حکم سے ہوا۔

رہا ابن زیاد پر لعنت وغیرہ کرنا تو وہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ قاتل امامؐ ہے یا یہ کہ خود یزید اس قتل سے خوش نہیں ہوا بلکہ قاتل امامؐ کی وجہ سے ابن زیاد کا مرتبہ اس نے اپنے یہاں بلند کیا جیسا کہ ذکر ہو چکا اور ابن زیاد پر لعنت وغیرہ کرنا اپنی رسالتی کی وجہ سے تھا۔ جیسا کہ حافظ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ ”بے شک یزید نے ابن زیاد پر اس کے فعل کی وجہ سے لعنت تو کی اور اسکو بر اجھلا بھی کہا اس وجہ سے آئندہ جب حقیقت ظاہر ہو گی اور بات کھلے گی تو پھر کیا ہو گا لیکن نہ تو اس نے ابن زیاد کو اس ناپاک حرکت پر معزول کیا اور

(۱) بدایہ و نہایہ ج / ص ۸۵۲ - ۲۳۵

نہ بعد میں اسے کچھ کہا اور نہ ہی کسی کو بھج کر اسکا یہ شرم ناک عیب اسکو جتایا یعنی ملامت کیا ہو (۱)۔

اور اگر وہ اتنا ہی شرمندہ تھا اپنے فعل سے توجہ اہل بیتؐ نبیؐ کی خواتین بے پردہ اس کے دربار میں لائی گئیں تو اس نے ان کیلئے پردے کا انتظام کیوں نہ کرایا، کیونکہ بعض یزید دوست لوگوں کا کہنا ہے کہ اس نے امامؐ کے گھر کی خواتین کے ساتھ بہت اچھا سلوک رکھا اور بہت احترام سے پیش آیا، بلکہ حقیقت سے اس کے بر عکس ہے کیونکہ امام حسینؑ کی گھر کی خواتین نے یزید کو اس بات کا احساس بھی دلانے کی کوشش کی کہ رسولؐ کی نواسیاں بے پردہ ہیں اور تیری گھر کی کنیزیں تک پردہ میں ہیں (۲)۔

اس کے علاوہ رقیہ بنت الحسینؑ کی قرآن بھی زندان شام میں موجود ہے کہ جو تماقہ ہے ان جھوٹ بولنے والوں کے منہ پر کہ جو کہتے ہیں کہ یزید بہت احترام سے پیش آیا۔

## لعنۃ کی سنت اور یزید یوں کا دفاع

یزیدی ٹولہ یزید کی حمایت میں سر توڑ کو شش کرتا رہتا ہے کہ کسی طرح یزید کو بڑا متقی صالح

(۱) بدایہ و نہایہ ج / ص ۸۰۳۔

(۲) بدایہ و نہایہ ج / ص ۷۸۹۔

اور امام عادل اور خلیفہ راشد کے روپ میں متعارف کروائے اور اس سلسلے میں کبھی کسی کا اور کبھی کسی کا سہارا لیتے ہیں لیکن افسوس کہ وہ جس کا بھی سہارا پکڑتے ہیں وہی ان کی آرزوں اور حرثوں کا خون کر دیتا ہے چنانچہ آجکل بڑے زورو شور سے امام غزالی کا فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے اور ان کے متعلق لکھا جاتا ہے کہ انہے اربعہ کے بعد سب سے برے عالم بزرگ امام غزالی کا فتویٰ یہ ہے کہ یزید مسلمان تھا اور مسلمان پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ امام غزالی کا کہنا ہے کہ :

” اور جو صفات لعنت کی مقتضی ہیں وہ تین ہیں کفر ، بدعت اور فسق اور ان میں لعنت کرنے کی تین صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ وصف عام کے ساتھ لعنت کی جائے مثلاً یوں کہا جائے کہ کافروں بدعتیوں اور فاسقوں پر اللہ کی لعنت ہو دوسری صورت یہ ہے کہ وصف خاص کے ساتھ لعنت کرے مثلاً یوں کہ کہ یہو دنصاری مجوسی قدریہ ، خوارج ، زانی ، ظالم اور سود خور پر لعنت ہو، یہ دونوں صورتیں جائز ہیں لیکن اہل بدعت پر لعنت کرنے میں تردید ہے کیونکہ بدعت کا پہچاننا مشکل امر ہے، تیسرا صورت یہ ہے کہ کسی شخص معین پر لعنت کرے یہ محل خطر ہے، مثلاً زید اگر کافر یا فاسق یا بدعتی ہے تو اس طرح نہیں کہنا چاہئے کہ زید پر لعنت ہے ..... ” (۱)

١) احياء العلوم ج / ٣ ص ١٢٥

پھر چند جملہ بعد لکھتے ہیں کہ :

”اگر کوئی کہے کہ یزید نے حضرت امام حسینؑ کو قتل کیا یا  
اس نے قتل کی اجازت دی تو اسکو لعنت کرنا جائز ہے یا نہیں؟  
تو ہم یہ کہتے ہیں کہ قتل و اجازت قتل یہ دونوں باتیں بالکل  
پایہ ثبوت کو نہیں پہچنیں۔“

پھر چند سطر کے بعد لکھتے ہیں کہ :

”اگر کوئی یہ کہے کہ یہ بھی کہنا جائز ہے یا نہیں کہ قاتل امام  
حسینؑ یا قتل کی اجازت دینے والے پر لعنت ہو ہم کہتے ہیں کہ  
درست یہ ہے کہ یوں کہے کہ اگر قاتل یا اجازت دہنده قبل توبہ  
مرا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ شاید  
بعد میں توبہ کر کے مرا ہو۔(۱)

نیز چند جملوں کے بعد دوبارہ فرماتے ہیں کہ :

”اور ہم نے جو یزید کی لعنت کا یہاں ذکر کیا ہے تو اسی لیئے  
کیا کہ لوگ لعن کے باب میں جہٹ پٹ زبان کھول دیتے ہیں  
حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ مومن لعنت کرنے والا نہیں  
ہوتا، تو چاہیئے کہ جو شخص کفر پر مر گیا ہو اس کے سوا

(۱) احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۲۵۔

کسی پر زبان لعن نہ کھولیں اور اگر لعنت ہی کرنی ہو تو  
معین شخص کا ذکر نہ کریں وصف عام کے طور پر لعنت کریں  
جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اس سے تو یہی بہتر ہے کہ آدمی کچھ ذکر  
خدا کرے اور اگر نہ ہو سکے تو چپ ہی رہے اس میں سلامتی  
بے (۱)

### پہلا جواب :

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ لعن فرماتا ہے کلام پاک جیسی کتاب میں ۳۲ آیات ہیں کہ  
جن میں مختلف حوالوں سے مختلف لوگوں کو لعنت پھیگئی ہے۔ مانند:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ مَا تَوَلَّهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لِعْنَةُ اللَّهِ﴾ (۲)  
”یہ شک جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا اور کفر ہی کی حالت  
میں مرگئے انہیں پر خدا کی لعنت ہو.....“  
﴿ثُمَّ نَبْتَهِلُ فَنَجْعَلُ لِعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ (۳).  
”پھر اس کے بعد ہم سب مل کر گڑ کر جہوٹوں پر لعنت  
کریں گے“

۱) احیاء العلوم ج / ۳ ص ۱۲۵۔

۲) سورۃ بقرہ ۱۲۱۔

۳) سورۃ آل عمران ۶۱۔

یعنی آیہ مبارکہ کی بات ہو رہی کہ محمد و آل محمد اور ان کے دشمن ایک دوسرے پر لعنت کیلئے جمع ہو رہے ہیں۔

اور :

﴿الا لعنة الله على الظالمين﴾ (۱)

سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکاری

یا :

﴿وَاتَّبِعُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (۲)

اس دنیا میں لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن  
بھی لگی رہے گی  
 حتیٰ اس کے علاوہ قرآن میں ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ خود انبیاء کرام لعنت فرمایا  
 کرتے تھے۔

مانند :

﴿لَعْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاؤِدَ وَ عِيسَى ابْنِ

مُرِيمٍ﴾ (۳).

(۱) سورہ حود۔ ۱۸۔

(۲) سورہ حود۔ ۶۰۔

(۳) سورہ مائدہ ۷۸۔

بُنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤود "اور مریم" کے بیٹے عیسیٰ کی زبانی لعنت کی گئی۔ ثابت یہ ہوا کہ یہ خود خدا اور انبیاء علیهم السلام کی سنت ہے کہ نافرمانوں پر لعنت کی جائے۔

### دوسرा جواب:

امام غزالی کے پیروکاروں کو چاہئے کہ وہ شیطان کو بھی لعن نہ کریں کیونکہ امام صاحب کا کہنا ہے کہ لعنت وغیرہ سے کیا فائدہ فقط زبان پر حمد و ثناء پر ورد گار ہونی چاہئے، امام صاحب کی یہ بات خدا اور رسول خدا کی سنت کے خلاف ہے ہم پیامبر اسلام سے زیادہ متقدی و پر ہیز گار نہیں ہو سکتے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جگہ جگہ پیامبر اسلام نے مختلف موقع پر دشمنان خدا اور دشمنان رسول پر لعنت فرمائی ہے، امام صاحب کے بقول یہ بات خلاف احتیاط ہے یا یوں کہیں خدا قل ترک اولی ہے تو معاذ اللہ رسول خدا نے ترک اولی فرمایا ہے اور وہ بھی کئی بار۔

### تیسرا جواب:

مزے کی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ امام غزالی کو ائمہ اربعہ کے بعد کا مقام دیتے ہیں اور انھیں کے فتاویٰ کو عدم جواز لعن یزید پر دلیل بنانے کر پیش کرتے ہیں وہ خود اس آفت میں مبتلى ہیں، حتیٰ خود انہی لوگوں کی طرف سے دوسرے فرقوں کے متعلق مسلمانوں

کیلئے کفر والہاد کے فتویٰ صادر ہوتے ہیں، وہ بریلوی اور اہل تشیع کے علاوہ بھی کسی کو نہیں بخشتے، یہ کیسی امام صاحب کی پیروی ہے یو منون بالبعض و یکفرون بالبعض، (کچھ چیزوں پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ چیزوں کا انکار کرتے ہیں) اپنے مطلب کی بات لے لی اور جس میں اپنا نقصان نظر آیا اس کو چھوڑ دیا، اگر امام صاحب کی پیروی ہی کرنی ہے تو کم از کم تمہارا کردار دوسروں کیلئے بے ضرر ہونا چاہیے۔

### چوتھا جواب:

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ خود رسول خدا نے یزید پر لعنت فرمائی ہے، طبرانی سے روایت کرتے ہیں :

رسول خدا نے فرمایا :

اللهم من ظلم اهل المدینة و اخافهم فاخفه و عليه لعنة الله و  
الملائكة والناس اجمعین لا يقبل منه صرف و لا عدل.

اے خدا جو کوئی اہل مدینہ پر ظلم کرے اور ان کو خوفزدہ کرے تو اس کو خوفزدہ کرے اور خدا ملائکہ اور سارے انسانوں کی لعنت ہو، اس ظلم کے بدلے میں اس کا کوئی عذر قبول نہ کرے۔

ایک دوسری روایت نقل فرماتے ہیں کہ :

رسول خدا نے فرمایا:

﴿لعنهم الله و كل نبی مجاب الدعوة الزائد فی کتاب الله  
المکذب بقدر الله والمسلط بالجبروت لیعز من اذل الله ینزل من  
اعز الله والمستحل من عترتی و التارک ستی﴾

خدا اور ہر مجاب الدعوة نبی کی لعنت ہو اس پر کہ جو کتاب  
خدا میں کچھ اضافہ کریں، قدر خدا کے منکر ہوں جبروت پر  
مسلط ہوتا کہ جس کو خدا نے ذلیل قرار دیا ہو اس کو عزت دے  
اور جس کو خدا نے عزت دی ہو اس کو ذلیل کرے، آل رسول  
کے قتل کو حلال سمجھئے اور میری سنت پر عمل نکرے (۱)

جیسا کہ واقعات مدینۃ میں گذر چکا ہے کہ قضیہ حرہ کہ جو تاریخ بشریت بالخصوص  
تاریخ اسلام کا شرمناک حصہ ہے آیا اس کا مصدقی یزید کے علاوہ کوئی اور ہے، آیا یہ سب  
کچھ یزید کے کرنے پر نہیں ہوا تھا، اسی طرح دوسری روایت میں دیکھتے ہیں کہ چھ  
گروہوں پر رسول خدا نے لعنت فرمائی ہے، قدر متقین تین لعنت کے مستحق گروہ کا  
صدقی یزید بن معاویہ ہے، اہل بیتؑ کو خدا نے عزت دی اور اس نے ذلت دی، آل  
رسول کے قتل کو حلال کر دیا، سنت رسول کا تارک تو تھا ہی، تاریخ ان تینوں چیزوں کی  
ہر گز منکر نہیں ہو سکتی ہے۔

(۱) روح المعانی ج ۲ ص ۷۲۔

اب جبکہ رسول خدا اس پر لعنت فرمائے ہیں تو ہم کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اس پر لعنت بھیجنے میں توقف یا احتیاط سے کام لیں، بلکہ بر عکس یہاں احتیاط کا تقاضا تو یہ ہے کہ سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ضرور لعن کریں۔

### پانچواں جواب:

اس کے علاوہ امام غزالی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس ایک دن خواب سے بیدار ہوئے تو آپ نے ان اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا خدا کی قسم حسینؑ قتل ہو گئے اور یہ واقعہ ان کے قتل کی خبر آنے سے پہلے کا تھا، ان کے ساتھیوں نے اسکو ماننے سے انکار کیا تو ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا ہے آپ کے ہاتھ میں شیشہ کا برتن ہے جس میں خون ہے اور آپؑ نے فرمایا ”کیا تم نہیں جانتے کہ میری امت نے میرے بعد کیا کیا ہے؟ انہوں نے میرے بیٹے حسینؑ کو قتل کر دیا ہے اور یہ میرے بیٹے حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے جس کو میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں گا“ چوبیس روز کے بعد خبر آئی کہ اسی دن حسینؑ قتل ہوئے تھے جس دن ابن عباس نے خواب دیکھا تھا (۱)۔

امام صاحب سے سوال یہ ہے کہ آیا یہ کوئی معمولی واقعہ ہے؟ امام صاحب کہتے ہیں امام حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت مت بھیجو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ توبہ کر کے مرے ہوں تو

(۱) احیاء العلوم ج ۱ ص ۵۰۔

کیا رسول خدا<sup>۱</sup> کے پاس یہ احتمال نہیں تھا۔ یا آپ کے بقول العیاذ باللہ رسول خدا احتیاط کے خلاف عمل کر رہے تھے، رسول خدا<sup>۱</sup> نے تو نہیں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کر کے نہیں مرسیں گے تو اس صورت میں خدا کی بارگاہ میں یہ خون لیکر فریاد کروں گا۔

### چھٹا جواب:

امام غزالی کا سارا ذرا اس بات پر ہے کہ ممکن ہے انہوں نے توبہ کر لی ہو مگر تاریخ اس احتمال اور امکان کو کا لعدم قرار دیتی ہے، کیونکہ یزید کی موت اس وقت ہوئی ہے کہ جب یزیدی لشکر مکہ کو حصار میں لیئے ہوئے تھا۔ یعنی اس کی طرف سے ظلم کا بازار مسلسل گرم تھا نادم ہوتا تو کہیں تو اظہار کرتا کہ میں نے آل رسول<sup>۲</sup> کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ یا مدینہ پر حملہ کرو اکر غار تگری کیوں کیا یہ کہ مکہ مکرمہ پر کیوں حملہ کا حکم دیا۔

اگر ہم تسلیم کر کے یہ مان بھی لیں کہ اس نے ممکن ہے کہ توبہ کر لی ہو، لیکن امام غزالی اس بات کو بھول گئے کہ گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک حقوق الناس اور ایک حقوق اللہ حق اللہ تو خدا جب چاہے معاف کر سکتا ہے اس کیلئے کوئی قید و شرط نہیں ہے جبکہ حقوق الناس کے معاف ہونے کی اساسی شرط یہ ہے کہ جس کا حق غصب ہوا ہے یا جس پر ظلم ہوا ہے اس کا معاف کرنا ضروری ہے، جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ اہل بیت پیامبرؐ کی طرف سے کسی ایک آدمی نے بھی اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ ہم نے یزید کو معاف کر دیا بلکہ اس کے بر عکس تاریخ میں متعدد مقامات پر ان ظلم و ستم کو یاد کیا گیا ہے اور اس کے فالین کو لعنت ملامت کی گئی ہے۔

## ساتواں جواب :

خداوند عالم کا رشاد ہے کہ :

﴿وَالَّذِينَ يُنْقَصُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيُقْطِعُونَ مَا أَمْرَ اللَّهُ بِهِ  
أَنْ يَوْصِلَ وَيَفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ الْعَذَابُ وَلَهُمْ سُوءُ  
الْدَارُ﴾ (۱).

اور جو لوگ خدا سے عہد و پیمان پکا کرنے کے بعد توڑ ڈالتے  
ہیں اور جن تعلقات کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے انھیں  
قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ایسے  
ہی لوگ ہیں جن کے لیئے لعنت ہے اور ایسے لوگوں کیلئے برا  
گھر (جہنم) ہے  
کلمہ فساد کی ضد اصلاح ہے یعنی ہر وہ کام کہ جو تخریب کاری ویرانگری کا سبب بننے والے فساد  
ہے جیسا کہ خود قرآن میں اسی طریقہ سے معنی کیا گیا ہے۔

﴿الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يَصْلُحُونَ﴾ (۲).

جو لوگ روئے زمین پر فساد پھیلایا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں  
کرتے

(۱) سورہ رعد ۲۵

(۲) سورہ شراء ۱۵۲

یا: ﴿وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِح﴾ (۱).

اور خدا فسادی کو خیر خواہ سے الگ جانتا ہے۔ اب اس سے زیادہ نہیں کہنا کہ آپ خود فیصلہ کریں کہ کون فسادی ہے اور کون اصلاح امت کا داعی، حالات و واقعات بنی ہاشم خاندان رسالت بھی آپ کے سامنے ہے اور گمراہی اور وضلالت میں غرق بنی امية کی کارستانیاں بھی واضح ہیں، اور خدا ایسے لوگوں کو لعنت فرمائہ ہے، آیا قتل امام حسن اور امام حسنؑ فساد نہیں ہے؟ آیا مدینہ میں قتل و غار تگری فساد نہیں ہے؟ آیا مکہ مکرہ پر حملہ اور آگ لگانا فساد نہیں؟ آیا حضرت علیؑ کے خلاف معاویہ کا خروج فساد نہیں ہے ان تمام باتوں کا جواب خود انسان کے وجدان میں موجود ہے، کوئی احتیاط باقی رہ جاتی ہے یعنی دشمن خدا کو لعن کرنے میں بھی کوئی احتیاط کا تصور پایا جاسکتا ہے۔ ہم اپنی گفتگو کو یہیں ختم کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں، ورنہ کثرت سے آیات اور روایات فقط اس مطلب کے اثبات کیلئے بیان کی جاسکتی ہیں۔

## حدیث قسطنطینیہ اور اس کا جواب

یزیدی ٹولہ اپنے آقا یزید بن معاویہ بن ہند کی حمایت اور اس کو پاک و صالح ثابت کرنے کیلئے ایک حدیث سے استدلال کرتا ہے کہ وہ بخشانخشا یا ہوا ہے۔

(۱) سورہ بقرہ ۲۲۰۔

رسول خدا نے فرمایا:

﴿اول جیش من امتی یغزون مدینہ قیصر مغفور لہم﴾

”میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر قسطنطیل پر

حملہ کرے گا و بخشا ہوا ہے“

اور اس کا مصدق اُپر زید بن معاویہ ہے کیونکہ وہ پہلے حملے میں شریک تھا۔

اول تو یہ بات صحیح نہیں ہے کہ زید پہلے حملے میں شریک تھا کیوں پہلے حملے کے بارے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے کہ کب ہوا تھا۔

امام الحدیث علامہ بدرا اللہ بن عینی شارح صحیح بخاری کہتے ہیں کہ ”اور کہا گیا ہے کہ معاویہ نے ایک لشکر جس کا سردار سفیان بن عوف تھا قسطنطیل، پر چڑھائی کرنے کیلئے بھیجا، وہ لشکر روم کے شروع کو فتح کرتے ہوئے بڑھتا چلا گیا اس لشکر میں عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن زبیر اور ابو ایوب النصاری تھے۔ اور ابو ایوب النصاری اس زمانہ حصار میں فوت ہوئے میں کہتا ہوں کہ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ یہ اکابر اصحاب سفیان بن عوف کی قیادت میں تھے، زید کی قیادت میں نہ تھے کیونکہ زید اس کا اہل نہ تھا کہ یہ بڑے حضرات اس کی خدمت (ما تحت کی حیثیت) میں رہیں اور ملھب کہتا ہے کہ ”اس حدیث سے معاویہ کی منقبت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس نے ہی سب سے پہلے دریائی جنگ کی اور اس کے بیٹے زید کی بھی منقبت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس نے سب پہلے قیصر کے شہر

قططنیہ سے جنگ کی ”میں کھتا ہوں وہ کوئی منقبت ہے جو یزید کیلئے ثابت ہو گئی جبکہ اس کا حال خوب مشہور ہے اگر تم یہ کہو کہ حضور نے اس لشکر کے حق میں مغفور لحم فرمایا ہے تو میں کھوں گا کہ اس عموم میں یزید کے داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دوسری دلیل سے اس حدیث سے خارج نہ ہو سکے کیونکہ اس میں تو اہل علم کا کوئی اختلاف ہی نہیں ہے کہ حضورؐ کے قول مغفور لحم میں وہی داخل ہیں جو مغفرت کے اہل ہوں حتیٰ کہ اگر ان غزوہ کرنے والوں میں سے کوئی مرتد ہو جاتا تو وہ یقیناً اس بشارت کے عموم میں داخل نہ رہتا پس یہ صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ مغفرت سے مراد یہ ہے کہ جس کے واسطے مغفرت کی شرط پائی جائے اس کے واسطے مغفرت ہے“ (۱)۔ اگر یزید نوازوں کی بات مان لی جائے تو مطلب یہ ہوا کہ مسلمان سے مصافحہ کرنے والا اور روزہ دار کو افطار کرانے والا اور ماہ رمضان میں روزہ رکھنے والے سب بخشنہ بخشنہ ہیں چاہے وہ حر میں طیبین کی بے حرمتی بھی کر دیں تو بھی معاف، کعبہ کو آگ لگادیں تو بھی معاف، مسجد نبوی میں غلط ڈالیں تو بھی معاف، ہزاروں بے گناہوں کو قتل کر ڈالیں تو بھی معاف، اگر سید الانبیاء کی اولاد کو تین دن بھوکا پیاسار کھنے کے بعد ذبح کر دیں تو بھی معاف پس سب کچھ معاف، ہو گیا نعوذ باللہ من ذلک۔

(۱) عمدة القاري ج ۱۳ ص ۱۹۸۔

قارئین محترم اگر ایسا ہونے لگے تو دنیا کا نظام در ہم بر ہم ہو کر رہ جائے گا پھر تو کلمہ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھ لواب تو جنتی ہو گیا پھر جو کچھ ہو کر لو کوئی گناہ نہیں یعنی ساری شریعت  
اور احکام اور اخلاق لغو ہے خداوند نے طولانی قرآن کیوں نازل فرمایا (العیاذ بالله) اپنے  
رسول سے کہ دیتا کہ سب کو کلمہ پڑھوادو میں ان کو جنت میں ڈال دوں۔ (استغفار اللہ)

حافظ ابن اثیر کا کہنا ہے کہ :

” اور اسی ۴۹۵ میں اور کہا جاتا ہے کہ ۵۰۵ میں معاویہ نے  
لشکر بلاد روم کی طرف بھیجا اور اس پر شفیان بن عوف کو  
امیر بنایا اور اپنے بیٹے یزید کو ان کے ساتھ شریک ہونے کا حکم دیا  
تو یزید بیٹھا رہا اور حیلے بہانے شروع کر دیئے ، معاویہ اس کے  
بھیجنے سے رک گیا ، اس جنگ میں لوگوں کو بھوک پیاس اور  
سخت بیماری کا سامنا کرنا پڑا تو یزید نے خوش ہو کر یہ  
اشعار کہے :

ما ان ابالي بما لاقت جموعهم  
بالفر قدونه من حمي و من

ہوم بدیر مر ان عند ام کلثوم  
اذا اتکان على انحاطه مرتفعاً

(یعنی مجھے پروا نہیں کہ ان لشکر یوں پر بخار اور تنگی و  
تكلیف کی بلائیں مقام فرقدونہ میں آپڑیں جبکہ میں دیر مر ان

میں اونچی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے ام کلثوم کو اپنے پاس لیئے بیٹھا ہوں) ”ام کلثوم بنت عبدالله بن عامر یزید کی بیوی تھی یزید کے یہ اشعار جب معاویہ تک پہنچے تو اس نے قسم کھائی کہ اب میں یزید کو بھی سفیان بن عوف کے پاس روم کی زمین میں ضرور بھیجوں گا تا کہ اسے بھی مصیبتوں پہنچیں جو لوگوں کو پہنچی ہیں“ (۱).

اب بتائیں یزید نے کس شکر میں شرکت کی اور کہاں جہاد کیا؟

## یزید کے بارے میں اعلام العلماء کی رائے

### ۱ - عمر بن عبدالعزیز

ابن ابی فرات سے روایت ہے کہ ایک روز لیک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھ کر کہنے لگا ”امیر المؤمنین یزید بن معاویہ“ جس پر خلیفہ وقت عمر بن عبدالعزیز بہت ناراض ہوا اور حکم دیا کہ اس کو پس کوڑے لگائے جائیں (۲)۔

### ۲ - امام ذہبی

زیاد حارثی سے روایت ہے کہ ”یزید نے مجھے شراب پلائی میں نے اس پہلے اتنی اچھی

(۱) الكامل ج، ۳ ص ۳۱۲۔

(۲) سیر اعلام العلام، ج، ۸ ص ۲۰۹، تاریخ الخلفاء ص ۲۰۹۔

شراب ابھی تک نہیں پی تھی میں نے پوچھایا کہاں سے آئی ہے تو یزید نے جواب دیا یہ میٹھے اناروں کی ہے اصفہان کے شہد، اہواز کی شکر، طائف کے انگور اور بردی کے پانی سے بننی ہے۔

احمد بن مسّمع سے روایت ہے کہا کہ ”ایک مرتبہ یزید شراب پی کرنا چنے لگا پھر منہ کے بل گر پڑا اور اس کی ناک سے خون جاری ہو گیا“ ان روایات کو نقل کرنے کے بعد ذہنی کہنا ہے کہ ”یزید شراب پیتا تھا، منکرات پر عمل کرتا تھا اس کی حکومت کا آغاز شہادت امام حسین سے اور اختتام واقعہ حربہ پر ہوا پھر لوگوں کے نزدیک مبغوض ہو گیا اور اس کی عمر چھوٹی ہو گئی“ (۱)

### ۳۔ حافظ ابن حجر

جونوں صدی کے بہت بڑے حدث ہیں فرماتے ہیں کہ ”ایک جماعت کہتی ہے کہ یزید کافر ہے جیسے ابن جوزی وغیرہ اور ایک گروہ کا یہ کہنا ہے کہ وہ کافر نہیں ہے، یہ امت کا اختلافی مسئلہ ہے، اور جمہور اہل سنت کا اسی پر اتفاق ہے کہ وہ فاسق و فاجر اور شر انی تھا۔

وقدی سے روایت ہے کہ خدا کی قسم ہم یزید کے خلاف اس وقت انھ کھڑے ہوئے جبکہ ہمیں خوف لاحق ہو گیا کہ اسکی بد کاریوں کی وجہ سے ہم پر آسمان سے پھرنا بر س

(۱) سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۳۷، ۳۸۔

پڑیں کیونکہ یزید ماؤں بیٹیوں اور بہنوں کے ساتھ نکاح جائز قرار دیتا تھا اور شراب پیتا اور نماز یس چھوڑتا تھا (۱)۔

ان حجر پھر ذہبی سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا ”یزید نے باشندگان مدینہ کے ساتھ جو کیا سو کیا لیکن اس کے باوجود وہ شراب پیتا تھا اور ممنوعہ اعمال کامرا تکب تھا اسی سبب سب لوگ اس سے ناراض ہوئے اور کئی لوگوں نے اس کے خلاف چڑھائی کی، اور اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر سے برکت ختم کر لی (۲)۔

ایک اور مقام پر ابن حجر فرماتے ہیں کہ : ”جان لو اہل سنت و جماعت کا یزید بن معاویہ کے کافر ہونے میں اختلاف ہوا ہے ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ کافر ہے چنانچہ سبط ابن جوزی وغیرہ کا قول مشہور ہے کیونکہ یزید کے پاس حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک آیا تو اس نے اہل شام کو جمع کیا اور خیزان کی لکڑی جو اس کے ہاتھ میں تھی، اس سے امامؑ کے سر انوار کو الٹ پلٹ کر تارہا اور زبردی کے یہ اشعار جو مشہور ہیں کہ (اے کاش میرے بزرگ جو بدر میں مارے گئے آج زندہ و موجود ہوتے) اس کو پر ہتارہا اور اس نے ان اشعار میں دو بیت اور زیادہ کئے جو صریح کفر پر دلالت کرتے ہیں ابن جوزی نے کہا کہ ابن زیاد کا امام حسینؑ کو قتل کرنا اس قدر تعجب خیز نہیں، تعجب خیز تو یزید کا خزلان ہے

(۱) صواعق محرقة ص ۲۲۱، تاریخ الخلفاء ص ۲۰۹۔

(۲) صواعق محرقة ص ۲۲۱۔

اور اس کا امام<sup>ؑ</sup> کے دانتوں پر لکڑی مارنا اور آل رسول<sup>ؐ</sup> کو قیدی بنانے کے اوپر کے  
پالانوں پر بٹھانا ہے اور این جوزی نے اس فرم کی بہت سی فتح باتوں کا ذکر کیا ہے جو اس  
یزید کے بارے میں مشہور ہیں، اس سے اس کا مقصد سوائے فضیحت اور سر انور کی تو ہیں  
کے اور کیا تھا حالانکہ خارجیوں اور باغیوں کی تجویز و تکفین اور نماز جنازہ بھی جائز ہے چہ  
جائیکہ فرزند رسول<sup>ؐ</sup> کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے، اور اگر اس کے دل میں جاہلیت کا  
بغض و کینہ اور جنگ بد رکانتقامی جذبہ نہ ہوتا تو جب اسکے پاس امام<sup>ؑ</sup> کا سر مبارک پہنچا تھا تو  
وہ اس کا احترام کرتا اور اسکو کفن دے کر دفن کرتا اور آل رسول<sup>ؐ</sup> کے ساتھ نہایت اچھا  
سلوک کرتا<sup>(۱)</sup>۔

#### ۴۔ علامہ جلال الدین سیوطی

آپ نے فرمایا ”اللہ کی لعنت ہوا مام حسینؑ کے قاتل ان زیاد اور یزید پر، امام<sup>ؑ</sup> کربلا  
میں شہید ہوئے اور آپ کی شہادت کا قصہ طویل ہے، قلب اسکے ذکر کا متحمل نہیں ہو سکتا  
ان اللہ و ان الیہ راجعون<sup>(۲)</sup>۔

#### ۵۔ علامہ حافظ ابن کثیر

آپ کہتے ہیں کہ ”بے شک یزید بن معاویہ کا مسلم بن عقبہ کو یہ کہنا کہ مدینہ تمہارے

(۱) صواعق المحرق ص ۲۲۰۔

(۲) تاریخ الخلفاء ص ۷۰۔

لیئے تین روز تک مباح ہے بہت فاحش غلطی تھی علاوہ برائیں جس میں قتل صحابہ اور ان کی اولاد کا قتل ہونا ہے، اور ان تین دنوں میں بڑے پیمانے پر فساد کیا گیا کہ جس کی نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی بیان کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی خدا کے سوا کوئی جان سکتا ہے (۱)۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

”اور بے شک روایت کی گئی ہے کہ وہ بیزید مشہور تھا آلاتِ لبو ولعب کے ساتھ اور شراب کے پینے اور گانا جانا سنبھالنے اور شکار کھیلنے اور بے ریش لڑکوں کو رکھنے اور چھیننے جانے اور کتوں کے رکھنے میں اور سینگوں والے دنبوں اور ریچپوں اور بندروں کو آپس میں لڑانے میں اور کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا جبکہ وہ شراب سے مخمور نہ ہوتا اور بندروں کو زین شدہ گھوڑوں پر سوار کر کے دوڑاتا تھا، اور بندروں کے سروں پر سونے کی ٹوپیاں رکھتا تھا اور ایسے ہی لڑکوں کے سروں پر بھی اور گھوڑوں کی دوڑ کرواتا اور جب کوئی بندر مرجاتا تھا تو اسکو اس کے مر نے کا صدمہ ہوتا تھا اور کہا جاتا ہے کہ اسکی موت کا سبب یہ تھا کہ اس نے ایک بندر کو اٹھایا ہوا تھا اور اسکو اچھالتا تھا کہ بندر نے اسکو کاٹ لیا، مور خیں نے اس کے علاوہ بھی اس کے قبائل بیان کئے ہیں۔ (۲)۔

(۱) بدایہ و نہایہ ج ر ۸ ص ۲۲۵۔

(۲) بدایہ و نہایہ ج ر ۸ ص ۲۳۹۔

## ٦۔ الکیا الہو اسی

شافعیوں کے امام الراسی سے جب یزید کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ”یزید صحابہ میں سے نہیں تھا کیونکہ اس کی ولادت حضرت عثمان کے دور میں ہوئی ہے، رہا اس پر لعنت کرنا تو اس میں سلف صالحین امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے دو قسم کے قول ہیں ایک تصریح کے ساتھ (یعنی اسکا نام لیکر لعنت کرنا) دوسراتلو تصریح کے ساتھ (یعنی بغیر نام لیئے جیسے ”اللہ امام“ کے قاتلوں اور دشمنوں پر لعنت کرے“) لیکن ہمارے نزدیک ایک ہی قول ہے تصریح نہ کہ تلویح اور کیوں نہ ہو جبکہ وہ یزید چھیتوں کا شکار کھیلتا اور بندروں سے کھیلتا اور ہمیشہ شراب پیتا تھا چنانچہ اس کے اشعار میں سے ایک شراب کے بارے میں یہ ہے کہ :

اقول لصاحب صحت الكأس شملهم  
و داعي مبابات الهوى يتربّ

خذوا بمنصوب من نعيم و لذة  
فكل و ان طال المرى ليترعم

(یعنی میں اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں جن کو دورِ جام و شراب نے جمع کر دیا ہے اور عشق کی گرمیاں ترنم سے پکار رہی ہیں کہ اپنی نعمتوں اور لذتوں کے حصہ کو حاصل کرلو کیونکہ ہر انسان ختم ہو جائے گا خواہ اسکی عمر کتنی ہی

طويل کیوں نہ ہو لہذا جو عیش کرنا ہے کرلو پھر وقت ہاتھ  
نہیں آئے گا)

اور اسی پر الراسی نے ایک لمبی فصل لکھی ہے جس کے ذکر کو ہم نے طویل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے پھر انہوں نے ایک ورق پلٹا اور لکھا کہ :  
”اگر اس میں کچھ اور بھی جگہ ہوتی تو میں قلم کی بائیکیں ڈھیلی چھوڑ دیتا اور کافی تفصیل سے اس شخص (یزید) کی رسوایاں لکھتا (۱)۔

## ۷۔ شیاب الدین آلوسی

آپ لکھتے ہیں کہ ”اور میں کہتا ہوں جو میرے گمان پر غالب ہے کہ وہ خبیث نبی پاک کی رسالت کی تصدیق کرنے والا نہیں تھا، بے شک اس کا مجموعی عمل جو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حرم پاک کے رہنے والوں کے ساتھ کیا اور نبی پاکؐ کی طیب و طاہر عترت یعنی اولاد کے ساتھ ان کی زندگی اور انکی وفات کے بعد جو کچھ روار کھا اور جو کچھ اس سے ذلت آمیز افعال صادر ہوئے ہیں یہ زیادہ دلالت کرنے والے ہیں اسکی عدم تصدیق پر اس شخص کے عمل سے کہ جس نے قرآن پاک کے اور اراق کو نجاست میں پھینکا اور میں یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کا حال اس وقت کے جلیل القدر مسلمانوں پر مخفی تھا لیکن وہ مغلوب و مقتور تھے اور ان کے لیئے سوائے صبر کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔

(۱) حیوۃ انجیوانج ر ۲ ص ۲۲۵۔

﴿لِيَقْضِي اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا﴾ (۱).

(یعنی تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا وہ پورا ہو جائے)۔  
تاکہ تقدیر الہی پوری ہو کر رہے اور اگر تسليم کر لیا جائے کہ وہ خبیث مسلمان تھا تو  
وہ ایسا مسلمان تھا کہ اس نے اپنے لیئے اتنے کبیرہ گناہ جمع کر لیئے تھے کہ احاطہ بیان سے  
باہر ہیں اور میرے نزدیک یزید جیسے شخص معین پر لعنت کرنا جائز و درست ہے، اگرچہ  
اس جیسا کوئی فاسق بھی متصور نہیں ہو سکتا اور ظاہر یہی ہے کہ اس نے توبہ نہیں کہ  
اسکی توبہ کا احتمال اس کے ایمان کے احتمال سے بھی زیادہ کمزور ہے۔

یزید کے ساتھ امن زیاد، امن سعد اور اسکی جماعت کو اور انکے اعوان و انصار پر اور انکے  
گروہ پر اور جو بھی انکی طرف مائل ہو قیامت تک اور اس وقت تک کہ کوئی بھی آنکھ  
ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام پر آنسو بھائے (۲)۔

جبکہ ایک صفحہ قبل فرمایا کہ :

”(اے مخاطب) تو یہ کہے گا یزید مرود کے بارے میں کیا وہ حضرت علی علیہ السلام  
سے محبت رکھتا تھا یا بعض، میں گمان کرتا ہوں کہ تو اس میں شک و شبہ نہ کرے گا وہ یزید  
حضرت علیؑ کے ساتھ سخت بعض وعداوت رکھتا تھا اور اسی طرح ان کے دونوں پیٹوں

(۱) سورہ انفال ، ۳۳۔

(۲) روح المعانی ج ۲۶ ص ۳۷۔

حسن و حسین علیہما السلام کے ساتھ بھی بعض وعداوت رکھتا تھا جیسا کہ معنوی طور پر احادیث متواترہ اس پر دلالت کرتی ہیں تو پھر تیرے لیئے ضروری ہے کہ یہ کہے کہ وہ لعین منافق تھا (۱)۔

## ۸۔ امام ابن جوزی

علامہ سکھودی امام ابن جوزی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے بعد یزید نے اپنے چیاز اد بھائی عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا اور اس کو کہا کہ اہل مدینہ سے میری بیعت لو، اس نے مدینہ آکر ایک وفد تیار کیا اور اسکو بغرض بیعت یزید کے پاس بھجا یزید نے ان کو تحفہ تحائف دیئے مگر ان تمام چیزوں کے باوجود جب وفد واپس لوٹا تو انہوں نے یزید کی برائیاں ظاہر کیں اور کہا کہ ”ہم ایسے شخص کے پاس سے آئے ہیں جس کا کوئی دین نہیں وہ شرک بپیتا اور طبورے بجاتا ہے گانے بجانے والے اس کے پاس بیٹھے گاتے بجاتے رہتے ہیں اور وہ کتوں کے ساتھ کھیلتا رہتا ہے ہم تمہارے سامنے گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اسکی بیعت توڑ دی.....“ عبد اللہ بن ابی عمر و مسلم حفص مخزومی نے کہا ”اگرچہ یزید نے مجھے صلح و انعام دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دشمنِ خدا، شر ای ہے اور میں اسکی بیعت سے اس طرح الگ ہوتا ہوں جس طرح اپنا یہ عمامہ اپنے سر سے الگ کرتا ہوں اور یہ کہہ کر اپنا

(۱) روح المعانی ج ۲ ص ۷۲۔

عمامہ سر سے الگ کرتا ہے، ایک اور شخص نے کما میں اسکی بیعت سے اس طرح نکلتا ہوں جس طرح سے میں اپنی اس جوتی سے نکلتا ہوں پھر سب اس طرح کرنے لگے یہاں تک کہ عماموں اور جو تیوں کا ڈھیر ہو گیا (۱)۔

#### ۹۔ منذر بن زبیر بنقل حافظ ابن اثیر

”بے شک یزید نے مجھے ایک لاکھ درہم انعام دیا ہے مگر اس کا یہ سلوک مجھے اس امر سے باز نہیں رکھ سکتا کہ میں تمھیں اس کا حال نہ سناؤں خدا کی قسم وہ شراب پیتا ہے اور اس قدر نشہ ہو جاتا ہے کہ وہ نماز ترک کر دیتا ہے“ (۲)۔

#### ۱۰۔ ابوالاعلیٰ مودودی

خصوصاً ان لوگوں پر تو مجھے سخت حیرت ہے جنھیں ایک طرف یزید کی خلافت کو صحیح اور حضرت حسینؑ کو غلط ٹھرا نے پر تو بڑا اصرار ہے مگر دوسری طرف معادویہ کے حق میں معدرنیں پیش کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں..... (۳)۔

(۱) وفاء الوفاء ج ۱ ص ۷۲۔

(۲) الکامل ج ۳ ص ۳۵۰۔

(۳) خلافت و ملوکیہ ص ۳۲۲۔

ایک اور جگہ مولانا لکھتے ہیں :

”میرا اپنا میلان اس طرف ہے کہ صفات ملعونہ کے حاملین پر جامع طریقہ سے تولعنت کی جاسکتی ہے مثلاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہو مگر کسی شخص خاص پر معین طریقہ سے لعنت کرنا مناسب نہیں ہے۔“

آگے چل کر لکھتے ہیں ”لیکن اس کے معنی یہ بھی نہیں کہ اب یزید کی تعریف کی جائے اور اسے رضی اللہ عنہ لکھا جائے“ (۱)۔

اس کے بعد عمر بن العزیز سے منقول اس روایت کا ذکر کرتے ہیں کہ جس میں انہوں نے یزید کو امیر المؤمنین کہنے پر کہنے والے کو پس کوڑے لگوائے تھے۔

البتہ یاد رہے کہ ہم پہلے لعن کرنے کی بحث میں امام غزالی کے اسی طرح توقف کرنے پر متعدد جواب دے چکے ہیں لہذا مولانا مودودی صاحب کا یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں ہے کہ معین کر کے لعن نہ کیا جائے، بلکہ معین کر کے ہی دشمنان خدا کو لعن کی جائے کیونکہ یہ سنت خدا، رسول خدا<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> اور انبیاء<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> السلام ہے، کما ذکر۔

(۱) خلافت و ملوکیت ص ۱۸۳۔

قارئین محترم یہ تمام باتیں کہ جو مستند حوالوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں یہ سب حقائق تاریخ ہیں اب آپ خود ہی فیصلہ کریں ان تمام کارناموں کے بعد بھی معاویہ اور بیزید وغیرہ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں ہمیں تو پوری تاریخ میں ان سے مسلمانوں والا کوئی عمل نظر نہیں آتا، اب آپ پڑھے کہ اچھی طرح سے غور و فکر کر کے فیصلہ کریں۔

وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ أَتَىَ الْهُدَىٰ

# فهرست آیات

١٥	..... انما يرید الله ليذهب عنكم الرجس
١٨	..... تعالوا ندع ابناءنا و ابناءكم
١٩	..... انما ولیکم الله و رسوله
٢٠	..... الذين ينفقون اموالهم
٢١	..... قل لا استلکم عليه اجرأ
٢٣،٢٧	..... و من الناس من يشتري نفسه
٣٩	..... و ما جعلنا الرء يا التي اریناك
٤٩	..... و ما امر فرعون برشيد
٧٣	..... و من الناس من يعجبك قوله
٩٧	..... ان الله يامر بالعدل والاحسان
١١٠	..... و الذى قال لوالديه اف لكما

- ١٣١ ..... ١٢) ان الذين كفروا و ماتوا  
١٣١ ..... ١٣) ثم نبتهل فنجعل لعنة الله  
١٣٢ ..... ١٤) ألا لعنة الله على الظالمين  
١٣٢ ..... ١٥) واتبعوا في هذه الدنيا  
١٣٢ ..... ١٦) لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل  
١٣٨ ..... ١٧) والذين ينقصون عهد الله  
١٣٨ ..... ١٨) الذين يفسدون في الارض  
١٣٩ ..... ١٩) والله يعلم المفسد من المصلح  
١٥٠ ..... ٢٠) ليقضى الله امراً كان مفعولاً

# فهرس روایات نبی

١٥	خرج النبي ﷺ غداةً و عليه مروطة
١٦	انما يريد الله ..... فقال رسول الله اللهمه هو لا إله اهلی
١٧	اخذ رسول الله ثوبه فوضعه
٢٢	من مات على حب آل محمد
٢٥	انى قد تركت فيكم الثقلين
٢٦	و هو مني بمنزلة هارون من موسى
٢٧	يا على انت مني و انا منك
٢٨	انت اخي في الدنيا والآخرة
٢٨	مكتوب على باب الجنة
٢٩	انا حرب لمن حاربهم

٢٩	١١) خلق الانبياء من اشجار شتى
٣٠	١٢) لا يحبك الا مومن
٣١	١٣) انما رفع الله القطر
٣١	١٤) اللهم هو لاء اهل بيتي
٣٣	١٥) حب على بن ابى طالب يا كل السينات
٣٣	١٦) من آذاك فقد آذاني
٣٣	١٧) ان الله يغضب لغضبك
٣٣	١٨) فاطمة بضعة مني
٣٥	١٩) من احب الحسن والحسين
٣٥	٢٠) فادا سجد وثبت الحسن والحسين على ظهره
٣٦	٢١) حسين مني وانا من حسين
٣٦	٢٢) الم تعلمى ان بكاء ٥ يوذينى
٣٧	٢٣) من آمن بي وصدقنى
٣٧	٢٤) ما تريدون من على
٣٨	٢٥) اوصى من آمن بالله وصدقنى
٣٩	٢٦) هذا اول من آمن بي
٣٩	٢٧) ايها الناس ان الله مولاى

٢٠	.....	٢٨) انا مدينة العلم و على بابها
٢١	.....	٢٩) من اراد ان ينظر الى آدم
٢١	.....	٣٠) النظر الى وجهه على عبادة
٢٢	.....	٣١) الصديقون ثلاثة
٢٢	.....	٣٢) ثلاثة ما كفروا بالله
٢٣	.....	٣٣) اول من آمن برسول الله
٢٣	.....	٣٤) صلت الملائكة على
٢٣	.....	٣٥) افضل نساء اهل الجنة
٢٣	.....	٣٦) كان الحسن اشبه الناس برسول الله
٢٥	.....	٣٧) الحسن و الحسين سيد شباب اهل الجنة
٢٥	.....	٣٨) رأيت النبي يمتص لعاب الحسن و الحسين
٢٥	.....	٣٩) الحسن و الحسين هما ريحانتاي
٢٩	.....	٤٠) اريت بنى اميء على منابر
٥٠	.....	٤١) اصبح رسول الله و هو مهموم
٥٠	.....	٤٢) راي رسول الله بنى اميء على المنابر
٥٨	.....	٤٣) لا اشبع الله بطنه
٥٨	.....	٤٤) اعاذك من امارة السفهاء

٥٩،٥٣	٤٥) اللهم عن القائد والائق والراكب
٥٣	٤٦) لعن الله القائد والراكب
٥٣	٤٧) اللهم عن التابع والمتبوع
٦٠	٤٨) اللهم عليك بالاقييس
٦٠	٤٩) يطلع من هذا الفج
٦٠	٥٠) ان معاوية في تابوت مغلق
٦١	٥١) اذا بلغت بنو امية اربعين
٦٢	٥٢) ويل لبني امية
٦٢	٥٣) يموت معاويه على غير الاسلام
٦٢	٥٤) يموت معاويه على غير ملتي
٦٢	٥٥) اذا رايت معاويه يخطب على الاعواد فاقتلوه
٦٣	٥٦) اذا رايت معاويه على منبرى فاقتلوه
٦٣	٥٧) اذا رايت معاويه و عمرو عاص مجتمعين
٦٣	٥٨) شر خلق الله خمسة
٦٥	٥٩) معاويه في تابوت مغلق عليه في جهنم
٧٧	٦٠) يا عمار تقتلك الفئة الباغية
٧٩	٦١) لعن رسول الله ابا مروان و مروان في صلبه

٩٠	٦٢) انى اريت فى منامي كانَ بني الحكم بن عاص
١٠٠	٦٣) لعن آكل الربا و موكله
١٠٠	٦٤) اجتنبوا السبع الموبقات
١٠١	٦٥) ما ظهر فى قوم الزنا و الربا
١٢٣	٦٦) لا يريد احداً المدينة بسوء
١٣٣، ١٢٣	٦٧) اللهم من ظلم اهل المدينة
١٣٥	٦٨) لعنهم الله و كل نبي مجاب الدعوة
١٣٠	٦٩) اوّل جيش من امتي يغزون

# فهرست مراجع

١	تاریخ طبری	طبع مؤسسة الاعلمی للطبوعات العربي-بیروت
٢	البداية والنهاية	طبع دار الكتب العلمية-بیروت
٣	تاریخ الاسلام	طبع دار الكتب العربي، بیروت، طبعة اولی
٤	سیر اعلام النبلاء	طبع مؤسسه الرسالة طبعة سابعة
٥	تاریخ الخلفاء	طبع منشورات الشریف الرضی طبعة اولی
٦	لسان العرب	طبع احیاء التراث العربي-بیروت
٧	صواعق المحرقة	طبع مكتبة القاهره - طبع الثانیة
٨	الکامل في التاریخ	طبع دار الكتب العلمية-بیروت
٩	تفییر روح المعانی	طبع دار احیاء التراث العربي، بیروت، طبعة الرابعة
١٠	احیاء علوم الدین	طبع دار المعرفة-بیروت
١١	وفاء الوفاء	طبع دار الكتب العلمية بیروت
١٢	الطبقات الکبری لابن سعد	طبع دار بیروت سنة ١٩٨٥م

- |   |                                 |
|---|---------------------------------|
| طبع ادارة ترجمان القرآن، لاہور طبع ۱۹۹۸ / ۲۵ م      | ۱۳ خلاف و ملوکیۃ                |
| طبع دار الكتب العلمية، بيروت، طبقة أولى ۱۹۹۵ م      | ۱۴ الاستيعاب في معرفة الصحابة   |
| طبع دار الفكر، دمشق، طبعة أولى ۱۹۸۵ م               | ۱۵ الاستيعاب في معرفة الصحابة   |
| طبع دار الفكر طبعة أولى ۱۹۸۲ م                      | ۱۶ تهذيب التهذيب                |
| طبع دار المعرفة بيروت                               | ۱۷ المستدرک على اضياف الحجج     |
| طبع مؤسسة العربية الحديثية، قاهره، طبعة ثانية       | ۱۸ وقعة صفين                    |
| طبع دار الكتب العلمية، بيروت، طبعة أولى ۱۹۸۵ م      | ۱۹ دلائل النبوة                 |
| طبع دار المعرفة بيروت                               | ۲۰ مروج الذهب                   |
| طبع دار احياء التراث العربي، بيروت طبعة أولى ۱۹۹۵ م | ۲۱ لسان الميزان لابن حجر        |
| طبع دار احياء التراث العربي ۱۹۸۵ م                  | ۲۲ الموطالماتك                  |
| طبع دار الفكر طبعة ثانية ۱۹۸۳ م                     | ۲۳ كتاب الام للشافعی            |
| طبع دار الریان للتراث، قاهره طبعة أولى ۱۹۸۶ م       | ۲۴ فتح الباری لابن حجر          |
| طبع مؤسسة اهل ابیت پیروت ۱۹۸۱ م                     | ۲۵ تذكرة الخواص لابن الجوزی     |
| طبع مؤسسه نشر الاسلامی قم، طبع ثانية ۱۳۱۱ هـ        | ۲۶ المناقب الخوارزمی            |
| طبع المكتبة الحیریة، نجف، ۱۹۶۳ م                    | ۲۷ تاریخ یعقوبی                 |
| طبع مؤسسه الرسالۃ پیروت، ۱۹۸۹ م                     | ۲۸ کنز العمال للہندی            |
| طبع مجلس العلمي طبعة ثانية ۱۹۸۳ م                   | ۲۹ المصطفی لابن حمام            |
| طبع الشركة اللبنانية للكتاب، بيروت                  | ۳۰ التاج في اخلاق الملوك للحافظ |

٣١	حياة الحيوان الگبری الد میری	طبع دار احیاء التراث العربي، بیروت
٣٢	نور الابصار للشيخ شبلنجي	طبع الدار العالمية، بیروت طبعة اولی ۱۹۸۵ م
٣٣	ربیع الابرار للد ناصری	طبع احیاء التراث الاسلامی، عراق ۱۹۸۰ م
٣٤	تاریخ ابن خلدون	طبع دار الفکر بیروت، طبعة ثانیة ۱۹۸۸ م
٣٥	نیل الاوطار للشوکانی	طبع دار الجیل، بیروت
٣٦	انساب الاشراف للبلاذری	طبع دار الفکر، بیروت، طبعة اولی ۱۹۹۶ م
٣٧	عمدة القاری للعینی	طبع دار احیاء التراث للعربي، بیروت
٣٨	الکامل في ضعفاء الرجال للجر جانی	طبع دار الفکر، بیروت، طبع ثالثة ۱۹۸۸ م
٣٩	مند امی یعنی للشیخی	طبع دار المامون للتراث ، دمشق، طبعة اولی ۱۹۸۶ م
٤٠	صحیح مسلم	طبع مؤسسه عز الدين، بیروت، طبعة اولی ۱۹۸۷ م
٤١	الدر المثور	طبع دار الفکر، بیروت، طبع اولی ۱۹۸۳ م
٤٢	سنن الگبری للشہقی	طبع دار المعرفة، بیروت
٤٣	سنن نسائی	طبع دار الکتب العلامة، بیروت
٤٤	مند احمد بن حنبل	طبع دار صادر، بیروت
٤٥	الاخبار الموقفیات	طبع او قاف احیاء التراث اسلامی، بغداد
٤٦	اسد الغاية	طبع دار الشعب

٢٧	الاصابة في تمييز الصحابة	طبع دار الكتب العلمية، بيروت
٢٨	ارشاد الساري	طبع دار الفكر، بيروت طبعة اولى ١٩٩٠ م
٢٩	مند احمد	طبع دار الفكر لطباعة ونشر
٣٠	شواهد التزيل	طبع مجمع احياء الثقافة الاسلامية
٣١	تفسير الكشاف لذخيري	طبع دار المعرفة، بيروت
٣٢	تفسير الكبير لقردازي	طبع دار احياء التراث العربي، طبعة ثالثة
٣٣	جامع المسانيد والسنن	طبع ار الفكر
٣٤	فضائل الصحابة	طبع مؤسسة الرسالة مكة مكرمة
٣٥	اجماع الكبير	طبع مكتبة العلوم والحكم الموصل ١٩٨٣ م
٣٦	جواهر العقدين	طبع دار الكتب العلمية
٣٧	سنن ترمذى	طبع دار الفكر
٣٨	جامع الاحاديث	طبع دار الفكر
٣٩	شرح نجح البلاغة لابن حديد	طبع دار احياء الكتب العربية، طبعة ثانية ١٩٦٥ م
٤٠	تفسير قرطبي	طبع دار الفكر، بيروت
٤١	تفسير طبرى	طبع دار المعرفة، بيروت ١٩٨٩ م
٤٢	تفسير شوكاني	طبع دار الكتب العلمية، بيروت
٤٣	تفسير ابن حاتم	طبع المكتبة العصرية، بيروت ١٩٩٩ م

طبع دار الكتب العلمية، بيروت ١٩٩٨	٦٣	تفسير الكتاب
طبع دار المعرفة، بيروت، طبعة الثانية ١٩٨٧	٦٥	تفسير ابن كثير
طبع مؤسسة الاعلمي للمطبوعات، بيروت، طبعة أولى ١٩٩٠	٦٦	تفسير بيضاوي
طبع عالم الكتب، بيروت	٦٧	اصوات البيان
طبع مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت	٦٨	تفسير الماوردي
طبع دار الفكر، بيروت، طبعة أولى ١٩٨٧	٦٩	تفسير ذاد المير
طبع دار الكتب العلمية، بيروت طبعة أولى ١٩٩٣	٧٠	تفسير سر قندى
طبع دار الكتب العلمية، بيروت، طبعة أولى ١٩٩٢	٧١	تفسير غرائب القرآن
طبع دار مكتبة الحياة - بيروت	٧٢	تاج العروس
طبع دار العلم للملاتين - بيروت طبعة ثالثة ١٩٨٣	٧٣	الصحاب
طبع دار و مكتبة الملال لطباعة والنشر	٧٣	مجمع البحرين
طبع المكتبة العلمية - بيروت	٧٥	النهاية في غريب الحديث
طبع دار العلم للملاتين - بيروت	٧٦	جمهرة اللغة
طبع مؤسسة دار الهجرة	٧٧	العين
طبع مؤسسة الرسالة - بيروت	٧٨	مجمل اللغة

# فہرست رجال

حضرت ابی اسامہ مبارکبی	۳۰، ۲۹
حضرت ابو ہریرہ	۹۰، ۲۵، ۳۵
حضرت ابو المراء	۳۱
حضرت آدم	۶۲، ۳۱
حضرت ابو بکر	۱۰۰، ۹۲، ۸۷، ۲۷، ۳۱
ابی یلیلی	۳۲
امن ابی ابراهیم	۳۶، ۳۵
ابوسفیان بن حب	۹۸، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۵۹، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲
امام قرقشی	۵۵، ۵۲
البراء بن عاذب	۶۰، ۵۳
امام اصحابی	۵۵
امام کلبی	۹۲، ۵۶
اسحاق بن طاہر	۵۷، ۵۶

امام شعبی	- ۱۰۵، ۸۹، ۸۲، ۵۷
احمد بن حببل	- ۱۳۸، ۹۲، ۵۸
ابليس	- ۶۷، ۶۳
ابن اثی محيط	- ۶۷
ابن اثی سرن	- ۶۷
اسود بن یزید	- ۶۸
ارطاة	- ۶۷
امن عبدالبر	- ۶۷
امن سعد	- ۶۷
ابو علی فضل بن حسن طبری	- ۸۳
اشعرت کندی	- ۸۷، ۸۶
امراء اتفیس	- ۸۷
ابولہب	- ۱۲۳، ۹۱
امیہ ابن خلف	- ۹۱
امیہ ابن عبدالشمس	- ۹۲
امام شہقی	- ۹۲
ابراہیم بن سوید الارمنی	- ۹۲
امام زہری	- ۱۰۵، ۱۰۱، ۹۳
ابودرداء	- ۹۹
امن شیبہ	- ۱۰۱
امام مالک	- ۱۰۲

امام شوکانی	۱۳۸، ۱۰۲
حضرت ابراہیم	۱۲۵
حضرت اسماعیل	۱۲۵
امام غزالی	۱۵۳، ۱۳۳، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۳
امام بدرا الدین عینی	۱۳۰
حضرت ابوایوب انصاری	۱۳۰
امام ذہبی	۱۳۵، ۱۳۳
امام کہودی	۱۵۱
ابوالاعلیٰ مودودی	۱۵۲
حضرت امام حسن	۳۵، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵
	۸۵، ۸۳، ۸۲، ۸۲، ۷۱، ۵۵، ۵۳، ۳۵، ۳۳، ۳۲
	۱۵۱، ۱۳۹، ۱۱۶، ۹۵، ۸۸، ۸۷
حضرت امام حسین	۳۵، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵
	۹۵، ۹۳، ۸۸، ۸۷، ۸۰، ۵۰، ۳۶، ۳۵، ۳۳، ۳۲
	۱۲۵، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲
	۱۵۰، ۱۳۶، ۱۳۳، ۱۲۹، ۱۲۶، ۱۲۰، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶
	۱۵۲، ۱۵۱
حاکم نیشاپوری	۵۸، ۲۱۲
جابر بن عبد اللہ انصاری	۶۲، ۵۸، ۳۲، ۳۰، ۳۲، ۲۸
جمع بن ثمیر	۳۲، ۳۱
خذبغان اسید	۳۰، ۳۹

حضرت جبریل	۳۶، ۳۷
جیب من مسلمہ	۶۷
حافظ امن کثیر	۱۵۳، ۱۳۶، ۱۳۲، ۱۲۷، ۱۲۶، ۹۳، ۱۷
بسر من ارطاة	۷۵
حافظ جلال الدین سیوطی	۱۳۶، ۸۳
حکم من عاص	۹۱، ۹۰، ۸۹
حافظ امن عساکر	۹۲
جابر من سمرة	۱۰۲
حسین من نمیر سکونی	۱۲۳، ۱۲۱، ۱۲۰
جیش من دلجه القبی	۱۲۰
حافظ من حجر	۱۳۵، ۱۳۳
زید بن ارقم	۴۲، ۴۹
زیاد من سمیہ	۹۸، ۵۵
زیاد	۱۰۸، ۱۰۱
زیاد بن ابی سفیان	۷۳
زمختری	۸۳
روح من زنبع الجرامی	۱۲۰
حضرت داؤد	۱۳۳، ۱۳۲
زبری	۱۳۵
سعد بن ابی وقار	۱۶
شہاب الدین آلوسی	۱۳۹، ۱۳۳، ۲۳

سعید بن میتب	١٢٢، ١٠٣، ٥٠
صباح	٥٧
سالم بن ابی جعد	٦٥
سمراہ بن جندب	٧٣
شیب بن بحر	٨٦
سفینہ	٩٢
سعید بن جمعان	٩٢
سعید بن سعد	١٠٦
شمر بن ذی الجوش	١١٦
سفیان بن عوف	١٣٢، ١٣٠
سبط ابن جوزی	١٥١، ١٤٥
حضرت امام علیؑ	٢٩، ٢٨، ٢٧، ٢٦، ٢٣، ٢١، ٢٠، ١٩، ١٨، ١٧، ١٦، ١٥
	٣١، ٣٠، ٣٩، ٣٨، ٣٧، ٣٣، ٣٢، ٣١، ٣٠
	٦٧، ٦٦، ٦٥، ٦٨، ٦٧، ٦٩، ٦٥، ٦٣، ٦٣، ٦٢
	٨٦، ٧٩، ٧٨، ٧٧، ٧٦، ٧٥، ٧٣، ٧١، ٧٠، ٦٩
	١٣٩، ١١٨، ١١٢، ١٠٣، ٩٨، ٩٥، ٩٣، ٩٢، ٩٠
	١٥٠
عبداللہ بن عباسؓ	٦٩، ٥٨، ٣٣، ٣٣، ٣٩، ٣٣، ٣١، ٦٧، ٣٦، ٣١، ١٧
	١٣٤، ١٠٣، ١٠٣
عبداللہ بن عمر	١٣٠، ١١٣، ١١١، ١٠٩، ١٠٤، ٧٣، ٧٢، ٦٢، ٥٩، ٢٨
عبداللہ	٣٥

حضرت عمر بن ياسر	١٠٣، ٧٩، ٧٧، ٣٧
عمر بن خطاب	١١٠، ١٠١، ٩٩، ٩٣، ٦٣، ٦٢، ٥٧، ٣٨، ٣٦
عبدالله بن بريدة	٣٧
عثمان بن عفان	١٠١، ٩٣، ٧٩، ٥٦
عماره بن ولید بن مغیره	٥٧، ٥٦، ٥٥
عباس بن عبد المطلب	٥٧، ٥٦، ٥٥
علي بن اقر	٥٩
عمر وبن عاص	٩٢، ٩١، ٧٧، ٦٧، ٦٦، ٦٣
عبد الرحمن بن ملجم مرادي	٨٦، ٧٣
عبد الله بن عباس	٧٥
عمر وبن حمّق	٧٩
عبد الله بن زبیر	١٣٠، ١٢٥، ١٢٣، ١٢١، ١١٣، ١١١، ١٠٦، ٨٩، ٨١، ٨٠
عبد الله بن صفوان	٨١
عماره بن حزم	٨١
عبد الملك بن مروان	١٢١، ٨١
عبد الله بن زياد	١٥٠، ١٣٦، ١٢٦، ١١٨، ٨٧
عمر بن عبد العزيز	١٥٣، ٩٦، ٩٣، ٩٠
العاص بن وايل	٩٢، ٩١
عبد الرحمن بن حكيم بن عاص	٩٢
عقبة بن بو سفيان	٩٢
عقبة بن ابي معيط	٩٢

عبدالله بن احمد بن حنبل	٩٣
عتبه بن ربيعه	٩٤، ٩٥
عطاء بن يسار	٩٩
عبد الرحمن بن أبي بكر	١١١، ١١٠، ١٠٦
عمر بن سعد	١٥٠، ١١٦، ١١٥
حضرت علي اصغر	١١٧
عبد الله بن مطفع	١٢٠
عبد الله بن حظله	١٢٠
عمان بن محمد بن ابو سفيان	١٢٠
عبد الله بن مسudeh	١٢٠
طریف بن حسیاس ہلائی	١٢٠
حضرت عیسیٰ	١٣٣، ١٣٢
طبرانی	١٣٢
عمان بن محمد بن ابو سفيان	١٥١
عبد الله بن ابی عمر و بن حفص مخزوی	١٥١
حضرت محمد ﷺ	٢٦، ٢٥، ٢٢، ٢٠، ١٩، ١٨، ١٧، ١٦، ١٥، ١٣، ١٢، ١١
	٣٦، ٣٥، ٣٣، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ٢٨، ٢٧
	٣٦، ٣٥، ٣٣، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٣٩، ٣٨، ٣٧
	٥٨، ٥٧، ٥٣، ٥٣، ٥٢، ٥١، ٥٠، ٣٩، ٣٨، ٣٧
	٨٨، ٧٩، ٦٩، ٦٦، ٦٥، ٦٣، ٦٢، ٦١، ٦٠، ٥٩
	١٠٢، ١٠١، ١٠٠، ٩٩، ٩٨، ٩٧، ٩٦، ٩٥، ٩٣، ٩٠، ٨٩

۱۳۵، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۲۳، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۶، ۱۰۵

۱۵۳، ۱۳۹، ۱۳۰، ۱۳۷، ۱۳۶

خیر رازی ----- ۱۶

حضرت موسی ----- ۲۱، ۲۷

مسور بن مخرمه ----- ۳۲

حضرت میکائیل ----- ۳۷

معاویہ بن ہند ----- ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲

۶۳، ۶۲

مسافر بن ابی عمرو ----- ۵۷

مسلم ----- ۵۸

فرعون ----- ۶۸، ۶۳

معاویہ ----- ۷۳، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵

، ۹۰، ۸۵، ۸۳، ۸۳، ۸۲، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶

، ۱۰۲، ۱۰۱، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱

۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳

۱۵۳، ۱۵۲، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۰، ۱۳۹، ۱۱۳، ۱۱۲

حضرت محمد بن ابی بکر ----- ۷۹، ۷۸، ۷۶

حضرت قیس ----- ۷۰، ۶۹

مالک اشتر ----- ۷۹، ۷۸

مصعب بن زیر ----- ۸۱

مسلم بن عقیل ----- ۸۷

قیس بن اشعث	۸۷
محمد بن اشعث	۱۱۶، ۸۷
مروان بن حکم	۱۲۰، ۱۱۶، ۱۱۳، ۱۰۹، ۱۰۱، ۹۲، ۹۰، ۸۹، ۸۸
قاسم بن محمد	۱۰۳
مغیرہ بن شعبہ	۱۰۸، ۱۰۶، ۱۰۷
موسیٰ بن مغیرہ	۱۰۸
مسلم بن عقبہ المزنی	۱۲۶، ۱۲۴، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰
مسلم	۱۳۰
منذر بن زیر	۱۵۲
حضرت نوع	۳۱
نعمان بن بشیر انصاری	۸۰
نعمان بن بشیر	۱۰۳
الکیا الراسی	۱۳۸
حضرت ہارون	۲۷
ہشام بن مغیرہ	۹۱
ہشام بن عبد الملک	۹۲
یعلیٰ بن مرۃ	۳۹، ۳۶
حضرت یحییٰ	۳۱
یزید بن ابی سفیان	۵۹، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۳
یزید بن معاویہ	۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۷، ۱۰۶، ۹۳، ۸۵، ۸۳، ۸۲، ۸۰
	۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۶

۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۲۵، ۱۲۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷

۱۵۳، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۳۹، ۱۳۶، ۱۳۵

ولید بن عتبہ - ۱۱۳، ۱۱۳

حضرت فاطمہ علیہ السلام - ۳۲، ۳۳، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵

- ۱۱۸، ۹۵، ۳۳

صفیہ بن شیبہ - ۱۵

حضرت عائشہ - ۱۱۳، ۱۱۰، ۸۹، ۸۸، ۷۸، ۳۱، ۳۲، ۳۲، ۳۱، ۱۴، ۱۵

حضرت ام سلمی - ۳۲، ۳۰، ۲۶

حضرت آسیہ - ۳۲، ۳۲

حضرت مریم - ۳۲

حضرت خدیجہ بنت خویلد - ۹۵، ۳۲

ہند بنت عتبہ - ۹۵، ۵۷، ۵۶

عاتکہ بنت یزید بن معاویہ - ۸۱

جعدہ بنت اشعث - ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۳، ۸۲

تابغہ - ۹۲، ۹۱

قیلہ - ۹۵

سمیہ - ۹۸

ام حبیبہ - ۹۸

حضرت رقیہ بنت حسین - ۱۲۸

حضرت ام کلثوم - ۱۲۳، ۱۲۲

www.ziaraat.com  
jabir.abbas@yahoo.com  
Sabeel-e-Sakina

jabir.abbas@yahoo.com  
www.ziaraat.com  
Sabeel-e-Sakina

www.ziaraat.com  
jabir.abbas@yahoo.com  
Sabeel-e-Sakina

www.ziaraat.com  
jabir.abbas@yahoo.com  
Sabeeri-e-Sakina